CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سرمد

رادھاسوامی ستسنگ۔ بیاس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سرمد

رجیت سنگھ سیتل

رادھا سوامی ست سنگ۔ بیاس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سرمد

ڈاکٹر جیت سنگھ سیتل

ناشر :

سیوا سنگھ

سیکریٹری

رادھا سوامی ست سنگ، بیاس

ضلع امرتسر، پنجاب

© Radha Soami Satsang Beas, 1990

بار اوّل	1990	4,000
بار دوم	1999	2,000

Printed at : Sartaj Printing Press, Joshi Estate. Tanda Road, Jalandhar.

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عُمریست کہ آوازۂ منصور کہن شُد
مَن از سرِ نو جلوہ دہم دار و رسن را

سرمد

ترجمہ:

منصور کی کہانی بہت پُرانی ہوگئی ہے
مَیں نئے سرے سے سُولی چڑھنے کا جلوہ دِکھاتا ہُوں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

فہرست مضامین

ناشر کی طرف سے ——— 5

سوانح حیات ——— 11

فلسفۂ حیات ——— 43

رُباعیات ——— 85

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ناشر کی طرف سے

'مشرق کے درویش' نامی سلسلۂ کُتب کے تحت سنت کبیر، گورُو نانک صاحب، گورُو رویداس، سنت نامدیو، سنت دادُو دیال، میراں بائی، گوسوامی تُلسی داس، سنت تُلسی صاحب (ہاتھرس)، سنت پلٹوُ صاحب، حضوُر سوامی جی مہاراج، سائیں بُلھے شاہ، سنت دریا صاحب (بہار والے) سنت چرن داس صاحب اور حضرت سُلطان باہُو کی سوانح حیات اور اُن کی رُوحانی تعلیم پر مبنی کُتب شائع کی جا چکی ہیں۔ جو ناظرین میں بہُت مقبوُل ہوئی ہیں۔ زیرِ دست کتاب صوُفی درویش سرمد کے بارہ میں ہے۔

کافی عرصہ پہلے ست سنگ (ڈیرہ) کی طرف سے صوُفی فقیر سرمد پر انگریزی میں ایک کتاب شائع کی گئی تھی مگر اُسے دوُسری زبانوں میں نہ چھپوایا جا سکا۔ یہ امر باعثِ مسرّت ہے کہ فارسی زبان کے عالم اور پنجابی زبان کے مشہوُر مصنّف ڈاکٹر جیت سنگھ سیتل، سابقہ ڈائریکٹر بھاشا وِبھاگ، پنجاب نے سرمد کی زندگی اور تعلیم کے متعلق پنجابی زبان میں ایک کتاب تصنیف کی جسے عوام نے بہت پسند کیا۔ اُردو داں حضرات کی مانگ کے پیشِ نظر اب اُسی کتاب کا اُردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے، تاکہ اُردو داں ناظرین اِس عظیم صوُفی درویش اور مالک کے عاشق صادق کے کلام کو پڑھ کر اُس سے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

رُوحانی طور پر مُستفید ہو سکیں۔

سرمد مُغل بادشاہ اورنگ زیب کے عہد میں ہُوا ہے۔ مالک کے ہر سچّے عاشِق کی طرح سرمد کافِر اور مومِن کی مصنُوعی تقسیم میں یقین نہیں رکھتا تھا۔ اُس کے نزدیک کافِر و مومِن، کُفر و دین کے تفرقات بے معنی تھے۔ وہ قُدرت کو قادر کی صُورت سمجھتا تھا۔ وہ ہر فرد و بشر میں بِلا لِحاظ مذہب و مِلّت ایک ہی خُدا کا نُور دیکھنے والا مست فقیر تھا۔

سرمد ہر طرح کی بیرونی شریعت سے آزاد تھا۔ وہ صِرف خُدا کے سچّے عِشق، پیار یا بندگی کو ہی اُس کے حصُول کا اصل ذریعہ سمجھتا تھا۔ وہ اُن صُوفی درویشوں میں سے ہے جِنہوں نے شہادت کا جام نوش کرنا منظُور کیا۔ لیکن حقیقت کے ساتھ کِسی طرح کا سمجھوتہ کرنا قبُول نہ کیا۔ سرمد کا سر قلم کیا گیا، صِرف اِس لئے کہ وہ متعصّب اور بے جان شریعت کی آبائی قید و بند کو تسلیم کرنے کو ہرگز تیّار نہ تھا۔

سرمد کا کلام رُباعیات کی صُورت میں دستیاب ہے۔ رُباعی چار سطُور کی چھوٹی سی منظُوم صِنف ہے جِس میں شاعر کِسی ایک خیال کا اِظہار کرتا ہے۔ کِسی ایک فلسفہ کے تمام پہلوؤں کو ایک ہی رُباعی میں بیان کر پانا ناممکن ہے۔ رُباعیات کی بِنا پر سرمد کے فلسفہ کی سِلسلہ وار تشکیل کر پانا مُشکل کام ہے۔ تب بھی فارسی اور پنجابی دونوں زبانوں کے وسیع مُطالعہ کے باعث ڈاکٹر جیت سنگھ سیتل، سرمد کے نظریہ پر گہرائی سے غور و خوض کرنے اور اِس درویش کے فلسفہ کے کئی بُنیادی پہلوؤں کو اُجاگر کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

کتاب کو اُردو صُورت دیتے وقت زُبان کی خُوب صُورتی اور معیار کو برقرار رکھا گیا ہے اور اصل تصنیف کی رُوح (SPIRIT) کو ترجمہ میں اُتارنے کی کامیاب

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کوشش کی گئی ہے۔ کتاب میں منتخب رُباعیات مضمون وار دی گئی ہیں۔

اُمید ہے کہ کتاب ہذا کے شائع ہونے سے رُوحانیت کے دلدادہ اُردو داں حضرات کی عرصہ سے چلی آرہی مانگ پُوری ہوجائے گی اور اس عظیم درویش کا یہ رُوحانیت سے پُر کلام متلاشیانِ حق کے لئے راہِ رُوحانیت میں تحریک کا کام دے گا۔

ایس۔ ایل۔ سوندھی
سیکریٹری
رادھاسوامی ست سنگ بیاس

ڈیرہ بابا جیمل سنگھ
ضلع امرتسر۔ پنجاب

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دُوسرا ترمیم شُدہ ایڈیشن

کِتاب کا پہلا ایڈیشن شائع ہونے کے بعد، سرمد کی زندگی کے مُتعلق چند مزید تاریخی حقائق سامنے آئے۔ لہٰذا اُن کی روشنی میں کِتاب میں سرمد کی 'سوانح حیات' کے باب میں ضروری ترمیم کی گئی ہیں۔ ایسا کرتے وقت ہینسن کی کِتاب 'The Peacock Throne'، رضوی کی کتاب 'A History of Sufism in India' اور پروفیسر اسیری کی کِتاب 'رُباعیاتِ سرمد' سے خاص طور سے اِستفادہ کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ اِس سے سرمد کی 'سوانح حیات' کا باب مزید مُستند ہو جائے گا۔

اُردو زبان کے نامور شاعر و ادیب جناب بالمکند عرشؔ ملسیانی مرحُوم نے سرمد کی فارسی رُباعیات کا اُردو زبان میں ترجمہ رُباعیات ہی کی صُورت میں اپنی تخلیق 'نغمۂ سرمد' میں بڑی خُوب صُورتی سے کیا ہے۔ اُن کی اہلیہ محترمہ راج عرشؔ صاحبہ نے ازراہِ نوازش ادارہ رادھا سوامی ست سنگ بیاس کو اپنی اُردو اور دیگر زبانوں میں شائع ہونے والی کتابوں میں 'نغمۂ سرمد' سے اِستفادہ و اقتباس کی اجازت دے دی ہے۔ جِس کے لئے ہم اُن کے بے حد شکر گزار ہیں۔

سیوا سِنگھ
سیکریٹری
رادھا سوامی ست سنگ بیاس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سوانح حیات

"سادھ کی سوبھا سادھ بن آئی" (گورو ارجن دیو جی، سکھ منی) باتھرس کے پورن سنت حضور تلسی صاحب نے دوسرے صوفی فقرا کی مانند سرمد کو بھی شغلِ سلطان الاذکار (سرت شبد ابھیاس) کے ذریعہ کل مالک سے وصال کرنے والا کامل درویش مانا ہے۔

منصور، سرمد، بوعلی اور شمس مولانا ہوئے
پہنچے سبھی اس راہ سے جس نے کہ دل پختہ کیا

آگرہ کے پرم سنت سوامی جی مہاراج نے جن کامل پیروں اور فقیروں کے نام گنوائے ہیں ان میں سرمد کو بھی شامل کیا ہے۔[1]

سرمد خود اپنے کلام میں اپنے بارہ میں کہتا ہے:

---

[1] "تھوڑے سے نام پورے اور سچے سنتوں کے اور سچے سادھ اور فقیروں کے جو پچھلے سات سو برسوں میں پرگٹ ہوئے یہاں لکھے جاتے ہیں۔ کبیر صاحب، تلسی صاحب، جگجیون صاحب، غریب داس جی، پلٹو صاحب، گورو نانک صاحب، دادو جی، تلسی داس جی، نابھ جی، سوامی ہری داس جی، اور ویاس جی اور مسلمانوں میں شمس تبریز، مولانا روم، حافظ، سرمد، مجدد الف ثانی۔"
(سار بچن وارتک حصہ 1- بچن 39)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شاہ و درویش و قلندر دیدہ ای
سرمدِ سرمست و رُسوا زا ببیں
زندہ کش جاں نباشد دیدہ ای
گر نہ دیدستی ، بیا مارا ببیں (سرمد اشعارِ متفرقہ)

مطلب : کیا تُو نے کبھی بادشاہ ، درویش و قلندر کو دیکھا ہے ؟ اگر نہیں تو آ بدمست اور بدنام سرمد کو دیکھ۔ کیا تُو نے کسی کو جیتے جی بغیر جان کے دیکھا ہے ؟ اگر نہیں تو آ ہمیں دیکھ۔

سرمد کا لفظی مطلب ہے 'ازل' و 'ابد' سے بری ، جو لافانی اور دائم ہے۔ ہمیشہ زندہ ہے ، جاوید ہے ، وہی سرمد ہے۔ جو زماں و مکاں سے پرے ہے۔ جو لامُنتہا ، لامحدُود اور فہم و اِدراک سے بعید ہے ، وہ سرمد ہے۔ ایسا تو فقط وہ خالقِ کائینات کِردگار ہی ہے یا پھر وہ اِنسانِ کامل اِن اوصاف کا مالک ہوسکتا ہے جو اپنے مالک ، اُس خالق و کِردگار کے ساتھ ہم آہنگ ہوکر ، اُس میں جذب ہوکر ، اُسی کی صُورت ہوچُکا ہو۔ " ہر کا سیوک سو ہر جیہا + بھید نہ جانہو مانس دیہا (گورُو ارجن دیو جی) اپنی ہستی اپنے مولا میں فنا کرچُکا سچّا درویش مولا کی ہی ظاہرہ صُورت ہوتا ہے۔ رِضوی نے سرمد کا شُمار اُن مجذوب فُقرا میں کیا ہے جو ہمیشہ مالکِ کُل کی یاد میں مُستغرق (محو و مگن) رہتے ہیں[1]۔

سرمد وہ نِرالا اِنسان تھا جو ظاہرہ تو مستِ مولا ، لاغرض و بے نیاز فقیر تھا مگر باطن میں نفس پر قابُو پاکر رُوحانی شہنشاہ بن چُکا تھا۔ وہ حقِ اعظم سے ہم آہنگ ہوکر اور مذہبی شریعت کی تنگ وادی پار کر کے مُکمّل وحدانیت کے کُھلے آسمان کا آزاد طائر بن چُکا تھا۔ وہ اپنی رُوح جان سب کچھ محبُوب کے حوالے کرکے محبُوب کا

---

[1] Rizvi: A History of Sufism in India. Vol. II, page 475

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہو چکا تھا۔ اور محبوب کے سب کچھ کا مالک ہو چکا تھا۔

سرمد آرمینیا کا یہودی تھا۔ اُس کی پیدائش ایران کے مشہور تجارتی مرکز ' کاشان ' میں ہوئی۔ اُس کے آباواجداد پہلے آرمینیا کے باشندہ تھے جو بعد میں ایران آبسے تھے۔

کچھ تاریخ دانوں نے سرمد کا نام محمد سعید مانا ہے جو ایک اسلامی نام ہے۔ جب کہ یہ بھی حقیقت ہے کہ سرمد یہودی خاندان کا نونہال تھا جو بعد ازاں مشرف بہ اسلام ہوا۔ اس حقیقت کو سرمد خود بھی مانتا ہے۔ وہ کہتا ہے :

سرمد بہ جہاں بسے نکو نام شدی
از مذہب کفر سوئے اسلام شدی

ترجمہ : اے سرمد تو جہاں میں بڑا نیک نام ہوا۔ تو کفر کا مذہب ترک کر کے اسلام کی طرف راغب ہوا۔

سرمد کی تاریخ پیدائش کے متعلق کوئی یقینی فیصلہ کرپانا ممکن نہیں کچھ تاریخ دانوں نے اُس کی پیدائش 1618ء میں مانی ہے، جب کہ دوسری طرف سرمد کے 1632-33ء میں تجارت کے لئے ہندوستان پہنچنے کی بات کہی جاتی ہے۔ یقیناً وہ 14-15 سال کی عمر میں تجارت کے لئے ہندوستان نہیں آسکتا۔ یہی نہیں، وہ ہندوستان آنے سے پہلے زندگی کے کئی مرحلے طے کر چکا تھا۔ وہ نہ صرف یہودی عیسائی اور اسلام کی مذہبی کتب کا مطالعہ کر چکا تھا۔ بلکہ اُس زمانہ کے اعلیٰ پایہ کے علما، ملّا صدرا اور ابوالقاسم فندسکی سے اعلیٰ درجہ کی تعلیم بھی حاصل کر چکا تھا۔ اپنے مطالعہ اور تجربہ کی بنا پر وہ یہودی مذہب سے اسلام میں داخل ہو چکا تھا۔ اور اس امر کے قوی امکانات ہیں کہ اُس نے ایران میں کسی کامل درویش سے باطنی روحانی عمل کا راز حاصل کر کے شغل (ابھیاس) میں کافی ترقی کر لی ہو۔ کچھ علماء کا خیال ہے کہ سرمد نے ہندوستان پہنچنے کے بعد شیخ بھیکن یا بھیکا صاحب میں سے کسی کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اپنا مُرشد اختیار کیا ہو۔ مگر یہ امر دُرست معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ بھیکن صاحب سرمد سے پہلے (1574ء میں) رحلت فرما چکے تھے اور بھیکھا صاحب کی پیدائش سرمد کی شہادت (1660ء) سے بہت بعد (1713ء) میں ہوئی۔ اِس لئے زیادہ اِمکانات اِس امر کے ہیں کہ اُس نے ہندوستان آنے سے پیشتر ایران میں ہی کسی مُرشد کی پناہ حاصل کی ہو۔ لہٰذا ہندوستان میں وہ ایک مُتلاشیٔ حق کے طور پر نہیں بلکہ ایک کامل درویش کی صُورت میں پہنچا ہوگا اور اُس کی عُمر چالیس سال سے بھی زیادہ ہو تو حیران نہ ہونا چاہیئے۔ اِس لئے جب تک پُورے حقائق نہیں مِلتے، اُس کی تاریخِ پیدائش کے مُتعلق کچھ نہ کہنا ہی مُناسب ہے۔ رِضوی بھی سرمد کی تاریخ وِلادت کے بارہ میں چُپ ہے۔

اہلِ یہُود کے رواج کے مُطابق سرمد کو بچپن میں ہی یہُودی مذہب کی مذہبی کتابوں کے مُطالعہ، غور و فکر اور وضاحت میں تاک کر دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ اُس نے یہُودیوں کی مُقدّس کِتاب 'توریت' زبانی یاد کر لی۔ اُسے سامی مذاہب کی مذہبی کِتابوں کے بارہ میں عِلم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ اُس نے انجیل و دیگر عیسائی مذہبی کُتب کا بھی گہرا مُطالعہ کیا مگر اُس کی مذہبی کُتب کے مُطالعہ اور موازنہ کی پیاس نہ بجھی۔ اِس لئے سرمد نے اِسلامی اور پارسی مذہب کی مذہبی کتابوں کا گہرا مُطالعہ کیا۔[1]

'دبستانِ مذاہب' (صفحہ 194) میں سرمد کے مُسلمان اُستادوں کا حوالہ دیتے ہُوئے لکھا ہے کہ سرمد بہت خوش قسمت تھا کہ اُسے عربی و فارسی کی تحصیلِ علم کے لئے مُلّا صدرا اور ابُو قاسم فِندرسکی جیسے بُلند پایہ عُلماء اور کامل اُستادوں سے عِلم حاصل کرنے کا موقع مِلا۔ مُلّا صدرالدین شیرازی عوام میں مُلّا صدرا کے نام سے

---

[1] یہُودی، عیسائی اور اسلام مذہب کو سامی (Semitic) مذاہب کہا جاتا ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مشہور تھا، وہ ایک عظیم مذہبی رہنما اور آزاد خیال مفکر تھا۔ اسی طرح ابو قاسم فندرسکی (وفات : 1640ء) بھی اپنے زمانہ کا جید عالم تھا۔

ہینسن کے مطابق یہ دونوں عالم نہ صرف اسلامی تعصب سے آزاد تھے بلکہ ان پر بدھ مت اور پارسی مت کا بھی گہرا اثر تھا۔[1]

ایسے آزاد خیال استادوں کی صحبت پاکر سرمد کی سوچ کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا۔ اس کی روح باطنی ذاتی روحانی تجربہ کو پانے کے لئے بے قرار ہوگئی اور وہ دین اسلام میں داخل ہوا ——— شریعت کے غلام تنگ دل اور کٹر و متعصب مولانوں کے اسلام میں نہیں، بلکہ فراخ دل صوفیوں کے نظریہ و تصور کے اس اسلام میں جو باہری شریعت کی بجائے نیک اخلاق، پاکیزگی اور کلمۂ الٰہی یا نام حق (شبد) کے باطنی شغل پر زور دیتا ہے۔ اس نے بے شمار مقدس مذہبی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ مگر ساتھ ہی کتاب دل کو پڑھنے میں بھی پوری توجہ دی۔ اپنی آزاد خیالی کے تحت اس نے نہ صرف اسلام و پارسی مذہب ہی بلکہ ہندو دھرم کی مذہبی کتابوں کا بھی گہرا مطالعہ کیا۔ دراصل اس پر سب سے زیادہ اثر صوفی ادب اور صوفی علما کا تھا۔

سرمد دین اسلام اختیار کرنے اور ہندوستان آنے سے بیشتر کاشان میں اپنے آباو اجداد کے خاندانی پیشہ تجارت سے وابستہ رہا۔[2] اس کا ہندوستان آنے کا مقصد بھی تجارت میں اضافہ کرنا اور زیادہ سے زیادہ منافع کمانا ہی بتلایا جاتا ہے۔ وہ پہلے آرمینیا اور ہندوستان، بعد ازاں ایران و ہندوستان میں خشک میوہ جات، ایرانی قالین وغیرہ کو برآمد کرتا اور جواہرات، سونا چاندی، تانبے و پیتل کے برتن، ململ اور ریشم وغیرہ درآمد کرتا تھا۔ ہندوستان اور ایران کا تجارتی راستہ

---

[1] Hansen: The Peacock Throne. Page 398

[2] کاشان تب ہندوستان، ایران و عراق کی شاہراہ پر واقع ایک مشہور تجارتی مرکز تھا۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سندھ سے ہو کر گزرتا تھا۔ جس پر ٹھٹہ[1] شہر ایک مشہور تجارتی مرکز تھا۔ سرمد کو تجارت کی کشش ہندوستان میں ٹھٹہ لے آئی۔

مشہور تاریخی تصنیف 'اقبالنامہ جہانگیری' کا مصنف معتمد خاں سرمد کو لاہور میں 1044 ہجری (1634-35ء) میں ملا تھا۔ اس کی نوشت کی بنا پر 'مجمع الافکار' کا مولف لکھتا ہے کہ سرمد سمندر کے راستے 1042 ہجری (1632-33ء) میں ہندوستان میں ٹھٹہ پہنچا۔

سرمد کا ٹھٹھہ پہنچنا اس کی زندگی کا ایک بڑا واقعہ ثابت ہوا۔ کیونکہ یہاں اس کی ملاقات اپنے نوجوان مرید ابھے چند سے ہوئی جو بعد ازاں تمام عمر سایہ کی طرح اپنے مرشد کے پیچھے لگا رہا۔ سرمد جب پہلی دفعہ ابھے چند سے ملا، اس وقت ابھے چند ایک نظم میں اپنا کلام سنا رہا تھا۔ ابھے چند کی آواز میں انتہا کا درد تھا اور اس کے الفاظ میں جادو بھری کشش تھی۔ سرمد کے دل میں ابھے چند کے عشق کا چشمہ پھوٹ نکلا۔ سرمد کا ابھے چند کے تئیں ایک خاص لگاؤ و جھکاؤ ہو گیا، اور ابھے چند اس کی رحمت خاص کا حق دار بن گیا۔ پہلے پہلے تو ابھے چند کے والدین کو سرمد کی ان کے بیٹے ابھے چند سے قربت پسند نہ آئی۔ اور انہوں نے ابھے چند کو سرمد سے چھپا لیا، مگر جب انہیں سرمد کی نیک دلی پر یقین ہو گیا تب انہوں نے بصد خوشی اپنے بیٹے کو اس درویش کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دے دی[2]۔

درویشوں کی رمزوں کو سمجھ پانا نہایت مشکل ہے۔ ظاہرہ تو سرمد ابھے چند کی طرف کھنچا ہوا نظر آتا تھا مگر درحقیقت یہ اس کا ابھے چند کو اپنی طرف کھینچنے یا راغب کرنے کا ایک طریق تھا۔ ایک صوفی درویش رقم طراز ہے کہ " عشق اول در دل معشوق پیدا می شود " یعنی عشق پہلے محبوب کے دل میں پیدا ہوتا ہے اور بعد میں عاشق کے

---

[1] شہر کا نام ہے ٹھٹہ یا ٹھٹھہ دونوں طرح لکھا جاتا ہے۔

[2] Rizvi: A History of Sufism in India. Vol. II. page 476

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دِل میں، حضرت بُوعلی شاہ قلندر فرماتے ہیں :

گر ترا از عشقِ اُو باشد خبر
از تُو مُشتاق است اُو مُشتاق تر

مطلب : اگر تجھے اُس کی محبّت کی خبر ہو جائے تو تجھے معلوم ہو کہ وہ تجھے تجھ سے بھی کِتنا زیادہ محبّت کرتا ہے۔

سنتوں و فُقرائے کامِل کے حالاتِ زندگی پڑھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ وہ کس طرح لمبی مسافت طے کر کے اپنی رُوحوں کے پاس پہنچتے ہیں۔ اور اپنے مُریدوں کے دِلوں میں اپنا عِشق پیدا کرتے ہیں۔ رُوحانیت کا یہ اٹل قانُون ہے کہ جب مُرید تیار ہوتا ہے تو مُرشد خُود بخُود اُس کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ بعین ہی سرمد اَبھے چند کے پاس پہنچ گیا۔ اور دونوں میں پاک رُوحانی رِشتہ قائم ہو گیا۔

سرمد کی اپنے مُرید سے اِس پاک عِشق کی حقیقت کی تصدیق قریباً تمام تواریخ دانوں اور مُصنّفوں نے کی ہے۔ سرمد کا اَبھے چند سے وہی رِشتہ تھا جو ایک پُورن جوگی کا اپنے چیلے سے ہوتا ہے[1]۔ یا ایک باپ کا اپنے بیٹے سے ہوتا ہے[2]۔ مجمع الافکار کا مُصنّف لِکھتا ہے[3]۔ "سرمد کے عشقِ صادق کا نوجوان ابھے چند پر بھی کرِشماتی اثر ہُوا۔ مُرشد کی صُحبت میں آنے کے جلد بعد ہی اُس نے اپنے بھائیوں سے تعلّقات توڑ لئے اور سرمد کے پاس آکر اُسی کا شیدائی ہو گیا۔"

سرمد سے مُلاقات سے پیشتر بھی اَبھے چند کی زندگی بڑی با اُصول تھی۔ اُس کے دِل میں عِلم رُوحانیت کے لئے اِک شدید تمنّا و طلب تھی۔ اُسے بچپن

---

[1] Hansen: The Peacock Throne. Page 401

[2] ایسری، فضل محمُود۔ رُباعیاتِ سرمد۔ وِشو بھارتی۔ شانتی نکیتن۔ صفحہ VII

[3] 'مجمع الافکار' کا واحد نایاب قلمی نُسخہ، باقی پُور (پٹنہ) کی پبلک لائبریری میں محفُوظ ہے۔ (قلمی نُسخہ نمبر 8 ٹھولی 195 فارسی صفحہ 87) (ایضاً صفحہ 5)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے ہی شاعری کا شوق تھا اور اُس کے کلام میں رُوحانیت کی جھلک تھی۔ سرمد کے ٹھٹہ آنے سے پہلے ہی وہ مجلسوں کی زینت بن چُکا تھا۔ سرمد کی آمد اور مُلاقات نے سونے پر سُہاگہ کا کام کیا۔ اُس کے اندر دبی رُوحانیت کی چنگاری نے شعلۂ عرفان کی صُورت اُس کی زندگی و کلام کو روشنی سے مُنوّر کر دیا۔ اور عشقِ مُرشد نے اُسے مُرشد کی ہی صُورت بنا دیا۔

'دُبستانِ مذاہب' (صہ 195) کے مُطابق اَبھے چند نے اپنے مُرشد کی مدد سے بہُت سے رُوحانی ادب کا گہرا مُطالعہ کیا۔ سرمد نے اُسے یہُودی بائیبل (اولڈ ٹیسٹامنٹ) کے پہلے پانچ باب اور یہُودی دُعائیں پڑھائیں۔ 'دبستانِ مذاہب' میں پہلے باب (جینسز) کا جو فارسی ترجمہ دیا ہُوا ہے وہ ابھے چند کی ہی قلم کا کرشمہ تھا۔[1] پروفیسر اسیری نے اُس کے کلام سے، جو وقت کے ملبے تلے دب کے رہ گیا ہے، 'دبستانِ مذاہب' میں شامل مندرجہ ذیل شعر کا حوالہ دیا ہے جس سے اُس کے نیک و پاک رُوحانی جذبات کی تصویر صاف نظر آتی ہے۔

ہم مطیع فرقانم، ہم کیشِ رہبانم
ربّیٔ یہُودانم، کافرم، مُسلمانم

مطلب: مَیں قرآن کا بھی فرمانبردار ہوں، عیسائیوں کا بھی ہم مذہب ہُوں یہُودیوں کا بھی واعظ ہُوں، کافر بھی ہُوں مُسلمان بھی۔

وضاحت: (مُراد یہ کہ) ہمارے پاس فقیری کی دولت ہے، ہمارے اندر رُوح کی کشش ہے۔ ہم یہُودی بھی ہیں، ہندُو بھی ہیں اور مُسلمان بھی ہیں۔

مُرشد و مُرید، گورُو و چیلا، کا رشتۂ عشق تمام دُنیا میں مشہُور رہے۔ بھائی گورُداس عاشق و محبُوب کے عشق کو زمانہ بھر میں مشہُور و زباں زدِ عام

---

[1] اسیری فضل محمُود، رُباعیاتِ سرمد صہ VII, VI۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بتلاتے ہیں۔ یہ عشق تمام گناہ، طلب، تمنا اور دُنیاوی خواہشات کو فنا کر دیتا ہے اور سدا قائم رہتا ہے۔

1. پیر مُریداں پر ہڑی گاون پربھاتی (وار 1 : 27)
2. پیر مُریداں پر ہڑی سب پاپ پنٹھے (وار 2 : 27)
3. پیر مُریداں پر ہڑی او نِبھے نالے (وار 4 : 27)

سرمد ٹھٹہ میں ایک دو سال قیام کے بعد لاہور جا پہنچا۔ مُعتمد خاں 'دبستاں' کا مُصنّف سرمد کو 1634ء میں لاہور میں مِلا مگر وہ یہ نہیں بتلاتا کہ سرمد لاہور میں کتنا عرصہ ٹھہرا۔ معتمد خاں یہ ضرور لکھتا ہے کہ سرمد باشندگانِ لاہور میں بڑا ہر دل عزیز تھا۔ مُختلف خیالات کے لوگ اُس کے گرد جمع رہتے تھے۔ وہ لکھتا ہے کہ مَیں سرمد کو لاہور میں ایک باغ میں مِلا۔ اُس کے جسم پر لمبے گھونگرالے بال اُگے ہوئے تھے اور اُسے بڑی روانی سے شعر اُتر رہے تھے اور وہ بہت صاف فارسی زبان بولتا تھا۔

لاہور میں قیام کے دَوران سرمد کی مُلاقات بادشاہ شاہ جہاں سے ہوئی یا نہیں۔ اِس امر کی کوئی شہادت نہیں مِلتی۔ حالانکہ بادشاہ شاہ جہاں کے درباریوں کی سرمد کی صُحبت سے فیض یاب ہونے کی شہادت ضرور مِلتی ہے۔ اُس کے قیام لاہور کے دَوران سرمد کا شاہ جہاں کے ہاں ذکر ضرور ہُوا ہوگا۔

سرمد 34-1633ء میں لاہور میں ہی مقیم تھا۔ اُسکے بعد 1646ء تک اُس کا کُچھ پتہ نہیں چلتا کیونکہ وہ 1646ء میں حیدر آباد دکن جا پہنچا تھا۔ اسیری کے بیان کے مُطابق لاہور سے حیدر آباد کے سفر کے دَوران کیا وہ دہلی یا آگرہ میں رُکا؟ اِس بات کا بھی کہیں ذکر نہیں مِلتا۔ اگر وہ دہلی رُکا بھی ہوگا تو بھی وہ بادشاہ یا شاہزادہ داراشکوہ کی نگاہ میں نہیں آیا تھا۔ حالانکہ داراشکوہ اپنے صُوفی خیالات کے باعث ہر صُوفی درویش اور سادھو سنت کی تلاش میں رہا کرتا تھا۔ تب اگر دارا سرمد

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے مِلا ہوتا تو وہ اپنی تصنیف 'سکینۃ الاولیا' میں اِس امر کا اِشارہ ضرور کرتا۔ اُس نے یہ مجموعہ 1639ء (1049ھ) میں مکمّل کیا تھا۔ اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دارا کی سرمد سے مُلاقات سرمد کی حیدرآباد سے واپسی پر ہُوئی اور وہ سرمد کا قدرداں وعقیدت مند ہوگیا۔[1]

جب سرمد حیدرآباد پہنچا تب عبداللہ قُطب شاہ (1672ء و 1083ھ) گولکنڈہ کا بادشاہ تھا اور شیخ مُحمد خاں اُس کا وزیراعظم تھا۔ 'دبستانِ مذاہب' کے حوالہ سے پتہ چلتا ہے کہ بادشاہ اور وزیر دونوں ہی سرمد کے بڑے مُعتقد اور قدردان تھے۔[2]

حیدرآباد میں سرمد کی محفل ہر روز لگا کرتی تھی۔ اُس کے عقیدتمند روزانہ اُس کی حاضری دیتے۔ سرمد بھری محفل میں اپنی رُباعیاں سُناتا۔ جن سے دُنیاوی خواہشات کے ترک کا سبق مِلتا۔ اِس دُنیا اور اِس کے مال وزر، عزّت و شُہرت، دوست واِحباب کے فانی ہونے کی آگاہی ہوتی۔ اور عِرفانِ حق کے لئے تڑپ پیدا ہوتی۔ لوگ اُس کے شیدائی تھے۔ سرمد کی شُہرت قُطب شاہ کی سلطنت سے باہر بھی دُور دور تک پھیل گئی۔ لوگ اُسے ایک کامل درویش مانتے تھے اور اُس کی عُریانی کو درویشوں کی بے پرواہی خیال کرتے تھے۔

سرمد حیدرآباد میں کچھ عرصہ قیام کے بعد دہلی آیا۔ سرمد حیدرآباد میں کِتنا عرصہ رہا اور کب دہلی آیا اسکے مُتعلق کوئی باوثوق جانکاری دستیاب نہیں۔ رضوی

---

[1] ایرج۔ فضل محمود۔ رُباعیاتِ سرمد۔ صہ VIII, VII

[2] (i) مصنّف 'دبستانِ مذاہب'، صہ 196 پر رقمطراز ہے کہ ۱۰۷۹ھ میں وہ سرمد کی حیدرآباد کی اُس محفل میں موجود تھا جس میں سرمد نے میر جُملہ کو اُونچے مرتبہ کی دُعا دی تھی۔ اور اُس کے حق میں دُعا کی تھی۔ فقیر سرمد کی یہ دُعا سچ ثابت ہُوئی۔ میر جُملہ مُغل سرکار کا مُلازم ہُوا اور بعد ازاں بنگال کا صُوبہ دار مُقرر ہُوا۔

(ii) Hansen: The Peacock Throne. Page 402

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے مُطابق وہ 1654ء تک دہلی پہُنچ چُکا تھا۔ تب تک سرمد تمام ہندوستان میں ایک عظیم صُوفی، درویش اور آزاد خیال مُفکّر کے طور پر مشہُور ہو چُکا تھا۔

قیاس ہے کہ سرمد کو اِس امر کا اِحساس تھا کہ وہ حیدر آباد سے دہلی اپنی آخری آرام گاہ یا قتل گاہ کو جا رہا ہے۔ جہاں اُس کا اپنے محبُوب خُدا سے وِصال ہونے والا ہے۔ اُسے بخُوبی عِلم تھا کہ وہ اب فریدُالدین عطار کی مانند جلّاد کی شکل میں خُدا کے رُوبہ رُو دیدار کرنے والا تھا۔ اُسے یہ بھی معلُوم تھا کہ وہ منصُور الحلاج کی طرح شہادت کا رُتبہ پانے والا تھا۔ وہ ایک رُباعی میں اِس عنقریب ہونے والے حادثہ یا واقعہ کی طرف اِس طرح اِشارہ کرتا ہے۔

ما سرِ خُود را چُوں کوہ و ذرّۂ پا دانستہ ایم
شہرِ دہلی را بہ شانِ کربلا دانستہ ایم
رفت منصُور از قضا و رفت سرمد نیز ہم
دارہا را از عطائے کِبریا دانستہ ایم

ترجمہ: سر کو اپنے ایک کوہ و خاکِ پا سمجھے ہیں ہم
شہر دہلی کو مثالِ کربلا سمجھے ہیں ہم
گیا منصُور قضا سے تو سرمد بھی گیا جانو
دار و رسن کو اِک عطائے کِبریا سمجھے ہیں ہم

سرمد کے دہلی پہُنچنے سے پہلے ہی اُس کی شہرت وہاں پہُنچ چُکی تھی۔ اہلِ دہلی اُس کی آمد کے مُنتظِر اور اُس کی دِید کے لئے بے تاب تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اُس کے دہلی پہُنچتے ہی لوگ جوق در جوق اُس کے دِیدار کے لئے اُمڈ پڑے۔ برنیر ایک فرانسیسی ڈاکٹر تھا۔ جو سرمد کے قیامِ دہلی کے دَوران وہاں ہی تھا اُس نے سرمد کو کئی دفعہ دہلی کی گلیوں میں ننگے گھُومتے دیکھا تھا۔[1] برنیر کے مُطابق

[1] برنیر ٹریولز صہ 317

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سرمد کو اورنگزیب کے فرمانوں یا دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔[1]

سارے دہلی شہر میں سرمد کی آمد کی دھوم مچ گئی۔ بادشاہ کے درباری، اُمراء، وُزراء اور مُعززینِ شہر بھی سرمد کے دِیدار کو آنے لگے۔ شاہ جہاں اور داراشِکوہ بھی سرمد کے عقیدت مند تھے۔ دارا مشہور قادری درویش مُلّا شاہ (کشمیری) کا مُرید تھا۔[2] مگر وہ حضرت میاں میر وغیرہ دُوسرے صُوفیائے کرام کی بھی تعظیم کرتا تھا۔ وہ سرمد کو بھی ایک کامل درویش کی صُورت دیکھتا تھا۔ دارا اکثر سرمد کے دربار (محفل) میں حاضر ہوتا تھا۔ اُسکی خواہش تھی کہ اُس کے والد شہنشاہ شاہ جہاں کو بھی اِس کامل درویش کے دِیدار نصیب ہوں۔

شاہزادہ داراشِکوہ مُستقبل قریب میں ہندوستان کا بادشاہ بننے والا تھا۔ شاہزادے کا سرمد جیسے فقیر کے تکیہ پر جانا ایسا تھا جیسے دُنیاوی تخت و تاج درویشوں کے دربار کی حاضری دے رہا ہو۔ مگر اِس سے دارا اور سرمد کی دوستی تمام مُلک میں مشہور ہو گئی۔ اور بعد ازاں یہی شُہرت دونوں کے لئے جان لیوا ثابت ہُوئی۔ کیونکہ جب اورنگزیب بادشاہ بنا تو اُس نے اپنے مُخالفوں میں سب سے پہلے دارا اور سرمد کو مَوت کے گھاٹ اُتارنے کا فیصلہ کیا۔

بادشاہ شاہ جہاں کے آگرہ چلے جانے کے بعد اور اورنگ زیب کے زور و جبر کے بعد، بھائیوں میں تختِ حُکومت کے لئے خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ شُجاع نے دارا کے بیٹے سُلیمان شِکوہ کو شکست دی۔ اورنگ زیب اور مُراد نے مِل کر دارا کا تعاقب کیا۔ دارا بے چارا، غم و آلام کا مارا، بستی بستی، صحرا صحرا بھٹکتا پھرتا تھا۔ آخر ملک جیون نے گرفتار کر کے اورنگ زیب کے حوالے کر دیا۔

سیاست کی دُنیا میں دارا اورنگ زیب کا رقیب تھا، رفیق یا بھائی نہیں۔

---

[1] برنیر ٹریولز صہ 317

[2] Rizvi: A History of Sufism in India. Vol. II, page 122

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اورنگ زیب نے اپنے دستور کے مطابق شرعی عدالت سے دارا کے خلاف کفر کا فتویٰ حاصل کر کے اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

دارا کو بھڑکانے لگانے کے بعد حاسد و مخالف فریق نے اورنگ زیب کو سرمد کو ختم کرنے کے لئے بھڑکایا۔ اُنہوں نے اورنگ زیب کو تنبیہہ کرتے ہوئے کہا کہ سرمد آج اِتنا مشہور اور ہر دلعزیز ہے کہ اُس کے ایک لفظ یا اِشارہ پر دہلی کے لوگ باغی ہو کر بادشاہ (اورنگ زیب) کو تخت سے اُتار پھینکیں گے۔ اُنہوں نے یہ بھی چُغلی کھائی کہ سرمد نے دارا کو بادشاہت کی دُعا دی تھی۔ اُن لاعلموں کو کیا علم کہ سرمد نے دارا کو رُوحانی دُنیا کی لافانی بادشاہت کی پیش گوئی کی تھی، نہ کہ اِس فانی دُنیا کی حکومت کی۔

دارا کو ہندوستانی فلسفہ اور رُوحانی ادب سے خاص رغبت تھی۔ یہ شوق بھی اُس کی موت کا ایک سبب بنا۔ سرمد کی صُحبت نے دارا کو ایک حقیقی اِنسان بنا دیا تھا۔ وہ سرمد کو از راہِ تعظیم پیر و مُرشد خطاب کرتا تھا۔ اور اپنا درد و کرب اپنے پیر و مُرشد کے سامنے ہی ظاہر کرتا تھا۔

اُس کے ایک خط کا ترجمہ درج ہے :

دارا بنام سرمد !

پیر و مُرشد

" مَیں ہر روز آپ کے دِیدار کا اِرادہ کرتا ہوں مگر وہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ اگر واقعی مَیں، مَیں ہی ہُوں تو میرا یہ مُصمّم اِرادہ پُورا کیوں نہیں ہوتا اور اگر مَیں کچھ بھی نہیں، تو پھر میرا قصُور ہی کیا ہے ؟ اگر حضرت حُسین کا قتل خُدا کی مرضی سے ہُوا تو حسین کے قتل کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا، یزید کون ہوتا ہے ؟ اور اگر یہ قتل خُدا کی رضا سے نہیں ہُوا تو اِس بات کے کیا معنی ہوئے کہ "خُدا جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے" جب رسُولِ خُدا حضرت محمد صاحب کافروں کے خلاف فوج کشی کرتے تھے تو اِسلامی فوج کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شکست کا مُنہ کیوں دیکھنا پڑتا تھا؟ عالموں کا فرمان ہے کہ یہ ایک سبق تھا، مگر جو خود کامل یا مکمل ہوں اُن کے لئے سبق یا تعلیم کی کیا ضرورت ہے۔"

دارا اِس کامل درویش سے اپنے تمام شکوک رفع کراتا تھا اور اُس کے کئی شک جاتے رہے۔ سرمد نے اُسے فقط اپنے محبُوب خُدا کی یاد میں محو و مست رہنے کا درس دیا۔ سرمد نے مُندرجہ بالا خط کا جواب صِرف دو فِقروں میں دیا۔

"میرے عزیز دوست!، جو کچھ ہم نے پڑھا ہے، بھُول گئے ہیں سِوائے اپنے محبُوب کے ذِکر کے، جس میں ہم ہمیشہ محو و مگن رہتے ہیں۔"

سرمد کے جواب پر یہ شعر صادق آتا ہے:

ما قِصۂ سِکندر و دارا نہ خواندہ ایم
از ما بجُز حکایتِ مہر و وفا مپُرس

معنی: ہم نے سِکندر اور دارا کا قِصّہ نہیں پڑھا۔ ہم سے سِوائے پیار و محبّت کی کہانی کے اور کچھ مت پُوچھ۔

دارا کا دربار درویشوں، صُوفیوں اور عالموں سے بھرا رہتا تھا۔ دارا اُن سے عِلمی تبادلۂ خیالات کرتا اور اُن کی صُحبت و سخن کا لُطف اُٹھاتا۔ اُسے اُمورِ سلطنت کی کوئی پرواہ یا فِکر نہ ہوتی۔ آخر اُسے اِس لاپرواہی کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑی شاہ جہاں کی بیماری اور قلعہ آگرہ میں قید کئے جانے سے حالات ہی بدل گئے اور اورنگ زیب اپنی سیاست و طاقت سے تخت پر قابض ہو گیا۔

اورنگ زیب صِرف دارا کے ہی خِلاف نہ تھا، جس کسی کا بھی دارا سے تعلّق تھا یا جو بھی دارا کا ہم خیال تھا، خواہ وہ صُوفیوں کے کِسی بھی سِلسلہ کا پیرو کار تھا وہی تلوار کا شِکار بنا۔ دارا سے رابطہ رکھنے والے تمام صُوفی درویشوں کو ختم کرنے کے بعد اورنگ زیب کی نظر اب سرمد پر تھی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سرمد کی روز افزوں شہرت و عظمت، اُس کی مجلس کی بڑھتی ہوئی رونق اور عقیدت مندوں کی عقیدت، متعصب مولاناؤں، شرعی عالموں اور حاسد درباریوں کی آنکھوں میں کانٹوں کی طرح چبھتی تھی۔ وہ سرمد کو بادشاہ کی نظروں میں ایک خطرناک باغی اور ملزم کے طور پر پیش کرنے لگے۔ وہ سرمد کے ہر عمل کو کفر ثابت کرنے لگے تاکہ کفر کا فتویٰ لگا کر اُسے ملزم اور قابلِ قتل قرار دیا جا سکے۔ قاضی ملّا عبدالقوی سرمد کا سخت مخالف اور جانی دشمن تھا۔ اُس نے اپنی تمام قوت سرمد کے خلاف لگا دی۔ صوفی سرمد کے خلاف شرعی مولاناؤں نے مندرجہ ذیل تین الزامات لگائے۔

الزامات

1. سرمد ننگا رہتا ہے۔ جو مذہبِ اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔
2. سرمد کلمۂ پاک آدھا پڑھتا ہے۔ پورا نہیں پڑھتا۔ وہ صرف لاالہ (کلمہ کا پہلا حصہ) ہی پڑھتا ہے۔ لاالہ کا مطلب ہے "نہیں ہے معبود" اس کے معنی یہ ہوئے کہ سرمد اللہ کی ذات سے منکر ہے، جو کفر ہے۔
3. سرمد رسولِ خدا حضرت محمد صاحب کی شبِ معراج[1] سے بھی منکر ہے۔ شبِ معراج کو حضرت محمد صاحب اللہ کے دیدار کے لئے ساتویں آسمان پر گئے تھے۔[2]

ان الزامات کو مرتب کرنے میں سب سے بڑا ہاتھ اعتماد خاں ملّا قوی کا تھا۔ وہ اورنگ زیب کا منہ لگا درباری تھا۔[2] اُسے اپنے عہدہ پر بڑا تکبر تھا۔ وہ بہت

---

[1] معراج کے معنی ہیں اُوپر چڑھائی کرنا۔ حضرت محمد صاحب رسولِ خدا کا ساتویں آسمان پر اللہ کے حضور پہنچنا معراج کہلاتا ہے۔ اُس رات کو شبِ معراج یا لیلۃ المعراج بھی کہا جاتا ہے۔

[2] معاصر اکمرا صہ 226

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مغرور تھا۔ وہ بندگانِ خدا اور عارفانِ حق کی ذرا پرواہ نہ کرتا تھا۔ وہ کسی اور کی شہرت برداشت نہ کرسکتا تھا۔ مُلّا قوی اور اُس کے خوشامدیوں نے بادشاہ اورنگزیب کے کان بھرنے شروع کر دیئے۔ وہ تو شروع سے ہی سرمد کے خون کے پیاسے تھے۔ انہوں نے سرمد پر عُریانی کا اِلزام لگایا، جب سرمد کو یہ پتہ چلا تو اُس نے مندرجہ ذیل رُباعی کہی۔

آں کس کہ ترا تاجِ جہاں بانی داد
مَا را ہمہ اسبابِ پریشانی داد
پوشاند لباس ہر کرا عیبی دید
بے عیباں را لباسِ عُریانی داد

مطلب : (اے اورنگ زیب) جس (مالک) نے تجھے یہ تاجِ سُلطانی دیا ہے اُسی نے ہمیں یہ سب سامانِ پریشانی دیا ہے۔ جو پُرعیب ہیں اُنہیں وہ (مالک) لباس سے سنوارتا ہے اور جو (مجھ جیسے) بے عیب ہیں اُنہیں فقط عُریانی سے نوازتا ہے۔[1]

درویش اپنی موج کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ رضائے اِلٰہی سے جُڑے ہوتے ہیں۔ اِس لئے جب جیسا مُناسب خیال کرتے ہیں، کہتے اور کرتے ہیں۔ اُن پر اِس باہری دُنیا کے نامکمل اِخلاقی قانون عاید کرنا لاعِلمی ہے۔ اسی لئے سو پردوں تلے ڈھکا ہُوا زناکار و بدکار دُنیا دار، ننگا و برہنہ ہے۔ مگر بالکل بے پردہ، پاک فقیر رحمتِ الٰہی کی اُس لطیف چادر میں لپٹا ہُوا ہوتا ہے۔ جو اِنسانی نظر کی گرفت سے بعید ہے۔ اِس لئے سرمد اپنی عُریانی کی صِرف یہ وجہ بتلاتا تھا کہ میرے مولا کی یہی رضا ہے۔

---

[1] آئی۔ اے۔ ایز ائیکل صہ 24

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مولانا ابوالکلام آزاد نے سرمد کی عُریانی کو اِن الفاظ میں بیان کیا ہے: "سرمد کی عُریانی اُس کی دُنیاوی لگاؤ سے ترکِ تعلّق کا باہری اِشارہ اور اُس کی اِنتہا درجہ کی جذبۂ مسکینی و عاجزی کا نِشان تھی۔[1]"

حاسدوں و دُشمنوں نے سرمد کے خِلاف یہ اِلزام بھی لگایا کہ اُس نے دارا کو تخت و تاج و سلطنت کی دُعا دی تھی۔

اورنگ زیب نے خُود سرمد کو مُخاطب کرتے ہُوئے کہا، "تُو نے پیش گوئی کی تھی کہ بادشاہ شاہ جہاں کے بعد دارا دہلی کے تختِ شاہی پر بیٹھے گا۔ مگر اب تیرا عزیز دارا کہاں ہے؟"

سرمد نے پُر رمز لہجہ میں جواب دیا۔ "خُدا نے اُسے لافانی تخت و ابدی سلطنت بخش دی ہے۔ میری پیش گوئی غلط ثابت نہیں ہُوئی۔[2]"

سرمد نے بڑی دلیری سے یہ بھی کہا، "تو دارا کو دیکھ نہیں سکتا کیوں کہ تُو نے سلطنت ہڑپ کرنے کے لئے اپنے ہی بھائیوں کی جان لی ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بہُت ظُلم و سِتم کئے ہیں۔[3]"

مُلّا، قاضی اور اورنگ زیب جانتے تھے کہ صِرف عُریانی کے جُرم میں سرمد کو قتل نہیں کیا جا سکتا اِس لئے مزید اِلزامات تراش اور تھوپ کر سرمد کو بڑے قاضی، مُلّا قوی کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ سرمد کو اورنگ زیب اور مُلّا قوی کی نیتِ بد کا پتہ تو تھا ہی، اُس نے مُلّا کی عدالت کی کوئی پرواہ نہ کی اور اُس نے خُود کو بے قصُور و بے گُناہ بتلایا۔

---

[1] محمد قُربان علی بسمل: رُباعیات سرمد (اُردو) (مُقدمہ مولانا ابوالکلام آزاد)

[2] Hansen: The Peacock Throne. Page 408

[3] Hansen: The Peacock Throne. Pages 409

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

جوابِ اِلزامات

۱۔ پہلا اِلزام سرمد پر برہنہ پن کا تھا۔ جب کہ عُریانی کو مذہبِ اِسلام میں کہیں ممنُوع قرار نہیں دیا گیا ہے۔ پیغمبر اشیا عہدِ پیری میں ننگے پھرتے رہتے تھے۔ ہینسن لکھتا ہے کہ دُشمنوں کی نظروں میں صِرف سرمد ہی ننگا تھا۔ حالانکہ بیشمار ننگے سادھو و فقیر دہلی کی گلیوں میں پھرا کرتے تھے۔ مگر وہ دارا کے ساتھی نہ تھے[1] درحقیقت سرمد کے مُخالفوں کا اصل مقصد حسد اور بدلہ تھا مگر بہانہ سرمد کی عُریانی کو بنایا گیا۔ ورنہ ٹھٹہ، لاہور، حیدرآباد، گولکنڈہ اور پھر دہلی میں لمبے عرصہ تک اُس کے قیام کے دَوران ہزارہا لوگ اُس کی مجلس میں اُس کے سُخن سُننے آتے رہے تھے۔ مگر کِسی ایک شخص نے بھی اُس کے مزاج، سلُوک یا برہنگی کے مُتعلّق ایک لفظ بھی بطور شکایت نہ کہا تھا۔

2. دُوسرے اِلزام آدھا کلمہ پڑھنے کے مُتعلق سرمد نے کہا۔ "بلاشُبہ میں کلمۂ پاک کا پہلا حِصّہ ہی پڑھتا ہُوں یعنی صِرف لاالٰہ ہی کہتا ہوں (جس کا مطلب ہے، نہیں ہے اللہ) میرے لئے یہ صحیح ہی ہے کیونکہ مَیں نے ابھی تک اللہ تعالےٰ کا دِیدار نہیں کیا، اب تک مجھے حقیقتِ اِلٰہی کا حصُول نہیں ہُوا۔ جب مَیں مُکمّل حقیقت کو پالُونگا اور محبُوب خُدا کے رُوبرُو دِیدار کرلوں گا تو پُورا کلمہ (کلمۂ شہادت) پڑھنے لگُوں گا۔ (پُورا کلمۂ پاک ہے۔ 'لاالٰہ الا اللہ محمدالرسُول اللہ' معنی "نہیں ہے معبُود سوائے اللہ کے، اور محمد اللہ کے رسُول ہیں") کِسی کو دیکھے بغیر اُس کی ہستی کی گواہی دینا جھُوٹی گواہی دینے کے برابر ہے۔ اور میں جھُوٹی شہادت نہیں دیتا۔"

تب سرمد کو کلمۂ پاک پڑھنے کو کہا گیا۔ سرمد 'لاالٰہ' کہہ کر چُپ ہوگیا۔ اِن دو الفاظ کے بعد اُس کے مُنہ سے ایک حرف بھی نہیں نِکلا۔

سرمد کے اِس طرح آدھا کلمہ پڑھنے کو کُفر و مُنکریت کا عمل مانا گیا اور اِسے

---

[1] Hansen: The Peacock Throne. Pages 396, 409

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اِقبالِ جُرم قرار دے کر سرمد کو کافر و بے دین قرار دیا گیا۔ کُفر کی سزا مَوت تھی اور یُوں سرمد کو موت کا سزاوار بنا دیا گیا۔

3. تیسرے اِلزام کے لئے یہ رُباعی پیش کی گئی :

ہر کس کہ سرِّ حقیقتش باور شُد
اُو پہن تر از سپہر پہناور شُد
مُلّا گوید کہ بر فلک شُد احمد
سرمد گوید فلک بہ احمد در شُد (126)

ترجمہ : جس کسی نے اُس کی حقیقت کے راز کو پالیا وہ وسیع آسمان سے بھی وسیع تر ہوگیا۔ مُلّا کہتا ہے کہ احمد (حضرت مُحمد صاحب) آسمان پر گئے مگر سرمد کہتا ہے کہ آسمان احمد کے باطن میں آئے۔

اِس رُباعی میں سرمد نے حضرت محمد صاحب کی شان کے خِلاف کچھ نہیں کہا بلکہ اُن کی عظمت ہی بیان کی ہے۔ وہ تو صِرف مولاناؤں کے اِس وہم کو دُور کرنا چاہتا تھا کہ شاید حضرت محمد صاحب جسمانی طور پر کسی باہری ساتویں آسمان پر گئے تھے بلکہ وہ اُس رُوحانی راز کی طرف اِشارہ کرنا چاہتا تھا کہ دراصل حضرت محمد صاحب کو یہ ساتوں رُوحانی آسمان اپنے اندر نظر آئے تھے۔ اور اُنہوں نے اپنے باطن میں اُن آسمانوں کی طرف چڑھائی کی۔ حضرت سُلطان باہُو نے فرمایا ہے۔ "چودہ طبق دِلے دے اندر، تنبُو دانگوں تانے ہُو" یہ تو حضرت محمد صاحب کی رُوحانی عظمت کا اِظہار ہے نہ کہ اُن کی شان کے خِلاف گُستاخی۔

لیکن رُوحانی رمزوں سے کورے و ناواقف مگر شرع کے غُلام و پابند فتویٰ دینے والے مُتعصِّب مُلّاؤں کو یہ سچائی و حقیقت کیسے پسند آسکتی تھی اُنہوں نے مندرجہ بالا رُباعی کا مطلب غلط اور توڑ مروڑ کر پیش کیا اور بالآخر سرمد پر موت کا فتویٰ صادر کر دیا گیا۔ اور یُوں تعصُّب نے حقیقت کا خُون کر ڈالا۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سرمد کے قتل کا فتویٰ جُمعرات کو دیا گیا اور اُس کے شارع عام قتل کے لئے (اگلا دِن) جُمعہ کا روز مقرّر کیا گیا۔ یہ 1661-62ء کا خُونی سال تھا۔[1]

سرمد کے قتل کی پُوری تیاری کی گئی، تمام شہر فوج کے حوالے کر دیا گیا۔ عام شہریوں میں یہ دہشت پھیلا دی گئی کہ قانُون کسی کا لحاظ نہیں کرے گا ہندوستان کے دارالخلافہ نے سیاہ ماتمی لباس پہن لیا۔[2]

اگلے دن یعنی جمعہ کے روز جامع مسجد کی سیڑھیوں کے سامنے ایک۔ اُونچا چبُوترا بنایا گیا جسے مقتل کا کام دینا تھا۔ اورنگ زیب نے دارا کو تو قید خانہ کی بند کوٹھڑی میں مروایا تھا۔ مگر سرمد کے قتل کو تماشۂ عام بنا دیا گیا۔ شہر میں اُس کے قتل کا اِعلان کیا گیا۔ یُوں تو جمعہ کے روز جامع مسجد کے پاس بے شُمار لوگ جمع ہوتے ہی تھے مگر اُس دن لوگوں کا لا انتہا ہجُوم ایک بھیانک منظر دیکھنے کے لئے موجُود تھا۔ ایک زبردست خوف کا ماحول طاری تھا۔ سرمد کے عقیدتمندوں کی حالت ناقابلِ بیان تھی۔ ہر دل رو رہا تھا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔

سرمد کو سپاہیوں کی حراست میں لال قلعہ سے باہر لایا گیا۔ لوگوں کا ایک بے پناہ، ہجُوم اُس کے آگے پیچھے تھا۔ سرمد ہمیشہ کی طرح بے فکر و بے پرواہ تھا۔ گویا قتل کے لئے نہیں بلکہ ایک عاشقِ صادق، جاں باز کی طرح ہتھیلی پر سر رکھے اپنے محبُوبِ حقیقی سے وِصال کے لئے جا رہا ہو۔ کِتنا دلسوز منظر تھا!

سرمد ایک صادق و با ایمان عاشق کی طرح مستانہ وار جھُومتا اور رُباعیات گاتا چلا آ رہا تھا۔ اُس کے چہرہ پر کمال کا جلال تھا۔ وہ خُود اِعتمادی اور اِطمینان

---

[1] (a) Hansen: The Peacock Throne. Page 410
(b) Rizvi: A History of Sufism in India. Vol. II, page 485

[2] اے۔ آئی۔ ایزائیکل۔ سرمد، صفحہ 28

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کا مجسّم تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پریشانی، فکر یا خوف کا سایہ بھی اُس کے پاس سے نہ گزرا تھا۔

آخر سرمد کو چبوترے پر کھڑا کیا گیا اُس کی آنکھیں اور بازو آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے تھے۔ اُس کی رُوح جسمانی قید و بند توڑ کر ہمیشہ کے لئے اپنے محبوبِ حقیقی کی آغوش میں جانے کے لئے بے تاب تھی۔

جلاّد ننگی تلوار لئے چبوترے کی طرف بڑھا۔ اُس نے بموجب قاعدہ سرمد کے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپنا چاہا، مگر سرمد نے چہرہ ڈھانپنے سے اِنکار کر دیا۔ اُس نے مُسکرا کر جلاّد سے مُخاطب ہوتے ہوئے کہا:

"فدائے تو شوم بیا۔ بیا کہ تُو بہر صُورتے کہ می آئی من ترا خوب می شناسم"

مطلب: اے میرے محبوب تو (تیغ برہنہ) لئے آگیا ہے۔ میں تیرے قربان۔ آ۔ کہ تُو جس صُورت میں بھی آئے مَیں تجھے خُوب پہچانتا ہُوں[1]۔

روایت ہے کہ نیشاپُور کے حادثہ کے وقت جب ہلاکُو خاں کے لشکری فریدالدین عطّار کو قتل کرنے لگے تو اُس نے بھی جلاّد کو اِن الفاظ سے مُخاطب کیا تھا۔

"بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش۔ من خُوب می شناسم آں یارِ آشنا را"

مطلب: میرے محبُوب تُو جس بھی رنگ و لباس میں آئے، مَیں تجھے خُوب پہچانتا ہُوں۔

اِتنا کہہ کر سرمد نے سر جُھکا دیا۔ جلاّد کی تلوار کے ایک ہی وار نے سر تن سے جُدا کر دیا۔ (شعر العجم۔ ۱)

---

[1] معارف، مئی 1646 ۔ جے۔ اے۔ ایس۔ بی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مُعارف کے مُطابق سرمد نے یہ شعر بلند آواز میں پڑھا:

شور شُد وما از خوابِ عدم چشم کشُودیم
دِیدیم کہ باقیست شبِ فِتنہا غنُودیم

مَطلب : شور ہُوا اور ہم نے عدم کے خواب سے ذرا آنکھ کھولی، دیکھا کہ فِتنوں کی رات ابھی باقی ہے، دوبارہ سو گئے۔

رِضوی کے مُطابق سرمد کا وحدت الوجُود[1] یا ہمہ اُوست کے اُصول پر یقینِ مُحکم تھا صُوفی درویش کائنات میں نظر آنے والی لاانتہا کثرت یا ثانویت کی پُشت پر ایک ہی وجُود یا واحد ذات کے دِیدار کرتے ہیں۔ سائیں بُلھے شاہ کے مُطابق عشقِ اِلٰہی کی تلوار کثرت یا ثانویت کا پردہ چاک کر دیتی ہے۔ اور عاشقِ صادق کو ہر جگہ اُس قادرِ مُطلق کا نُور نظر آتا ہے۔ "عِشق کی تیغ سے مُوئی + نہیں وہ ذات کی دُوئی" آپ فرماتے ہیں کہ مارے جانے والے ہرن میں بھی وہی بیٹھا ہے۔ اور مارنے والے چیتے میں بھی وہی۔ مالک اور نوکر دونوں میں ایک ہی قادر کا نُور جلوہ گر ہے۔ گانے والا بھی وہی ہے، بجانے والا بھی وہی ہے اور سُننے والا بھی وہی ہے، منصُور سے اناالحق کہلانے والا بھی وہی ہے۔ اُسے سُولی پر چڑھانے والا بھی اور اُسے سُولی پر چڑھائے جانے کا تماشہ دیکھنے والا بھی وہی خُود ہے۔

1. آپے آہُو آپے چیتا آپے مارن دھایا
آپے صاحِب آپے بردا آپے مُل وِکایا

2. آپے سُنیں تے آپ سُناویں، آپے گاویں آپ وجاویں
ہتھوں قُول سرود سُناویں، اناالحق دی تار ہِلاویں
سُولی تے منصُور چڑھاویں، اُوتھے کول کھلوکے ہسدے ہو
کیہنُوں لامکانی دسدے ہو

---

[1] Rizvi: A History of Sufism in India. Vol. II. page 476

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

گورو ارجن دیوجی نے اِسے "برہم گیانی متر ستر سمان" (سکھ منی) والی کیفیت کا نام دیا ہے۔ یہ وہ پاک و بالا رُوحانی کیفیت ہے جس میں عاشق اپنی خُودی خُدا میں فنا کر کے اُسی کی صُورت ہو جاتا ہے۔ یہی صُوفی کی فنا فی اللہ اور بقا بی اللہ کی کیفیت ہے۔ جس میں سرمد جذب ہو چُکا تھا۔

'نغمۂ سرمد' کے مُصنّف کے مُطابق سرمد نے اُس وقت یہ شعر پڑھا:[1]

عُمریست کہ آوازۂ منصُور کہن شُد
من از سرِ نو جلوہ دہم دار و رسن را

مطلب : مُدّت گزری، منصُور کا نعرۂ حق پُرانا ہو چُکا ہے۔ مَیں از سرِ نو تختۂ دار و رسن کا تماشہ (جلوہ) دِکھانے لگا ہُوں۔

اورنگ زیب کا میر مُنشی عاقل خاں غازی لکھتا ہے کہ سرمد نے قتل سے پہلے یہ شعر پڑھا تھا:

عُریانیٔ تن بُود غُبارِ رہِ دوست[2]
آن نیز بہ تیغ از سرِ ما وا کردند

مطلب : میرے جسم کی عُریانی (ننگا پن) میرے محبُوب دوست کے عِشق کی راہ میں گرد و غبار تھا۔ جلّاد نے تلوار سے میرا سر کاٹ کر اُس گرد کو بھی ایک طرف کر دیا۔

روایت ہے کہ قتل سے پہلے سرمد کے ایک دوست شاہ عبداللہ نے سرمد سے کہا، "میرے دوست! میرا یقین ہے اب بھی جان بچ سکتی ہے۔ اگر تُو عُریانی کو ڈھانپ

---

[1] (i) دیکھئے جرنل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ، جلد 9 صہ 120
(ii) عرش ملسیانی، نغمۂ سرمد، صہ 20

[2] مُعارف، مئی 1946 (جے۔اے۔ایس۔بی)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لے اور کلمۂ پاک پورا پڑھ لے تو تیری جان بخشی جائے گی۔"[1] مگر سرمد کو موت کا کوئی خوف نہ تھا۔ اُس کے لئے تو موت وِصالِ حق کا وسیلہ تھی۔

اگر مقتول سرمد اور قتل کرانے والا (قاتل) اورنگ زیب، دونوں نام کچھ دیر کے لئے ایک طرف رکھ دیئے جائیں تو مقتول و قاتل، اِنسانی تاریخ میں سدا سے برسرِ پیکار دو (مختلف) طاقتوں کی شکل اِختیار کرلیں گے۔ ایک طاقت وہ ہے جو اِنسان کو اِس دامِ فریب میں پھنسانا چاہتی ہے کہ صرف کسی مذہب کا نام چسپاں کرنے اور خاص قسم کے لباس، شریعت یا رسم و رواج اِختیار کرنے سے ہی اِنسان خُدا کی بارگاہ میں رسائی پاسکتا ہے۔ جبکہ دُوسری طاقت اِس حقیقت کی مظہر ہے کہ خُدا کو صرف عِشق پیارا ہے۔ تصنّع یا بناوٹ نہیں۔ گورو نانک صاحب نے فرمایا تھا۔

"ہمری جات پات سچ ناؤں"

مطلب : ہمارا اصل مذہب حق (ست نام) کا عِشق ہے۔

مولانا رُوم فرماتے ہیں :

"عاشقاں را مذہب و مِلّت خُدا است"

مطلب : عاشقوں کا ایک ہی مذہب، عشقِ خُدا (محبوب) ہے۔

سائیں بُلھے شاہ کا قول ہے۔

"عِشق کی لگے راہ دے نال"

مطلب : عِشق حقیقی کا باہری مذہبی دستُور سے کیا واسطہ؟ یعنی وہ اِن شرعی دستُور کا پابند نہیں ہوتا۔

جب بھی خُدا کے سچے عاشق نسلِ اِنسانی کو اِس وہم (خُدا شریعت کی پابندی سے مِلتا ہے۔) سے آزاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تب ہی مذاہب کے ٹھیکیدار

---

[1] معارف، مئی 1964ء (جے۔اے۔ایس۔بی)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پادری، پروہت اور مُلّا وغیرہ وقت کے حاکموں سے مِل کر اُن عاشقانِ خُدا کی مُخالفت کرتے ہیں مگر خُدا کے یہ عاشق اپنی جان پر کھیل کر وصالِ حق کی حقیقی راہ روشن کر جاتے ہیں، اور یہ سِلسلہ ازل سے جاری ہے۔

مولانا ابُوالکلام آزاد رقم طراز ہیں:

اِسلام کی تیرہ سو سال کی تاریخ میں مذہبی مُصنّفوں اور قاضیوں کا قلم، تیغِ بے دریغ کی طرح چلتا رہا ہے اور ہزاروں حق کے پرستاروں کے خُون کا ذمہ دار رہا ہے۔ جب بھی بادشاہ کے سر پر قتل و خون کا بھُوت سوار ہوتا، فقہ کے ماہر کا قلم اور سپہ سالار کی تلوار برابر شانہ بہ شانہ چلتے تھے۔ شریعت کے عالموں میں سے جو بھی رمزِ حقیقت سمجھنے لگتا یا رازِ حقیقت کو پانے کے قابل ہوتا، فقہ اور اہلِ شریعت اُسے ٹھکانے لگا دیتے۔ حق پرستوں کو بے شُمار اذیتیں سہنا پڑتیں۔ اور آخر جان دے کر خلاصی ہوتی۔[1]"

سرمد پر لگائے گئے اِلزامات لوگوں کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کے لئے تھے۔ دراصل سرمد کے قتل کا اصل مقصد یہ تھا کہ عام رعایا اور خصُوصاً سرمد کے عقیدت مند اور پیروکار اِس قدر دہشت زدہ ہو جائیں کہ وہ اِس قتل کے خِلاف کوئی باغیانہ قدم نہ اُٹھا سکیں۔

سرمد سے پیشتر بھی مُتعصّب مولاناؤں اور مذہبی حاکموں کے ہاتھوں شمس تبریز، منصُور الحلاج، فریدُالدین عطّار، شہابُ الدین سُہروردی جیسے درویش مَردانِ حق جامِ شہادت پی چُکے تھے۔ سرمد بھی اپنی شہادت سے تاریخ کے خونی صفحات پر اپنا نقش، پتھر پر لکیر کی صُورت ہمیشہ کے لئے چھوڑ گیا۔ وہ صُوفی شہیدوں کی لمبی فہرست میں ایک پاک نام کا اور اِضافہ کر گیا۔[2]

---

[1] ابوالکلام آزاد۔ سوانح سرمد (ریسرچ مقالہ) [2] مُعاصرُالامرا ۔ 1 ۔ 227

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جامع مسجد کے سامنے جس چبوترے پر سرمد کو قتل کیا گیا اب وہاں اُس کا مزار ہے۔ ریاض الشعراء کے مصنف ولی داغستانی نے سرمد کی شہادت کے کچھ سال بعد اِس مزار کی زیارت کی تھی۔ اُس نے قبر کو پھولوں سے ڈھکا ہُوا دیکھا۔ روزانہ لاتعداد عقیدت مند مزار پر گلہائے عقیدت پیش کرنے آتے تھے۔ داغستانی لکھتا ہے۔ "منصورِ ثانی سرمد کے مزار کو ہرا سرسبز گھاس سارا سال ڈھکے رکھتا ہے۔ کبھی خشک نہیں ہوتا۔ سرمد کی رُوح کی طرح جو دورانِ حیات تروتازہ رہی اور شہادت کے بعد بھی مُرجھائی نہیں۔"

شہیدوں کی یاد نہ کبھی مُرجھاتی ہے نہ مرتی ہے۔

سرمد کثرت سے مکمل وحدانیت میں پہنچ چکا تھا۔ وہ مذہبوں کے تنگدلانہ تفرقات سے بھی آزاد ہو چکا تھا۔ اُس کا نہ کوئی دُنیاوی مذہب تھا اور نہ ہی کوئی رسمی دھرم۔ وہ نہ مُسلمان تھا، نہ ہندو، نہ یہودی، نہ تُرک۔ اُس کا واحد مذہب عشقِ خُدا تھا۔ وہ صرف اپنے محبوب کی راہ کا راہرو تھا جو اپنے محبوب سے وِصال کے لئے مُتواتر گامزن رہا اور آخر کار اُس کی راہ میں سب کچھ قُربان کر کے ابدی شہید ہو گیا۔ اُس کے لئے دوست و دُشمن، ہمدرد و جلاّد میں کوئی فرق نہ تھا۔ اُس کے لئے جان دینے والا اور جان لینے والا یکساں تھے۔ کیونکہ وہ دونوں ایک ہی سکّہ کے دو رُخ تھے۔

سرمد کا قتل لافانی رُوح کی فانی جسم پر فتح کی بے مثال شہادت ہے۔ اُسے نہ ہند کا بادشاہ شکست دے سکا، اور نہ موت کی ملکہ۔ دُنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ بادشاہ کی تلوار عاشقانِ خُدا کے سر تو کاٹ سکتی ہے مگر اُن کی رُوح کو جُھکا نہیں سکتی۔ عاشقانِ حق گاہے گاہے اِس حقیقت کی شہادت پیش کرتے رہتے ہیں تاکہ اہلِ دُنیا یہ سبق بھول نہ جائیں کہ تیغِ شاہی عاشقانِ صادق

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے جسم کے ٹکڑے کرسکتی ہے، مگر اُن کی رُوح کو پسپا نہیں کرسکتی۔ اُن کو اپنا محبوبِ حقیقی پیارا ہے اور محبُوب کو حق یعنی سچ یا حقیقت سے پیار ہے اِسی لئے عاشقانِ صادِق اپنے محبُوب کی خُوشنودی کے لئے راہِ حق کا اِنتخاب کرتے ہیں۔ خواہ وہ موت کی گلی سے کیوں نہ گزرتی ہو۔

سرمد کو اِس لئے تہ تیغ کیا گیا کیونکہ وہ صِرف وہی کچھ کہنے اور کرنے کے لئے تیار تھا جو اُسے سچ یا حقیقت محسُوس ہوتا تھا۔ اُسے بادشاہ اورنگ زیب کی نہیں بلکہ شہنشاہوں کے شہنشاہ اُس مالکِ کُل کی خُوشنودی درکار تھی۔ اُس کی خُوشی کے لئے وہ کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھا۔ سرمد کا قتل بادشاہ کی فتح نہیں، شِکست کا زندہ ثبُوت تھا۔ کیونکہ بہادُری اور فتح سچائی اور حقیقت کو برداشت کرنے میں ہے، سچّائی سے بھاگنے یا حقیقت کو قتل کرنے کی کوشش میں نہیں۔ بہادُری اور فتح حقیقت پر قُربان ہونے میں ہے۔ حقیقت کو قتل کرنے میں نہیں۔ حقیقت کو نہ تلوار کاٹ سکتی ہے، نہ پانی گلا سکتا ہے اور نہ آگ جلا سکتی ہے۔ سرمد کا باطن نُورِ حقیقی سے مُنوّر تھا۔ اُس کے اندر نُورِ حق شُعلہ زن تھا۔ ایک لمحہ کے لئے اُس نُورِ حق کی تجلّی، بجلی کی طرح، قاتل اورنگ زیب، اُس کی عدالت اور اُس کے مُنصفوں کے اُوپر بھی چمکی۔ اور اُن سب کو چکا چوندھ کر دیا۔ وہ ظاہرہ طور پر تو اپنی کامیابی پر شادیانے بجاتے، خُوشی مناتے اور ڈینگیں مارتے پھرتے تھے۔ مگر دراصل اندرونی طور پر اپنے دِل میں شِکست خُوردہ، شرمِندہ اور پژمُردہ تھے۔ جہاں تک عام رعایا کا سوال ہے اُن کے لئے شہید سرمد، زندہ سرمد سے کہیں زیادہ پُرجلال و پُرجمال تھا۔ سرمد کی شہادت نے اُس کے فلسفہ کی سچائی، اُس کی بزُرگی، پارسائی، عاشقی اور خُدا پر یقین کی پختگی نے لوگوں کے دِلوں پر ایک نہ مِٹنے والا نقش بنا ڈالا۔ حق تو یہ ہے کہ سرمد

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ عاشقِ صادق، بندۂ خُدا تھا، جس نے اپنا سر داؤ پر لگا کر عشق کی بازی جیت لی۔

سرمد جیسے صُوفی جب بھی دُنیا میں آتے ہیں تاریخ کے سینے پر سُرخ انگاروں کی صُورت ہمیشہ دہکتے رہتے ہیں۔

سرمد ایسے عاشقانِ صادق میں سے تھا، جن کے مُتعلق یہ کہا گیا ہے:

جو تُو پریم کھیلن کا چاؤ
سر دھر تلی گلی میری آؤ

(آدگرنتھ، صفحہ 1412)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کلام

فارسی شُعرا نے زیادہ تر رُباعی، مثنوی اور غزل کی صِنف شاعری کا اِستعمال کیا ہے۔ سرمد کا بیشتر کلام رُباعیات کی صُورت میں مِلتا ہے۔ یہ کلام اُس کے دَورانِ حیات ہی لوگوں سے قبولیت، عزّت و توقیر، شہرت اور دادِ تحسین کا شرف حاصل کر گیا تھا۔

سرمد کے مُنہ سے رُباعیاں یوں بے ساختہ نِکلتیں، جیسے بادلوں سے بارش یہ رُباعیاں سامعین پر جادُو کا اثر کرتی تھیں۔

رُباعی عربی زبان کے 'ربع' مصدر سے نِکلا لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ 'چوتارا دھاگا' یا 'چار' کی تعداد سے مُکمل کرنا۔ 'ربع' کے معنی ہیں چوتھا حِصّہ، فارسی شاعری میں رُباعی سے مُراد چار مصرع والی ایسی صِنفِ شاعری ہے جِس کے پہلے دُوسرے اور چوتھے مصرعے کا قافیہ اور ردیف ایک سا ہوتا ہے۔ اگر چار کے دو مصروعوں کا قافیہ اور ردیف ایک سا مِلتا ہو تو اُسے دُو مصرع یا ترانہ کہتے ہیں۔

رُباعی کی ایرانی تاریخ میں 'رودکی' (وفات 925ء) کو اِس کا بانی و اوّلین شاعر کہا جاتا ہے۔ وہ بھی ہومر کی طرح نابینا نغمہ گو تھا۔ اُسے فارسی شاعری کی اِس صِنف کا 'اُبُوالابائی' یعنی 'جدِ امجد' کہا جاتا ہے۔ وہ سب سے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پہلے رُباعی کو حقیقی حُسن و عشق کے جذبات کے اِظہار کے لئے کام میں لایا۔ رابعہ بصری، رودکی، کی ہمعصر صُوفی شاعرہ تھی۔ اُس نے بھی رُباعی کا اِستعمال کیا ہے۔ ایک اور ابتدائی مشہور رُباعی گو صُوفی ابُوسعید بن ابی الخیر (وفات: 1049ء) ہے۔ جس نے سَنائی، عطّار، رُومی، سعدی، حافِظ اور جامی جیسے عظیم صُوفی مُفکّروں اور شاعروں کو ترغیب و تحریک دی۔ اُس کی تصنیف بعد میں آنے والے صُوفیائے کرام کے لئے مثال و بُنیاد ثابت ہُوئی۔ اُس کی رُباعیات میں سادگی پاکیزگی، جمال و حُسن اور قُوتِ تاثیر لاانتہا اور بدرجۂ بُلند مِلتی ہے۔ اُس نے سب سے پہلے رُباعی کو صُوفیانہ رمزوں کے اِظہار کا ذریعہ بنایا۔ عُمرخیّام (وفات: 1123ء) وہ مشہُور رُباعی گو ہے، جس کی سرمد نے اپنی رُباعی کے طرزِ فکر کی صُورت و سیرت کا فیصلہ کرنے کے لئے پیروی کی ہے۔ جس طرح رودکی عُمرخیّام کا پیش رو تھا اُسی طرح سرمد اُس کے نقشِ قدم پر چلنے والا پیرو ثابت ہوتا ہے۔ اُس کی اکثر رُباعیوں میں عُمرخیّام سے حیران کُن مُطابقت نظر آتی ہے۔

سرمد نے کہا ہے:

امّا بہ رُباعی ام مُرید خیّامم
نہ جُرعہ کشِ بادۂ اُو بسیارم

مطلب: مَیں رُباعی کہنے میں خیّام کا شاگرد ہُوں مگر مَیں نے اُس کی شراب سے زیادہ لُطف نہیں اُٹھایا۔

عُمرخیّام میں فلسفیانہ رنگ اُجاگر ہے۔ جبکہ سرمد میں فقیرانہ انداز زیادہ نُمایاں ہے۔ عُمرخیّام کی طرح سرمد بھی دُنیاوی اشیا کی فنائیت پر زور دیتا ہے مگر وہ ساتھ ہی تقدیر یا قسمت کے نوشتہ کا بھی قائل ہے۔ عُمرخیّام کل کا فکر چھوڑ کر لمحۂ حال کا لُطف لینے کی تلقین کرتا ہے۔ جبکہ سرمد موجُودہ زندگی کو جاویدیت یا بقا حاصل

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرنے کا وسیلہ بنانے پر زور دیتا ہے۔

سرمد کی رُباعیات کا مرکزی جذبہ، خُدا کی مُکمل وحدانیت اور اُس کا قادرِ مُطلق ہونا ہے۔ خُدا ہر شے میں موجُود ہے اور اپنی رضا کا مالک ہے۔ قادرِ مُطلق ہونے کے باوجُود وہ رحم و کرم کا بحرِ بیکراں ہے۔ وہ رحیم و کریم و غفّار و غفُور ہے۔ مُرشد خُدا کی ہی ظاہرہ صُورت ہے اور وصالِ حق کا واحد وسیلہ ہے۔ حقیقی مُرید، حق اور مردِ حق (خُدا اور مُرشد) کو ایک سمجھ کر ہمیشہ دونوں کی رضا میں رہتا ہے۔ وہ زر و مال، شان و شوکت اور غم و آرام کی پرواہ نہیں کرتا۔ اُس کی نظر یا تو اپنے گُناہوں پر ہوتی ہے یا اُس رحمان الرحیم کی رحمت پر۔

دُنیا ایک سُہانا باغ ہے۔ صُوفی اِسے مالک سے وِصال کا مقام اور عُمر کو نادر موقعہ سمجھتا ہے۔ 'شراب' اُس کے مالک کا نام، نامِ خُدا اور آبِ حیات ہے۔ 'ساقی' اُس کا مُرشد ہے۔ وہ مے عشقِ حقیقی پی کر محو و مست رہتا ہے۔ لیکن مست و بے خُود ہوتے ہُوئے بھی وہ اپنے منصُوبہ و منزلِ مقصُود کے تئیں ہُشیار و خبردار رہتا ہے۔ وہ عُمر کو دُنیا کے لگاؤ و فضول کاموں میں رائیگاں نہیں کرتا بلکہ اُسے غنیمت جان کر وصالِ محبُوب کی کوشش کرتا ہے۔ اُسے دُنیا کی لعنت و ملامت کی پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ اپنی تعریف و توصیف نہیں چاہتا۔ بلکہ اُس مالک کی عظمت کے گیت گاتا ہے۔ مگر اندرُونی رُوحانی راز کسی حالت میں بھی افشا نہیں کرتا۔ اُس کے لئے زندگی اور مَوت میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اِسی لئے وہ ہنستے ہنستے جامِ شہادت غٹاغٹ پی جاتا ہے۔ اُسے یہ پُختہ یقین ہوتا ہے کہ وہ اپنے مالک کا جزُو ہے اور اُسے آخرکار اُسی میں جذب ہونا ہے۔ اُس کی بقا فنا میں ہے۔ اُس کا محبُوب لافانی و جاوید ہے۔ اِس لئے اُس (مُرید) کی رُوح بھی لافانی ہے۔ وہ اپنے مالک کی ہی صُورت ہوتا ہے۔ جب تک وہ علیحدہ ہے، محض سایہ، عکس یا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پرچھائیں ہے۔ اور اُس وسیع خُدائے بیکراں میں مِل کر وہ بھی اُسی کی صُورت ہو جاتا ہے۔ کئی بار مستی و بے خُودی میں وہ اپنی نورانی اصلیّت کو دیکھ کر، خُود حق کی صُورت ہونے کا نعرہ لگا بیٹھتا ہے۔ جِس کے باعث اُس کے مُنہ سے بے ساختہ 'انا الحق' (مَیں حق ہُوں) نکل جاتا ہے، جِس کی قیمت اُسے اپنی جان دے کر چُکانی پڑتی ہے۔

دراصل صُوفی کا کام صِرف اُس اصل حقیقت کو پہچاننا ہے۔ وہ اِسی کام کے لئے جیتا ہے اور اِسی کے لئے اپنی ہستی 'اُس لافانی' حق میں نابُود کر دیتا ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

فلسفۂ حیات

سرمد کے فلسفۂ حیات میں صُوفی نظریہ کے تمام پہلوؤں کا بڑا خوب صُورت بیان مِلتا ہے۔ صُوفی اندازِ فکر کا مرکزی خیال عِشق خُدا ہے۔ اور یہی سرمد کے فکر و خیال کی اصل بُنیاد ہے۔

مذہب کے دو پہلو ہیں۔ ایک بیرُونی یا ظاہری۔ اور دُوسرا اندرُونی یا باطنی۔ بیرونی پہلو ظاہرہ رسُوم اور شریعت پر مبنی ہے۔ اِس میں ایک خاص طریق کا لباس، حج، نماز، روزہ، تلاوت، زکوٰۃ وغیرہ پر زور دیا گیا ہے۔ اِس کا دُوسرا پہلو اندرونی یا باطنی، قلب کی صفائی اور عِشق محبُوب ہے۔ ہندوستان کے برگُن وادی (خُدائے غیر مجسّم والے) سنتوں کی طرح صُوفی و درویشوں نے بھی دِل کی پاکیزگی اور خُدا کے عِشق کو وِصالِ خُدا کا اصل ذریعہ مانا ہے۔

صُوفیائے کرام و سنتوں نے کئی بار مذہب کے باہری پہلو یعنی شریعت یا ظاہرہ رسُوم کے بارہ میں خاموشی اِختیار کی ہے۔ اور کئی بار اس کی زبردست مُخالفت کی ہے۔ مگر اُن کا ہر حالت میں زیادہ زور عشقِ خُدا پر رہا ہے۔ عشق محبُوب میں محو و مست صُوفی سب سے پہلے اپنے محبُوب کی تعریف و توصیف کے نغمے الاپتا ہے۔ وہ محبُوب کے اوصاف میں سب سے زیادہ زور اُس کے ہمہ اوست اور ہمہ جا اوست پر دیتا ہے۔ صُوفی نظریہ میں خُدا کے 'وحدت الوجُود' کو 'وحدت' اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر جگہ موجودگی کو 'ہمہ جا اوست' کا نام دیا جاتا ہے۔ سرمد نے اِن دونوں اُصولوں کی نہایت خوب صورت وضاحت و تشریح کی ہے۔

سرمد کا کہنا ہے کہ وجُود فقط ایک 'حق' ہی ہے۔ وہ وجُودِ مُطلق (خُدا) ہی اصل جوہر ہے۔ فقط وہی دائم، جاوید و لافانی ہے۔ باقی سب کچھ فانی ہے۔ وہ حقیقت، واحد الاشریک ہے وہ لاثانی ہے۔ دُوسرا کوئی وُجود ہے ہی نہیں۔ اِس لئے اُس کے مُقابل کسی دُوسرے کے ہونے کا سوال ہی نہیں اُٹھتا، جو کچھ بھی ہے اُس 'واحد' کی رضا و حُکم میں ہے۔ اُس کا حُکم یا رضا، لاانتہا، لازوال و دائم ہے۔ وہ ربِّ اکبر ہے اور اُسی کی رضا ہی واحد حقیقت ہے۔ اُس کے علاوہ باقی تمام وھم و فریب ہے۔

ہمہ اوست سے مُراد ہے کہ وہ محبُوبِ حقیقی اِس تمام تخلیق کا خالق ہونے کے ساتھ ساتھ، اِس کے پتہ پتہ و ذرّہ ذرّہ میں سمایا ہُوا ہے۔ جو کچھ بھی ہے۔ اُس محبُوب کے حُکم سے ہے۔ اُسی کی صُورت ہے اور اُسی کے نُور سے مُنوّر ہے۔ دُنیا کی اِس رنگا رنگ کثرت کے پسِ پردہ ایک مُکمّل وحدانیت کارفرما ہے۔ دُوسرے الفاظ میں وہ واحد مالک و خالق ہی خُود کو انواع و اقسام کی شکل و صُورت، رنگ و رُوپ میں ظاہر کرتا ہے۔ کثرت نہ صرف وحدت سے پیدا ہُوئی ہے بلکہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت کے ایک لطیف نادید دھاگے میں پروئی ہُوئی ہے۔ 'کثرت' تصنّع یا فریب ہے۔ جبکہ 'وحدت' اصلیت و حقیقت ہے۔ اِس لئے ایک اِنسان کو دُوسرے اِنسان سے، ایک مُتبرک مقام کو دُوسرے مُتبرک مقام سے، ایک مذہب کو دُوسرے مذہب سے، اچھا یا بُرا سمجھنا سراسر نادانی ہے۔ کعبہ میں موجُود سنگِ اسود میں بھی وہی ہے۔ اور مندر میں موجُود کالی مُورتی میں بھی وہی ہے۔ اِس لئے صُوفیائے کرام کسی مذہب یا اُس کے پیروکاروں کو بھلا یا بُرا ثابت کرنے کی بجائے تمام مذاہب کے لوگوں کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

اُس واحد خالق کی خلقت جان کر اُن سے محبّت کرنے پر زور دیتے ہیں۔

شیخ بابا فرید کا فرمان ہے کہ کسی کو بُرا نہ کہو، کیوں کہ ہر انسان کے دل میں اُسی ایک مالکِ حقیقی کا بسیرا ہے۔ سب کے دل میں وہی محبُوب جلوہ افروز ہے اِس لئے ہر دل بیش قیمت ہے۔ اگر اُس محبُوب سے وِصال کی چاہ ہے تو کبھی بھی کسی طور کسی دِل کو ٹھیس مَت پہنچاؤ۔

اِک پھکا نہ گالائے سبھناں مہہ سچا دھنی
ہیئیاؤ نہ کیہی ٹھاہِ مانک سبھ امول وے
سبھنا من مانک ٹھاہن مول مچانگوا
جے تَوُ پریا دی سِک ہیئیاؤ نہ ٹھاہے کہیدا

(آدگرنتھ، صہ 1384)

بابا فرید کے کلام میں شامل اپنے شلوکوں میں گورو ارجن دیو جی نے اِس خیال کا اظہار یُوں کیا تھا کہ خالق خلقت میں ہے اور خلقت خالق میں سمائی ہُوئی ہے۔ اِس لئے کسی کو بھی بھلا بُرا نہیں کہا جا سکتا۔

فریدا خالق خلق مہہ، خلق وسے ربّ ماہے
مندا کِس نوُ آکھیئے جاں تِس بِن کوئی ناہے (آدگرنتھ، صہ 1381)

ابُوسعید ابوالخیر نے بھی اِسی انداز میں نغمہ سرائی کی ہے:

رفتم بہ کلیسائے طرسا و یہُود
طرسا و یہُود جُملگی رُو بہ تو بُود
بر یاد و وصالِ تو با بُت خانہ شُدم
تسبیحِ بُتاں زمزمۂ عِشق تو بُود

مطلب: مَیں عیسائیوں اور یہُودیوں کے گرجا گھر میں گیا۔ عیسائی و اہلِ یہُود سب تیرے حضُور کھڑے تھے۔ تیری یاد اور وِصال کے لئے مَیں بُت خانہ

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھی گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ ہندُو کی مالا نیرے عشق کے گیت گا رہی تھی۔
سرمد کہتا ہے کہ ہر آئینۂ دِل میں اُسی مالک کی تصویر جلوہ گر ہے۔ دِل اور صُورتیں مُختلف ہیں۔ مگر باطن میں جلوہ اُسی واحد مالک کا ہی ہے۔

دِیدم ہمہ جا صُورتِ معنی است یکے
ایں آئینہ ہر جاست ، خُدا داد بُود (100)

ترجمہ : مَیں نے سب جگہ دیکھا، باطن میں ایک ہی تصویر ہے۔ یہ آئینہ ہر جگہ موجُود ہے۔ یہ خُدا کی ہی دین ہے۔

خالِق اور اُس کی مخلُوق ایک دُوسرے سے جُدا نہیں۔ جیسے لفظ اور اُس کے معنی، پھُول اور اُس کی خُوشبُو۔ وہ ہر وقت اپنی تخلیق کے ساتھ ہے۔ سرمد کہتا ہے۔

چُوں معنی و لفظ ، ما و اُو را بنگر
چُوں چشم و نگہہ ، جُدا و یکجا بنگر
یکدم زِ کسے جُدا نہ یابی ہرگز
مانندِ گُل و بُو است ، بہرجا بنگر (157)

مَطلب : تُو ہمیں اور اُس، کو لفظ و معنی کی طرح دیکھ۔
تُو آنکھ و نگاہ کو علیحدہ علیحدہ ہوتے ہُوئے بھی یکجا دیکھ
تُم کِسی شخص کو بھی اُس مالک سے علیحدہ نہ پاؤ گے
تُو اُسے پھُول اور خُوشبُو کی طرح یکجا دیکھ۔

سرمد مزید کہتا ہے :

چُوں شمع زِ فانوس نُمائی خُود را
پیوستہ دریں لباسِ خُود عُریانی (315)

مطلب : تُو وہ شمع ہے جو فانوس کے اندر سے بھی خُود کو ظاہر کر رہی ہے۔

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اپنے اِس لباس میں بھی تو عُریاں ہے۔ یعنی وہ مالک ہر جگہ اور ہر شئے میں ظاہر نظر آتا ہے، وہ پردہ میں ہوتے ہُوئے بھی پوشیدہ نہیں۔ جیسے شمع فانوس کے پردے سے بھی نظر آتی ہے۔

اِس خیال کا دُوسرا پہلو یہ ہے کہ جو محبوب ہر جگہ موجود ہے۔ وہ اِنسان کے باطن میں بھی ہے اِس لئے اِنسان کو اُس کی تلاش میں جنگل، بیابان اور مندر مسجد میں ٹھوکریں کھانے کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان کے باطن میں نُورِ خُدا، جلوہ گر ہے۔ اور کعبۂ دل میں کلمہ، کلام یا شبد کی صدا گُونج رہی ہے۔ اِس لئے مُناسب یہ ہے کہ اِنسان باہر سے مُنہ موڑ کر اپنے دِل کے آئینہ میں اپنے مالک کے جمال کا نظّارہ کرنے کی کوشش کرے۔

سرمد خبردار کرتا ہے :

اے بے خبر از ہستیٔ خُود ہمچُو کِتاب
در جِلد تو آیاتِ اِلٰہی بہ حجاب
یعنی زِ تو حق پدید و تُو از اثرش
آگاہ نہ ای چُو شیشہ از بُوئے گُلاب (24)

مطلب : اے بے خبر اِنسان! تُو کِتاب کی مانند اپنی ہستی سے بے خبر ہے۔ کلام الٰہی تیرے اندر ہے اور تُو اُس کا پردہ دار ہے۔ خُدا تیرے اندر ہے اور تُجھے خبر نہیں تُو اُس شیشی کی مانند ہے جِس کے اندر گُلاب کا عطر ہے مگر وہ اُس کی خُوشبُو سے بے خبر ہے۔

گُورُو رامداس جی کا قول ہے :

ہوں ڈھو ڈیندی سجناں، سجن میڈے نال (آدگرنتھ، صہ 1384)

گُوربانی میں اِس خیال کو یُوں بھی نُمایاں کیا گیا ہے :

1. گھٹ گھٹ میں ہر جُو بسے، سنتن کیہو پُکار (ایضاً صہ 1426)

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri
Collection Of Adovcate Showkat

2. پار برہم کے سگلے ٹھاؤ
جت، جت، گھر راکھے تیساتن ناؤ (آدگرنتھ، صـ275)

3. پسریو آپ ہوئے انت ترنگ
لکھے نہ جاہِ پار برہم کے رنگ (ایضاً صـ 275)

وہ محبوبِ حقیقی تو ہمارے پاس ہے۔ یہ کم عقل اِنسان بے جا اُسے باہر تلاش کرتا پھرتا ہے ضرورت اُسے باہر تلاش کرنے کی نہیں بلکہ چشمِ باطن وا کرنے کی ہے۔ جب تک اندر کی آنکھ (چشمِ باطن) بند ہے۔ وہ محبوب دُور محسوس ہوتا ہے، مگر جب اُسکا جلوہ کرنے والی خُدا داد اندر کی آنکھ کھُل جاتی ہے تو وہ صاف و ظاہرہ، رُو برُو نظر آنے لگتا ہے۔

دِل اگر دانا بود اندر کنارش یار ہست
چشم گر بینا بود در ہر طرف دِیدار ہست (49)

مطلب : اگر دِل سمجھ دار ہے تو محبوب ہر دم بغل میں (پاس) ہے اگر آنکھ دیکھنے والی ہے تو ہر سُو اُس کا جلوہ ہے۔

اُس حالت میں علیحدہ پن یا اِنفرادیت مِٹ جاتی ہے۔ عاشق و معشوق، مُرشد و مُرید ایک ہو جاتے ہیں۔ وحدت کے باغ میں تو پھُول اور کانٹے کا اِمتیاز ختم ہو جاتا ہے۔

عاشق و معشوق و بُت و بُت گر و عیار یکیست
کعبہ و دیر و مساجد ہمہ جا یار یکیست
گر در آئی بہ چمن وحدتِ یک رنگی بیں
کہ در آں عاشق و معشوق و گُل و خار یکیست (متفرق)

مطلب : عاشق و معشوق و بُت و بُت تراش و عیار ایک ہی ہے
مندر و مسجد میں گویا ہر جگہ یار ایک ہی ہے۔

---

[1] یہ رُباعی کے مروجہ اوزان سے باہر ہے۔

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تُو اگر باغ میں آئے تو وحدت کی یک رنگی دیکھے
کہ وہاں عاشق و معشوق اور پھول اور خار ایک ہی ہے

اِس لئے صُوفی اُس 'ہمہ جا اُوست، حاضر ناظر محبُوب کے عِشق کو ہی اپنا دین و ایمان سمجھتا ہے۔ صُوفی کی راہ بھی عِشق ہے اور منزل بھی عِشق۔

عِشق، عِشقہ مصدر سے ہے۔ جس کا مطلب ہے عِشق پیچاں، اَمربیل جو خُود زرد ہوتی ہے اور جس درخت پر پھیلتی ہے اُسے بھی زرد کر دیتی ہے۔ اُس کی اپنی جڑ نہیں ہوتی، اُسی طرح عاشق کی اپنی خُودی یا ہستی کی جڑ نہیں ہوتی۔ وہ اپنی خُودی اپنے محبُوب میں فنا کر دیتا ہے۔ اُس کے لئے جو کچھ بھی ہے، محبُوب ہے۔ اُس کی اپنی کوئی ذاتی (علیحدہ) مرضی یا رضا نہیں ہوتی۔ محبُوب کی رضا ہی اُس کی رضا ہو جاتی ہے، اِس سے وہ اُس رُوحانی کیفیت میں پہنچ جاتا ہے جس میں وہ محبُوب کے عِشق و فِراق میں ایسا غلطاں ہو جاتا ہے کہ دُنیا کے باقی تمام غم و آلام سے بَری ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے محبُوب کے عِشق میں ایسا گرفتار ہو جاتا ہے کہ اِس گرفتاری و قید کے صدقہ وہ دونوں جہاں کی ہر قید و بند سے آزاد ہو جاتا ہے۔

ہر دِل کہ بدامِ غمِ اُو شاد بود
از ہر دو جہاں فارغ و آزاد بود (100)

مطلب : جو دل اُس کے غم میں گرفتار ہو کے بھی خُوش رہتا ہے۔ وہ دونوں جہاں کے رنج و غم سے آزاد ہو جاتا ہے۔

تصوّف کے نظریہ سے مُرشد غیر مُجسّم خُدا کی مُجسّم صُورت ہوتا ہے۔ اِس لئے عِشقِ مُرشد، عِشقِ خُدا ہے۔ صُوفی دُنیا کی ہر شے میں محبُوب کا جمال دیکھتا ہے۔ جو عشقِ مجازی کا ایک پہلو ہے۔ وہ مُرشد کو خُدا کی ظاہرہ صُورت مانتا ہے۔ جو عشق مجازی کا دُوسرا پہلو ہے۔ وہ مرشد یا محبُوب کی نُورانی صُورت کے عِشق کے ذریعہ اُس لابیاں و لامکاں محبُوبِ حقیقی کے عِشق کی منزل طے کرتا ہے۔ سرمد کہتا

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہے کہ حقیقت (حق، خُدا) سے ہم آہنگ ہوچکا اِنسان، حقیقتِ مجسّم ہوتا ہے۔ وہ ظاہرہ انسان تو نظر آتا ہے مگر دراصل وہ خُدائے لامنتہا کی طرح تمام کائینات پر چھایا ہوتا ہے۔ اِسی لئے سرمد دعویٰ کرتا ہے۔

ہر کس کہ سرِ حقیقتش باور شُد
اُو پہن تر از سپہر پہناور شُد
مُلاّ گوید کہ بر فلک شُد احمد
سرمد گوید فلک با احمد در شُد (126)

مَطلب : جس شخص نے حقیقت کی جھلک دیکھ لی۔ اُس کی نگاہوں مین یہ وسیع آسمان ہیچ ہوگیا۔

مُلاّ تو کہتا ہے کہ احمد (حضرت محمّد صاحب) آسمان پر گئے مگر سرمد کہتا ہے کہ آسمان خُود احمد (حضرت محمّد صاحب) کے باطن میں اُتر آیا۔

مُراد یہ ہے کہ خُدا سے وِصال کر چُکے اِنسان میں تمام خُدائی اوصاف آجاتے ہیں۔

سرمد نے کہا ہے کہ جو اِنسان خُودی سے مُبرّا، کسی خُدا رسیدہ مُرشد کی پناہ لے کر اپنی خُودی مِٹا لیتا ہے، وہ بھی مُرشد کی مانند کُل مالک کی قُربت پا لیتا ہے ایسے کامل اِنسان کے نام کا سِکّہ دونوں جہاں میں چلتا ہے۔ تمام کائینات اُس کے حُکم کے تحت چلتی ہے۔ دُنیا اُس سے رحمت کی بھیک مانگتی ہے۔ سرمد کے کہنے کا مطلب ہے کہ خُدا سے وِصال پا چُکا اِنسانِ کامل، خُدائی اوصاف سے سرشار ہوتا ہے۔ وہ اُس کی رحمت کا سرچشمہ بن کر دُنیا کی نجات کا وسیلہ بنتا ہے۔ ایسے مُرشدِ کامل کا عِشق ہی عاشقِ صادق کو خُدا کے وِصال کے قابل بنا سکتا ہے۔

بگزُر زِ خُودی کہ دین قرینت گردد
سر دفترِ اعمال ہمینت گردد

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ہر دو جہاں سکۂ نامت بزنند
ہمہ عالم در زیرِ نگینت گردد (128)

ترجمہ: کر ترک خودی کہ خدا تیرے قریب ہو جائے
نیک اعمال میں لوگوں کا نقیب ہو جائے
دونوں عالم میں ترے نام کا سکہ ہو رواں
ساری دُنیا کی حکومت تیرا نصیب ہو جائے

سرمد دلیل دیتا ہے کہ جس طرح طوفان ریت و کنکر کو اپنے ساتھ اُڑا لے جانے کی طاقت و صلاحیت رکھتا ہے اُسی طرح مردانِ حق، عاشقانِ خدا، تمام اوصاف سے عاری و محروم اور ہر طرح کے گناہوں سے آلودہ، انسانوں کو اپنے ساتھ بارگاہِ ایزدی میں لے جانے کی توفیق و طاقت رکھتے ہیں۔ اِس لئے مناسب ہے کہ انسان ایسے ہی مردِ کامل کی صحبت میں جا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہیں کا ہو جائے۔ وہ جتنی مضبوطی اور پختہ یقین سے اُس کی صحبت میں رہے گا، اُتنی ہی زیادہ ترقی و توصیف اُسے خدا کی راہ میں حاصل ہوگی۔

خواہی کہ بدستِ تو بود نام و نشاں
مانندِ نگیں، خانہ نشیں شو بہ جہاں
پیوستہ چوں نقشِ پا بیا سا یک جا
بے سنگ فلاخن نشود ریگ رواں (253)

ترجمہ: چاہے کہ زمانے میں ہو تیرا بھی بڑا نام
نگینے کی طرح ڈھونڈ لے مضبوط مقام
ایک جگہ جم جا نقشِ قدم کی مانند
اُڑتے ہوئے کنکر و پتھر سے ہی پڑتا ہے طوفان کا نام

سرمد ہدایت کرتا ہے کہ ساقی یعنی مرشد کا گلاب سا چہرہ مل جائے تو اُس

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے فراقِ محبوب میں جلتی ہوئی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانا چاہیئے۔ اپنا سر مُرشد کے قدموں پر رکھ کر اپنی خودی کو ختم کر دینا چاہیئے۔ اُس سے بڑے عجز و انکساری سے پیش آنا چاہیئے کیونکہ اِس کے علاوہ اِنسان کے لئے اِس دُنیائے دنی سے بچاؤ کا کوئی اور طریقہ ہے ہی نہیں۔

ہر جا کہ شود ساقیٔ گلفام دوچار
شکرانۂ ایں نمازِ اوّل بگزار
غافل نہ شوی زِنشۂ عجز و نیاز
ہشیار کہ آخر نہ کشی رنجِ خمار (155)

ترجمہ: جب تجھے گلاب سے چہرہ والا ساقی مل جائے
تو فوراً مالکِ کُل کا شکرانہ ادا کر
عجز و انکساری کے نشہ سے نہ ہو ہرگز غافل
ایسا نہ ہو کہ تجھ پہ سستی وار کر جائے

ایسے مُرشدِ کامل کا مِلاپ اپنی کوشش سے نہیں بلکہ مُرشدِ محبوب کی بخشش و فضل و کرم سے ہوتا ہے۔ تب عاشق بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اُسے اِتنی بڑی نعمت مِل جاتی ہے کہ اُسے کسی کی خوشامد کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

از منصبِ عشق سرفرازم کردند
از مِنّت خلق بے نیازم کردند (124)

مطلب: خُدا نے مجھے عشق کا مرتبہ بخش کر دُنیا میں سربلند کیا ہے۔ اور لوگوں کی مِنّت و خوشامد سے بھی بے نیاز کر دیا ہے۔

اِس طرح عشقِ محبوب میں جلنا، بزم کو روشن کرنا ہے۔ یہ نُورِ باطن کا ذریعہ ہے۔ اِس سوز سے ہی محبوب کا ہم راز بننے کا رُتبہ مِلتا ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چُوں شمع دریں بزم گدازم کردند
وزِ سوختگی محرمِ رازم کردند (124)

ترجمہ: مجھے شمع کی مانند بزم میں جلایا
اِس جلن نے مجھے محرمِ راز بنایا

پنجابی کا ایک لوک گیت ہے:

تنوری تائی ہوئی آ
بالن ہڈیاں دا، روئی عشقے دی لائی ہوئی آ

سرمد جس شراب کا بار بار ذکر کرتا ہے۔ وہ عشق، محبت یا نامِ حق کی دائمی مستی بخشنے والی مئے حقیقی ہے۔ صُوفی مئے محبت اور جامِ عشقِ حق سے مست و بے خُود رہتا ہے۔ اُسے اِس مستی میں ایسی ہوش آجاتی ہے جس سے وہ دھرم، مذہب اعمال اور رسم و رواج کی قید و بند سے آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ تو اپنے محبُوبِ حقیقی کا ہی عاشق و عابد بن جاتا ہے۔ خواہ لوگ اُسے کافر و بُت پرست کہیں مگر وہ اُن کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔

امیر خُسرو کا سُخن ہے:

خلق می گوید کہ خُسرو بُت پرستی می کُند
آرے، آرے می کُنم، با خلق و عالم کار نیست

مطلب: لوگ کہتے ہیں کہ خُسرو بُت پرستی کرتا ہے۔ ہاں، ہاں! مَیں کرتا ہُوں، مجھے دُنیا اور اہلِ دُنیا سے کوئی واسطہ نہیں۔

سرمد اپنے نرالے انداز میں کہتا ہے:

سرمد کہ زِ جامِ عشق مستش کردند
بالا کردند و باز پستش کردند
می خواست خُدا پرستی و ہُشیاری
مستش کردند و بُت پرستش کردند

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ترجمہ : سرمد! تجھے اُنہوں نے شرابِ عشق سے سرشار کر دیا
پہلے چڑھایا اُوپر، پھر گرا کے خوار کر دیا
تُو چاہتا ہے حق پرستی و ہُشیاری کو ساتھ ساتھ
بے خُود بنا کے تجھ کو بُت کا پرستار کر دیا

عشقِ حقیقی میں بے خُود ہُوا صُوفی اپنے محبُوب کی محبّت میں اِس قدر محو و سرشار ہو جاتا ہے کہ اُسے نیک نامی و بدنامی، جامہ پوشی و عُریانی کی پرواہ نہیں رہتی۔ اُس کے لئے جسم کی قید کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اُس لئے صُوفی و درویش شہید ہونے سے کبھی ذرا بھی خوف نہیں کھاتے۔ سرمد اِس حالت کو اِس رُباعی میں یُوں بیان کرتا ہے۔

سرمد ما را بہ عشق رُسوا کردند
سرمست و سراسیمہ و شیدا کردند
عُریانیٔ تن بُود غبارِ رہِ دوست
آں نیز بہ تیغ از سرِ ما وا کردند (136)

ترجمہ : اے سرمد! ہمیں اُنہوں نے عشق میں رُسوا کر دیا
بے خُود بنایا اور پریشاں و سودا کر دیا
تھا جسم ہی تو پردۂ راہِ وصالِ یار
تلوار کے اِک وار سے سر سے علیحدہ کر دیا

دراصل اِس کا مطلب یہ ہے کہ صُوفی خُود کو غلاظتِ جسمانی و لذّتِ نفسانی سے بالاتر کر لیتا ہے تاکہ وہ جسم کی قید سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جائے۔ سرمد کہتا ہے :

سر پا شُد و پائی سرِ ما در راہِ یار
من بے سروپا شُدم تو معذُورم دار
ہُشیار بسر چگُونہ پوشد پاپوش
دیوانہ بہ سر چگُونہ پیچد دستار (139)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ترجمہ : میں راہِ محبوب میں سر کے بل چلتا ہوں
اے خدا مجھے معاف کرنا میں بے سروپا ہوگیا ہوں
جو عقلمند ہے وہ سر پر جوتے کیوں پہنے گا
جو دیوانہ ہے وہ سر پر پگڑی کیوں باندھے گا

اِس کا مطلب ہے کہ سچّے عاشق کو خُدا کے پاس پہنچنے کے لئے جسمانی ہاتھ پاؤں کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ یک سُوئی و مُراقبہ کی حالت میں کثیف جسم کی قید سے آزاد ہوجاتا ہے جس سے وہ باہری آنکھوں کے بغیر ہی اندرُونی حقیقت کو دیکھتا ہے اور بیرُونی ہاتھ پاؤں کے بغیر باطنی رُوحانی دُنیا کی سیر کرتا ہے۔

عِشق صادق ہی وصالِ محبُوب کا واحد وسیلہ ہے۔ غمِ عشق سے صُوفی کا دل اُس کی جانِ لطیف یا رُوح بن جاتا ہے اور دائمی زِندگی کی ڈور کا سرا اُس کے ہاتھ آجاتا ہے۔ اگر محبُوب کی سیج کو سجانا ہے تو اُس کا واحد طریقہ اُس کا والہانہ و بے اختیار عشق ہے

دُوریٔ نفسِ مرا، از او مُمکن نیست
ایں یک جہتی بہ گفتگو مُمکن نیست (55)

ترجمہ : میرے لئے' اُس، سے ایک لمحہ کی جُدائی مُمکن نہیں
میرے اِس وِصال کا الفاظ میں بیان بھی مُمکن نہیں

لیکن یہ غمِ عشق سب کے نصیب میں نہیں ہوتا۔ لذّاتِ نفسانی میں بدمست دُنیادار اِسے کیا جانیں! اِسی لئے خُدا اُنہیں دردِ عشق کی دَولت نہیں بخشتا۔ پروانے کا سوز مکھّی کو مِلے، ناممکن ہے۔ اِس سوزِ عشق کو پانے کے لئے تو تمام زِندگی صرف کرنا پڑتی ہے، رُوحانی عمل و شغل کرنا پڑتا ہے، تب کہیں وہ محبُوب آغوش میں آتا ہے۔ یہ نادر نعمت ہر کس و عام کو نہیں مِلتی۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سرمد غمِ عشق بوالہوس را ندہند
سوزِ دلِ پروانہ مگس را ندہند
عُمرے باید کہ یار آید بہ کنار
(94) ایں دولتِ سرمد ہمہ کس را ندہند

ترجمہ: اے سرمد یہ غمِ عشق ہوس کاروں کو نہیں ملتا
پروانے کے دل کا سوز مکھی کو نہیں ملتا
محبوب سے وصال کے لئے اک عُمر چاہیئے
یہ لافانی خزانہ سب کو نہیں ملتا

عاشق کو اپنے محبوب کے متواتر تصوّر اور ہمیشہ اُسی کے خیال میں محو رہنے سے دلی سکون و چین ملتا ہے۔ اُسے باطن میں وہ لطفِ لابیاں حاصل ہوتا ہے جو کسی بھی دُنیاوی شے میں نہیں۔ عاشقِ صادق اُسے پاکر ایسی دائمی دولت اور ابدی نعمت سے مالامال ہو جاتا ہے کہ وہ دُنیاوی زر و مال کا محتاج نہیں رہتا۔ وہ سب سے بڑا دولت مند ہو جاتا ہے۔

بے فکر و خیالِ دوست راحت نہ بود
اندیشۂ مال و جاہ و دولت نہ بود
سر رشتۂ جان و دل بہ دلبر بہ سپار
(96) با دولتِ پائدار دُورت نہ بود

ترجمہ: محبوب کے خیال و تصوّر کے بنا مسرور نہ ہو
مال و زر و مرتبہ کے فکر میں رنجور نہ ہو
دل و جاں دلبر کے حوالے کر دے
اِس دائمی دولت سے ذرا دُور نہ ہو

وہ اِنسان خوش نصیب ہے جسے لمحہ بھر بھی اِس عشقِ حقیقی کا درد نصیب ہُوا سمجھ

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیجئے کہ اُسے دو جہاں کی راحتِ ابدی کی نعمت مِل گئی۔ اگر محبوبِ حقیقی کی سچّی محبّت کی تصویر آپ کے دل کے نگینہ پر نقش ہوجائے تو یوں سمجھیئے کہ تمام دُنیا آپ کی مُٹھی میں آگئی۔

یک لحظہ اگر دلِ حزینت بدہند
آسودگیٔ روئے زمینت بدہند
گر مُہر خُداست نقش بر خاتمِ دِل
عالم ہمہ در زیرِ نگینت بدہند (87)

ترجمہ: اِک لمحہ گر تجھے دلِ پُر آلام مِل گیا
سارے جہاں کا جان لے آرام مِل گیا
دل کی انگوٹھی پر تری لگ جائے جو خُدائی مُہر
سارے عالم پہ تجھے اِختیارِ تمام مِل گیا

اِس عِشق صادق نے سرمد کو لازوال و لافانی بنا دیا۔ شرابِ عِشق نے اُسے جسم و جہان سے بے خُود کر دیا۔ اُسے وہ ابدی مستی و بے خُودی مل گئی کہ جلاّد کی تلوار بھی اُسے دُنیاوی ہوش میں نہ لاسکی اور اُس نے فانی جسم کا پردہ چاک کر کے لافانی زندگی حاصل کرلی۔

دِل از غمِ عِشق جان شود آخرکار
سررشتۂ ایں عُمرِ ابد را بکف آر
خواہی نصیبِ تُو شود بوس و کنار
زِنہار ازو مگیر یک لحظہ کنار (151)

ترجمہ: غمِ عِشق سے دلِ مُردہ میں جان آتی ہے ضرُور
دائمی عُمر کے پانے کا تُو اپنا لے یہ دستُور
ہے تمنّا کہ ہو بوس وکنار اُس سے نصیب
ایک لمحہ کے لئے ہونا نہ کبھی اُس سے دُور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دُنیا کی اصلیّت

اُس خالق کے محبُوب اور حق اور فانی ہونے کا دُوسرا پہلُو یہ ہے کہ یہ دُنیا فانی و فریب ہے اِس لئے سچا صُوفی وحق پرست اِس دُنیا اور اِس کے لگاؤ میں نہیں پھنستا۔ وہ تو بس اپنے مُرشد و مالک کی محبت میں محو و مست رہتا ہے۔ اُسے زر و مال، حُسن و جوانی، عزت و مرتبہ اور شان و شوکت کوئی شے بھی اپنی طرف راغب و مائل نہیں کر سکتی۔ دُنیا کے لوگ جسے راحت و مسرّت سمجھتے ہیں، دراصل وہ درد و غم کا باعث ہوتی ہے۔ اِس دو روزہ دُنیا سے کچھ حاصل نہیں۔ دُنیا دار عزّت و مرتبہ اور زر و مال کے بھوکے ہوتے ہیں۔ سرمد کے لئے لالچ، خواری کا اور صبر، سُکھ کا سرچشمہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بے برگ شجر سے نہ سایہ ملتا ہے نہ ثمر۔ اِس لئے دُنیا کے لوگوں سے دوستی کی توقع نہیں کرنا چاہیئے۔

سرمد تو زِ خلق ہیچ یاری مطلب
از شاخِ برہنہ سایہ داری مطلب
عزت زِ قناعت است و خواری زِ طمع
با عزتِ خویش باش، خواری مطلب (25)

ترجمہ: سرمد! اہلِ دُنیا سے چاہت کی تمنّا مت کر
ننگی شاخوں سے راحت کی تمنّا مت کر
صبر سے عزّت اور لالچ سے ہے ذِلّت
عزّت پہ رہ تُو قائم، ذِلّت کی تمنّا مت کر

یہ دُنیا، اِس کی شان و شوکت اور زر و مال سب فریب ہے۔ یہ جسم

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھی تو عارضی و فانی ہے۔ عارضی مقام کو دائمی مسکن یا وطن نہیں بنایا جاسکتا۔ لہٰذا اِس دو روزہ قیام کے لئے اِس کی تمنّا فضول ہے۔

اندیشۂ مال و جاہِ دُنیا غلط است
ایں وہم و خیال و فکرِ بیجا غلط است
در خانۂ تن وطن نہ باشد ہرگز
از بہرِ دو روز ایں تمنّا غلط است

ترجمہ: دُنیا کے زر و مال و مرتبہ کی فکر ٹھیک نہیں
یہ وہم یہ خیال یہ بے ہُودہ فکر ٹھیک نہیں
یہ جسم کبھی رُوح کا وطن ہو نہیں سکتا
دو دِن کی زِندگی میں یہ رنج و فکر ٹھیک نہیں

یہ دُنیا حرص و ہوس کی آماجگاہ ہے۔ ہر جگہ ہر شخص زر و مال کی فکر و طلب میں ہے۔ دُنیا طمع کے مرض میں مُبتلا ہے۔ صبر و سُکون کا شربت بہُت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ تمام دُنیا بیمار و برباد لوگوں کے گھر کی مانند ہے۔

دُنیا زِ ہوا و حرص بسیار پُر است
ہر جا است وَلے در غمِ دینار پُر است
بیمار بسے شربتِ دِینار کم است
ایں خانۂ ویرانہ زِ بیمار پُر است (34)

ترجمہ: یہ دُنیا حرص و ہوس سے پُر ہے
ہر دِل زر و مال کی فکر و طلب سے پُر ہے
بیمار بہُت ہیں، زر و مال کا شربت ہے بہُت کم
یہ اُجڑا ہُوا گھر (دُنیا) بیماروں سے سراسر پُر ہے

دُنیا کے لوگ اِس سُہانے باغ میں بے شُمار آرزوئیں لے کر آتے ہیں۔ مگر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کانٹے اور مُرجھائے پھُول چُن کر چلے جاتے ہیں۔ افسوس! اِنسان بغیر سوچے سمجھے، بِنا دیکھے بھالے، آنکھیں مُوندے چلتا چلا جا رہا ہے۔ سرمد اپنی رباعی نمبر 45 میں اِس خیال کو بہُت خُوبصُورت ڈھنگ سے بیان کرتا ہے۔ وہ سمجھاتا ہے کہ اِنسان کو دُنیا کے عیش و غم کا فِکر نہیں کرنا چاہیئے یہ سب لمحاتی و گزُر جانے والے ہیں۔ وہ خبردار کرتا ہے کہ اے اِنسان! تیری عُمر کے جو بھی ایک دو سانس باقی ہیں، بس وہی تیرا سرمایہ ہے۔ خبردار! کہیں یہ بھی ضائع نہ کر دینا۔

دِیدی کہ غم و عیشِ جہاں زُود گزُشت
چیزے در اندیشۂ تو بوُد گزُشت
ایں یک دو نفس کہ ماند سرمایۂ تو
ہُشیار کہ نُقصاں نہ کُنی سُود گزُشت (45)

ترجمہ: تُو نے دیکھا کہ غم و خُوشی کے دِن جلدی گزُر گئے
خدشے تھے جِن باتوں کے تُجھے، وہ بھی گزُر گئے
دو چار سانس زندگی کا سرمایہ بچا ہے اب
اِن کو نہ کر تُو ضائع، کرے گا کیا جو یہ بھی گزُر گئے

سرمد کہتا ہے کہ میں دُنیائے دنی سے کسی بھی شے کا طلبگار نہیں۔ میرے لئے اپنے محبُوب کے دِیدار کی دولت کے سوا سب کُچھ غم و آلام کا پھندا ہے۔ دُنیا کے اِس سارے سازوسامان کی کوڑی برابر بھی قیمت نہیں۔

دُنیا نہ کُنم طلب کہ کم تر از خس است
بے دولتِ دیدارِ تو ایں ہم قفس است (46)

ترجمہ: مَیں تُجھ سے دُنیا کا طلبگار نہیں۔ یہ تو خُشک گھاس سے بھی ہیچ ہے۔ تیرے دِیدار کی دولت کے بِنا یہ بھی اِک بندش ہے۔

دُنیادار، دُنیا کے غموں میں ہی ڈُوبے رہتے ہیں۔ وہ ناسمجھ و نااہل ہیں، وہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اِس چند روزہ زندگی کی تمنّا اور اس کی ہوا و حرص میں گرفتار رہتے ہیں۔ اُن سے نیکی کی اُمید نہیں کی جاسکتی۔

ایں مردمِ دُنیا کہ گرفتارِ غم اند
دیوانہ بسے دیدم و ہُشیار کم اند
از بہرِ دو روزِ عمر از شامتِ نفس
در حرص و ہوا اسیر و بد خواہم اند (101)

ترجمہ: یہ اہلِ دُنیا ہیں سب غم میں گرفتار
دیوانے ہیں بہت اِن میں مگر کم ہُشیار
دو روزہ زندگی کے لئے نفس کے غُلام ہیں
حرص و ہوس و طلب و حسد کے ہیں بیمار

اِس دُنیا کے لوگ ایک دُوسرے کے دُشمن ہیں۔ اِنکی دوستی پر اعتبار کرنا سراسر نادانی ہے:

بر دوستیٔ اہلِ جہاں تکیہ مکن
از بہرِ دو روز دُشمنِ یک دیگر اند (105)

ترجمہ: تُو اہلِ دُنیا کی دوستی پر بھروسہ نہ کر یہ دو دِن کی زندگی کے لئے ایک دُوسرے کے دُشمن بن جاتے ہیں۔

اِس لئے سرمد اہلِ دُنیا سے پناہ مانگتا ہے اُسے اور کوئی خواہش و تمنّا نہیں۔

از مردمِ دُنیا و زِ دُنیا شب و روز
دیگر ہوسم نیست، اماں می طلبم (214)

ترجمہ: مُجھے اہلِ دُنیا اور دُنیا سے دِن رات اور کوئی خواہش نہیں، بس پناہ چاہتا ہُوں۔

دُنیاوی کامیابی پر خُوش نہیں ہونا چاہیئے۔ اِس سے کبھی مہر و وفا نہیں مِل سکتی۔ اِسے پاکر خُوش ہونا دانائی نہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دِل خُوش نہ شوی زِ وصلِ دُنیا ہرگز
ما مہر نہ داریم زِ آنہا ہرگز (159)

ترجمہ: دُنیا میں اپنی کامرانی پہ خُوش نہ ہو
ہم اِن اشیا کی ذرا بھی چاہ نہیں کرتے

اِسلئے سرمد اپنے دِل کو اِس فانی دُنیا سے ہٹا کر، محبُوبِ حقیقی کی طرف لگانے کی تلقین کرتا ہے۔

ہمارے گُناہ اور رحمان کی رحمت

سرمد انکساری کا مُجسّمہ ہے وہ ہر درویش کی مانند عاجزی وحلیمی کی تصویر ہے۔ اُسے اپنے اندر کوئی صِفت نظر نہیں آتی۔ وہ خُود کو نادانیوں، غلطیوں اور کمزوریوں کا پُتلا سمجھتا ہے۔ جو سراسر گُناہوں کی غلاظت سے آلودہ ہے۔ مگر اِس کمزوری و شرمندگی کے اِحساس کے باوجُود اُس کے باطن میں اپنے محبُوبِ حقیقی کے لئے یقینِ مُحکم موجُود ہے۔ اُسے 'اُس' کی رحمت پر بھروسہ و ناز ہے۔ بلاشُبہ گُناہ بے حِساب ہیں تو اُس رحمان الرحیم کی رحمت بھی ایک بحرِ بے کراں ہے۔ اِس لئے سرمد اُس خُداوند کریم سے اِلتجا کرتا ہے کہ اے میرے مالِک! میں اپنے کئے گُناہوں پر شرمندہ ہُوں۔ میری عُمر اِسی فکر میں گزر رہی ہے کہ جو بداعمال مُجھے نہ کرنے تھے، وہ بھی مُجھ سے سرزد ہو گئے ہیں۔ اب تو بس ایک ہی چارہ ہے کہ تُو میرے گُناہوں کو نہ دیکھے بلکہ مُجھ پر اپنی رحمت کی نظر رکھے۔

از کردۂ خویش مُنفعل بسیارم
عُمریست کہ پیوستہ دریں آزارم
چیزے کہ نہ باید شُد از من شُد
بر فضل نظر بکُن نہ بر کردارم (202)

خواجہ حافظ نے فرمایا تھا:

"مَیں ایک خستہ حال فقیر ہُوں، مَیں تیری پناہ میں آ گیا ہُوں، تیری دوستی کے سوا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

میرے پاس کوئی اور شہادت نہیں۔ میری عزّت و آبرو خطرہ میں ہے۔ بس تُو ہی خطا پوش ہے یہ سچ ہے کہ میرا اعمال نامہ سیاہ ہے، مگر تیرا ابرِ کرم ہی اِسے دھو سکتا ہے۔

فقیر و خستہ بہ درگاہت آمدم رحمے!
کہ جُز ولائے تو ام نیست ہیچ دستاویز
... ...
آبرُو مے رود اے ابرِ خطا پوش ببار
کہ بہ دیوانِ عمل نامہ سیاہ آمدہ ام (خواجہ حافظ)

شیخ بابا فرید کا قول ہے کہ لوگ میرا درویشانہ لباس دیکھ کر مجھے پارسا سمجھتے ہیں۔ مگر مَیں ہی جانتا ہُوں کہ مَیں کِتنا گُناہ آلودہ ہُوں۔

فریدا کالے میڈے کپڑے کالا میڈا ویس
گُنہی بھریا میں پھراں، لوک کہے درویش (آدگرنتھ صہ 1381)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ اے خُداوند کریم، رحمان الرحیم میں تیری پناہ میں آگیا ہُوں تُو مُجھ پر رحمت کر، مُجھے بخش اور اپنا غُلام بنالے۔

تیری پناہ خُدایُو تو بخشندگی
شیخ فرید خیر دیجئے بندگی (آدگرنتھ، صہ 488)

مذہب کے مُتعصّب اور شرعی رہنماؤں اور خُدا کے عاشقانِ صادق میں یہ فرق ہوتا ہے کہ پنڈت، پادری اور مولوی اِنسان کو دوزخ یا نرک کا خوف دِلا کر نیک اعمال کی ترغیب دیتے ہیں۔ جب کہ خُدا کے عاشق اپنے گُناہوں کی گٹھڑی اپنے خُداوند کریم کے قدموں میں رکھ کر اُس سے رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔ اُنکو اپنے نیک اعمال کی طاقت پر نہیں بلکہ اپنے مالک کی رحمت پر ناز ہوتا ہے۔ سرمد کی پہلی رُباعی ہی اپنے جُرموں کا اِقبال اور رحمان کی لامحدود رحمت پر یقینِ صادق کے جذبہ کو بڑی خُوبصورتی سے بیان کرتی ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

از جرم فزوں یافتہ ام فضلِ ترا
ایں شد سببِ معصیتِ بیش مرا
ہر چند گناہ بیش، کرم بیش تراست
دیدم ہمہ جا و آزمودم ہمہ را (1)

ترجمہ : جرموں سے مرے فضل ترا بہت بڑا ہے
یہ ہی تو گناہوں کا مرے اسباب ہوا ہے
ہیں میرے گناہ بہت، رحمت ہے تری ان سے زیادہ
یہ امر مرا ہر جا دیکھا، آزمایا ہوا ہے

سرمد بار بار اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے وہ اپنے گناہوں پر شرمندہ بھی ہے اور مالک کے حضور عاجزی وانکساری سے ساری ساری رات رو رو کر معافی کے لئے التجا بھی کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہم تو گناہ کے پتلے ہیں بس، تیرا رحم وکرم ہی اُن سے نجات دلا سکتا ہے۔

یارب زِ کرم بہ بخش تقصیر مرا
مقبول بکن نالۂ شب گیر مرا
ما پُر از گناہ ماجرائست عجیب
لطفِ تو کند چارۂ تدبیر مرا (11)

ترجمہ : اے رحمتِ حق بخش میری تقصیر وخطا
مقبول تو کر راتوں کی مری آہ وبکا
ہم پُر ہیں گناہوں سے، عجب حال ہے اپنا
کر مجھ پہ کرم اور کوئی تدبیر بنا

گورُبانی میں اِس جذبہ وخیال کا یوں اظہار کیا گیا ہے۔

1. سبھ اوگن میں گن نہیں کوئے + کیوں کر کنت ملاوا ہوئے
نہ میں روپ نہ بنکے بینا + نہ کل ڈھنگ نہ میٹھے بینا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سُرت مت ناہیں چترائی + کر کرپا پربھ لاہو پائی (آدگرنتھ صہ750)

2. جن نانک کو ہر بخس کے میرے سوامی + سر ناگت پیا اجان (آدگرنتھ صہ736)

سرمد کو پختہ یقین ہے کہ خدا رحیم و کریم ہے۔ کیونکہ اُس کا کام ہی رحم و کرم کرنا ہے۔ لہٰذا وہ (سرمد) اپنے سیاہ اعمال پر غمگین و شرمندہ نہیں۔

سرمد کارِ آں لُطف و کرم است ازمعصیت وسیاہ کاری چہ غم است (77)

ترجمہ: سرمد! اللہ کا ہے کام فقط مہر و کرم پھر اپنے گناہوں پہ مجھے کیسا ہو غم

سرمد فریاد کرتا ہے کہ اے میرے ناخدا (مالک) تُو ہی اِس بحرِ ظُلمات و گناہوں کے گرداب سے میری کشتی کنارے لگا سکتا ہے۔ میں شرمندگی و پشیمانی کے سمندر میں غرق ہُوں۔ بس تیرا فضل و کرم ہی پار لگا سکتا ہے[1]۔

یارب چہ کُنم گزشت جُرمم زِ شُمار
کشتیٔ دلِ خستہ ز گرداب بر آر
در بحرِ خجالت و ندامت غرقم
فضلِ تو کُند چارہ، بگیرد بکنار (152)

ترجمہ: کروں کیا اے خدا! گناہ ہیں بے شُمار
دلِ خستہ کی یہ کشتی، طُوفان سے کر پار
ہُوں غرق خجالت و ندامت کے سمندر میں
تو جو کرے فضل تو لگ جاؤں گا میں پار

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرمد کا محبُوبِ حقیقی رحیم و کریم و غفّار ہے۔ گناہوں کو معاف کرنا اُس کا شعار ہے۔ وہ سزا نہیں دیتا، رحمت کرتا ہے۔ سرمد کو اپنے محبُوب اور اُس کے اِس وصف پر ناز بھی ہے اور یقینِ کامل بھی۔ اُس کا کہنا ہے کہ جتنے بڑے گناہ،

---

[1] سرمد کا یہ جذبہ گورُبانی کے اس خیال کی ترجمانی کرتا ہے۔
کر کرپا پار برہم سوامی ایہہ بندھن چھٹکاری + بُوڑہت اندھ نانک پربھ کاڈھت ساد ھجنا سنگاری
(آدگرنتھ، صہ681)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مُتنی ہی بڑی اُس کی رحمت و بخشش وہ اپنے گُناہوں کی نذر لے کر اُس مالک کے حضُور اِس یقین کے ساتھ جاتا ہے کہ وہ اُس کی رحمت اور نظرِ کرم پانے کے قابل ہو سکے۔

شریعت اور توہّمات کی مُخالفت

پنجاب کے مشہُور صُوفی فقیر سائیں بُلّھے شاہ نے لکھا ہے کہ عشق و شرع میں تضاد و کد ہے۔ صُوفیائے کرام کے فلسفہ کی اصل بُنیاد ہی یہ ہے کہ تمام ظاہرہ رسم و رواج اور بناوٹی رُسُوم فضُول و بے معنی ہیں۔ خُدا کا سچّا عاشق یہ نہیں کہتا ہے کہ ایک مذہب کی شریعت صحیح ہے اور دُوسرے کی غلط۔ وہ ہر طرح کی شریعت اور ظاہری رسم و رواج اور اُن سے پیدا ہونے والی مُخالفت و تضاد سے آزاد و بالا ہوتا ہے۔ وہ تمام مذہبوں کی شریعت کو بے معنی و فضُول کہتا ہے۔ سرمد کہتا ہے کہ میرا نہ تو زاہد و عابد کی تسبیح سے واسطہ ہے اور نہ ہی برہمن کے زُنّار (جنیئو) سے کوئی سروکار، مُجھے تو صُوفیوں کا یہ پشمینہ کا لبادہ بھی پسند نہیں، کیونکہ اِس کے پردہ میں بھی کئی گُناہ پوشیدہ ہیں۔

گر مُتقیم کار بہ یار است مرا
با سُبحہ و زُنّار چہ کار است مرا
ایں خرقۂ پشمینہ کہ صد فِتنہ دروست
بازش نہ کشم بدوش، عار است مرا (17)

ترجمہ: گو پارسا و درویش ہُوں پر مُجھ کو ہے یار سے کام
مُجھ کو بھلا تسبیح و جنیئو سے ہے کیا کام
اِس پشمینہ کے جامہ میں کئی عیب چُھپے ہیں
ہرگز نہ اِسے پہنُوں، کردے گا یہ بدنام

شیخ بابا فرید نے اِسی انداز میں فرمایا ہے کہ صُوفی کے بیرونی لباس نے اُسکے اندر کے گُناہوں پر پردہ ڈالا ہوتا ہے۔ وہ اپنی پارسائی دِکھانے کے لئے کندھے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

پر مُصلّا لئے پھرتا ہے وہ اپنے عجز کی نمائش کے لئے گلے میں صُوف کی کفنی ڈالے رکھتا ہے، لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اُس کی زبان سے شہد سے بھی شیریں الفاظ نکلتے ہیں۔ مگر اُس کا دل حسد و نفرت اور طمع کے زہر سے بھرا ہوتا ہے۔ وہ ظاہرہ نیکی کے نُور سے رَوشن نظر آتا ہے مگر باطن میں اعمالِ بد کی سیاہی کا مُجسّمہ ہوتا ہے۔

فریدا کَن مُصلاّ، صُوف گل، دِل کاتی گڑوات
باہر دِسے چانّنا، دِل اندھیاری رات (آدگرنتھ، صہ 1380:)

درویشانِ حق کی تعلیم کے مُطابق خُدا لباسِ ظاہری نہیں دیکھتا، وہ تو دل کی پاکیزگی اور عشق کی شِدّت دیکھتا ہے۔ سرمد کہتا ہے کہ صرف فقیروں کا لبادہ یا خرقہ پہن لینا ہی کافی نہیں۔ کیونکہ جب تک دِل میں مکر و فریب، بُغض و کینہ، حسد اور دُشمنی موجود ہے، درویشانہ لباس کی کوڑی قیمت نہیں۔ یہ تسبیح و زُنّار یا دُوسری مذہبی علامات اِنسان کو خُدا کی بارگاہ میں ذلیل و خوار ہونے سے نہیں بچا سکتیں۔ بغیر پاکیزگی قلب اور عشقِ صادق کے سبھی مذہبی لباس رُوح پر فضُول بوجھ ہیں۔

ایں خرقۂ پشمینہ کہ زُنّار دروست
مکر است و ریا، فِتنۂ بسیار دروست
بر دوش مکش، دست بکش، تا نہ کشی
ایں بارِ ندامت کہ صد آزار دروست (27)

ترجمہ: یہ پشمینہ کا خرقہ کہ جس میں زُنّار چھپا ہے
یہ مکر و ریا اور عیبوں سے بھرا ہے
کندھے پہ نہ رکھ اِسکو، دُور پرے دُور پٹک دے
بدنامی کا باعث ہے یہ ہر طور بُرا ہے

درویش نہ کسی مذہب کے پابند ہوتے ہیں۔ اور نہ اُس کی مُخالفت برائے مُخالفت کرتے ہیں، وہ صُلح کُل ہوتے ہیں اور تمام مذاہب کے لوگوں سے یکساں پیار کرتے ہیں۔ ہر مذہب کے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

لوگ اُس مالک کے بندے ہیں۔ اور وہ سب کا مالک ہے۔ اس لئے خُدا کا سچّا عاشق سب کا مشترکہ ہوتا ہے۔

ہم مطیعِ فرقانم، ہم کیششِ رہبانم
ربّیٔ یہُودانم، کافرم مُسلمانم (ابھے چند)

مطلب: مَیں قرآن کا بھی فرمانبردار ہُوں، عیسائیوں کا بھی ہم مذہب ہُوں، یہُودیوں کا بھی واعظ ہُوں۔ کافر (ہندو) بھی ہُوں اور مُسلمان بھی۔

سرمد کافر و مُسلمان ہونے کے اِس نازک خیال کو اپنی ایک رُباعی میں بڑی خوبصورتی سے یُوں بیان کرتا ہے۔

سرمد بہ جہان بسے نکو نام شُدی
از مذہبِ کُفر سُوئے اِسلام شُدی
آخرش چہ خطا دیدی زِ اللہ و رسُول
برگشتہ مُریدِ لچھمن و رام شُدی

ترجمہ: سرمد تُو جہاں میں بڑا نیک نام ہُوا
کُفر کو ترک کیا، پیرو ے اِسلام ہُوا
اللہ و رسُول میں کیا دیکھی کمی تُو نے
کیوں پھر سے تُو پرستارِ رام ہُوا

مُراد یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سرمد نے ایک مذہب کو ترک کر کے دُوسرا مذہب اختیار کرلیا ہے۔ مگر وہ اِس امر کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ دراصل وہ اِس حقیقت کا اظہار کر رہا ہے کہ رام و رسُول ایک ہی کُل مالک کے پیغمبر ہیں۔ اور رام اور رحمان ایک ہی کُل مالک کے دو نام ہیں۔

سرمد نے اپنی زندہ مثال اور اپنے کلام کے ذریعہ نسلِ انسانی کو یہ پیغام دیا ہے کہ مذہبی شریعت کی پیدا کی ہُوئی تلخی و تعصّب جو انسان اور انسان کے درمیان حسد و نفرت کا باعث بن رہا ہے، بے معنی و فضُول ہے۔ اِنسان کا واحد مذہبِ حقیقی، خُدا کا عشق ہے۔ اگر دِل میں چاہ ہے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو خواہ کوئی لباس ہو یا کسی بھی مذہب کی شریعت کا پابند ہو، سب واجب و روا ہے۔ لیکن اگر دل عشقِ خدا سے عاری ہے تو دُنیا کے تمام مذہبوں کی شریعت بھی اِنسان کا کچھ سنوار نہیں سکتی۔ خُدا بھی اِنسان کے باطن میں ہے۔ اور اُس سے وِصال کی راہ بھی اُس کے اندر ہے۔ اُس راہ پر چلنے کے لئے نہ کسی شریعت کی پابندی لازم ہے، اور نہ اُسکا ترک۔ صُوفی کی واحد شریعت اُس محبُوبِ حقیقی کے نام کا ذِکر و تصوّر ہوتا ہے۔ وہ اُٹھتا بیٹھتا، چلتا پھرتا، سوتا جاگتا، ہمیشہ اُس محبُوبِ حقیقی کے ذِکر و تصوّر میں محو رہتا ہے۔ وہ رُوح کو باطن میں یکسُو کر کے رُوحانی طبقات میں پُہنچ کر محبُوبِ حقیقی کے جمال کا نظارہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ شریعت کے باہری جھمیلوں میں وقت ضائع نہیں کرتا۔

مئے حق

بیشتر صُوفیائے کرام نے اپنے کلام میں مے، مے خانہ، ساقی یا پیرِ مُغاں کا ذِکر کیا ہے۔ سرمد کے کلام میں بھی بار بار شراب، مئے خانہ و ساقی کا ذکر مِلتا ہے، صُوفیائے کرام و سرمد کی شراب انگُور سے بنی شرابِ خانہ خراب نہیں بلکہ محبُوبِ حقیقی کا عشقِ صادق، لافانی محبت اور اُس کے سچّے نام کی پرستش و عبادت ہی اُن کی مئے عرفانِ حق ہے، جس کا نشہ کبھی اُترتا ہی نہیں، اور اُسکا ساقی ہے مُرشد یا محبُوب۔ دُنیاوی شراب تو ہوش کھو دیتی ہے، مگر مئے عشقِ خُدا رُوحانی بیداری و ہوش عطا کرتی ہے۔ مئے نامِ حق کا مے خوار اِس مادّی دُنیا کو بھُول کر باطن میں لطیف رُوحانی طبقات کا مکین ہو جاتا ہے۔ جہاں اُسے عجیب مستی، بے خُودی و سُرور مِلتا ہے۔ حیاتِ انسانی چند روزہ ہے۔ موت تاک میں ہے، اور شکاری کُتّے کی طرح پیچھا کر رہی ہے۔ اِس لئے سرمد اس قلیل موقعہ سے فائدہ اُٹھا کر مئے اُلفت سے مست و سرشار ہونے کا پیغام دیتا ہے۔

ہُشیار بوَد ہر کہ گُلِ جام کشد
خود را زِ غم و محنت ایّام کشد
مے نوش کہ صیّادِ فلک می گردد
آخر ہمہ را از حیلہ در دام کشد (117)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ترجمہ: وہی ہُشیار ہے پیتا ہے جو مے کے جام
رکھتا نہیں غم و آرام سے ہرگز کچھ کام
آسماں بن کے شکاری تیرے پیچھے لگا ہے
لے آتا ہے ہر اک کو آخر یہ تہ دام

سرمد اشارہ کرتا ہے کہ شرابِ حقیقی کا راز بہت گہرا ہے۔ جو غافل اِنسان خُدا کی ذات کو نہیں پہچانتا وہ اِس راز کو نہیں جان سکتا۔ (54)

سرمد خبردار کرتا ہے کہ اُس کا اِشارہ دُنیاوی شراب کی طرف بالکل نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جو شخص اِس حقیقت سے واقف ہو جاتا ہے کہ یہ دُنیا چند روزہ ہے، دارِ فانی ہے، مُسافر خانہ ہے وہ نہ تو اِس کی پھولوں جیسی خُوب صُورت شکلوں کی طرف مائل ہوتا ہے اور نہ ہی یہاں شرابِ خانہ خراب کے نشہ میں بدمست ہو کر اپنا وقت برباد کرتا ہے۔ (۲۶) وہ کہتا ہے کہ جس لاجواب نشہ کا میں ذِکر کرتا ہُوں وہ عشقِ الٰہی کا نشہ ہے۔ جس شراب کا میں ذِکر کرتا ہوں وہ مئے دردِ محبت کو کشید کر کے نکالی جاتی ہے۔ اُس کے پینے سے محبُوب سے وِصال نصیب ہوتا ہے۔ (113)

سرمد کہتا ہے کہ دُنیاوی شراب اِنسان کے ہوش و حواس کھو دیتی ہے مگر عشقِ خُدا کے جام کا نشہ بالکل نرالا ہے۔ اِسے پینے والا ایک عجیب سُرور سے بے خُود ہو جاتا ہے۔ وہ ظاہرہ طور پر دیوانہ و سودائی نظر آتا ہے۔ مگر باطن میں اپنے مولا کے حُکم سے پُوری طرح ہُشیار و باخبر ہوتا ہے سرمد کا کہنا ہے کہ اِس نرالی شراب کو باہر کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ مگر یہ مئے عرفان، آبِ حیات بن کر دِلوں کو مسرُور و مخمُور کر دیتی ہے۔

صُوفی نظریہ کے مُطابق زاہد و پارسا ایسے شخص کو کہا جاتا ہے، جو شریعت کا پُوری طرح پابند ہو۔ جو حج روزہ اور نماز کے ذریعہ اپنے آپ کو پارسا و پرہیز گار بنانے کی پُوری کوشش کرتا ہو۔ ایسا زاہد باقی سب کچھ تو جانتا ہے، مگر عشقِ خُدا کے نشہ سے ناواقف ہوتا ہے۔ اُس کا طریقِ زندگی بڑا خشک اور بناوٹی ہوتا ہے۔ وہ ظاہرہ نیکی کا دِکھاوا کرتا ہے۔ مگر اُس کا باطن طلب و تمنّا، حسد و دُشمنی، بدی اور بداعمال کی سیاہی سے سیاہ ہو چُکا ہوتا ہے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

وہ دُوسروں کو نصیحت کیلئے ہر وقت تیار رہتا ہے جبکہ خُود پاکیزگی و محبّت کے لُطف و سرُور سے خالی و محرُوم ہوتا ہے۔ اِس لئے صُوفیائے کرام ایسے زاہد و پرہیزگار اور واعظ پر ہمیشہ طنز کرتے رہتے ہیں۔

سرمد کہتا ہے کہ زاہد و دُنیا دار مئے نام خُدا کے نشہ سے ناواقف و محرُوم ہیں۔ وہ مئے عشقِ خُدا میں سرشار و بے خُود فقرا کو دیوانہ سمجھتے ہیں۔ وہ لوگوں کو خُدا کے دیوانوں کی صُحبت میں جانے سے منع کرتے ہیں اور بے جان شریعت اور رسم و رواج کی طرف کھینچتے ہیں۔ مگر جن کو یہ مئے عرفانِ حق ایک بار مُنہ لگ جاتی ہے، وہ اِس کے جام کو کبھی ہونٹوں سے ہٹا نہیں سکتے۔ جو ایک بار اِس نعمتِ باری سے سرُور و سرشار ہو جاتے ہیں، وہ اِس نعمتِ الٰہی کو کب چھوڑتے ہیں؟ (133, 144)

سرمد ایک اور رُباعی (169) میں زاہد سے کہتا ہے کہ تُو اپنے پند و نصائح اپنے ہی پاس رکھ ہم ایسے عاشق ہیں جو دِل کے ظرف کو عشق کی آنچ دیکر وہ شراب کشید کرتے ہیں جو کثرت کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ سرمد ایک اور رُباعی (210) میں زاہد کو آگاہی دیتا ہے کہ عشقِ خُدا کے مئے خواروں پر دُنیا کبھی خُوش نہیں ہوتی۔ مگر جس عاشقِ صادق (مُرید) کو ساقی (مُرشد) اپنے پاس بٹھا کر عشقِ الٰہی کی مے پلا رہا ہو، وہ عاشقِ صادق، زاہدوں کے حلال و حرام کے وعظ پر کب توجہ دیتا ہے؟ وہ تو ہوش و حواس کھو کر مئے عشقِ الٰہی کے جام غٹا غٹ پیئے جاتا ہے۔

سرمد پُرزور الفاظ میں کہتا ہے کہ پیر و مُرشد یا رہبر ہی آپ کا ساقی ہے۔ اگر وہ مِل جائے تو خُدا کا شکر گُزار ہونا چاہیئے۔ اُس سے مئے عرفان کے دو چار گھُونٹ پی کر عاجزی و انکساری کے نشہ سے سرشار ہو جاؤ۔ دیکھنا! کہیں مئے عرفان کے نشہ سے پیاسے و محرُوم نہ رہ جانا۔ ورنہ خُمار کی تکلیف اُٹھاؤ گے۔ اور اس دُنیا کے چاؤ اور لگاؤ میں ہی پھنسے رہ جاؤ گے۔ (155)

گورو ارجن دیو جی نے فرمایا ہے: "جیوں پاوک اندھن نہیں دھرا پے" یعنی آگ کبھی لکڑیاں ڈالنے سے سرد نہیں ہوتی۔ اِنسان کی خواہشات، تمنائیں اور لذات بھی دہکتی آگ کی مانند ہیں۔ کچھ لوگ اِس وہم کا شکار ہیں کہ تمام خواہشات کی تکمیل کر لینا چاہیئے تاکہ خواہشات کے پُورا ہونے سے من کو سکُون مِل جائے۔ مگر وہ من کی اصل فِطرت سے واقف نہیں کہ جتنا زیادہ خواہشات کی تکمیل کا سامان اِس آگ میں ڈالتے جائیں گے یہ اُتنا ہی اور زیادہ تیز ہوتی جائے گی۔ گورو نانک صاحب نے جپ جی،

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی ابتدا میں ہی فرمایا ہے:

"بُھکیا بُھکھ نہ اُتری جے بناں پُریاں بھار" (آدگرنتھ، صہ 1)

اِنسان کو اگر دو جہان کی حکومت بھی مِل جائے تو بھی اُسے صبر و سکون نہیں مِلتا۔ اِس لئے خُدا کے سچّے عاشق فرماتے ہیں کہ خواہشات کی آگ خواہشات کی تکمیل سے نہیں بلکہ خُدا کے نام کے آبِ حیات سے سرد ہوتی ہے۔ گورُو ارجن دیو جی نے فرمایا تھا:

"وِن تُدھ ہور جے منگنا سر دُکھاں دے دُکھ
دے نام سنتو کھیا اُترے من کی بُھکھ (آدگرنتھ، صہ 958)

سرمد کہتا ہے کہ تُو اپنے مُرشد کے باطنی تصوّر کے آبِ حیات کی صُبوحی پی اور من اور رُوح کو سکون پہنچا۔ اگر تُو نے نفس کی اِس آگ کو نامِ خُدا کے آبِ حیات سے سرد نہ کیا تو خواہشات کی اِس آگ کے دریا میں تُو جل کر خاکستر ہو جائے گا۔ یہ آگ ایک طُغیانی بن جائے گی جس میں تُو بہہ جائیگا رُباعی (۲۷) اِسی خیال کی ترجمانی کرتی ہے۔

ہندو رِشیوں نے بھی 'نام' کو 'امرت' کہا ہے۔ مُسلمان درویشوں نے اِسے 'آبِ حیات' کہا ہے۔ حضرت عیسےٰ نے اِسے 'زندہ جل' یا 'زِندگی کا پانی' کہا ہے، جو مُردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ فُقرائے کامل وسنتوں کا خیال ہے کہ موجودہ صُورتِ حال میں اِنسان زندگی اور مَوت کے چکّر میں ہے۔ اِس لئے فانی ختم ہو جانے والا ہے مگر رُوح، باطن میں 'نامِ خُدا کا امرت'، 'آبِ حیات' یا 'زندگی کا پانی' پی کر حیات و موت کے چکّر سے آزاد ہو کر زندہ جاوید یت پالیتی ہے۔ موجودہ حالات میں ظاہرہ تو انسان خواہشات وتمناؤں کی کبھی نہ ختم ہونے والی آگ میں جل رہا ہے۔ مگر باطن میں خُدا کے نام کی شراب پی کر اُس کا من آرزوؤں اور تمناؤں سے ہمیشہ کے لئے نجات پالیتا ہے۔

گورُبانی کے مُطابق نام خُدا وہ 'آبِ حیات' (امرت) ہے جس کے پینے سے حرص و ہوس کی تشنگی مِٹ جاتی ہے۔

1. امرت ہر کا نام ہے، جت پیتے تِکھ جائے (آدگرنتھ، صہ 1283)
2. گورُ کا شبد امرت ہے، جت پیتے تِکھ جائے
ایہو من ساچا سچ رتا سچّے رہیا سمائے۔ (ایضاً صہ 35)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سرمد کے کلام میں اگر کسی بات پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے تو وہ 'نامِ خُدا' 'عشق و بندگی' کی مئے حیات افزا کے نشہ سے لُطف اندوز ہونے پر ہے۔ سرمد افسوس کرتا ہے کہ مُردہ دِل زاہد و پارسا خُشک رسُوم کا شِکار ہو کر زِندگی کی بیش بہا دَولت کو فضُول ضائع کرتے جا رہے ہیں۔ وہ نامِ خُدا کے عِشق کی مستی سے نا آشنا ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ رُوحانیت کے سنجیدہ مسئلے کی لطیف باریکیوں کو سمجھنے کے ناقابِل ہیں۔

اسرارِ مے و جام بہ کس رَوشن نیست
ایں راز بہر مُردہ دِلے گُفتن نیست
زاہد بخُدا کہ از خُدا بے خبری
سررِشتۂ ایں بدستِ ہر کودن نیست (54)

ترجمہ: مے و جام کا یہ راز ہر شخص میں پایا نہیں جاتا
یہ بھید دلِ مُردہ کو بتایا نہیں جاتا
اللہ کی قسم زاہد، تُجھے اللہ کی خبر کیا؟
نادان سے یہ پردہ اُٹھایا نہیں جاتا

سرمد کہتا ہے کہ دُنیا کے لوگ دُنیاوی کامیابیوں پر ناز کرتے ہیں۔ مگر عاشقانِ صادق مُرشِد (ساقی) اور اُسکے بخشے ہُوئے (جامِ مئے حق) 'نام' کے ذِکر کے سِوا اور کسی چیز کی چاہ و پرواہ نہیں کرتے۔

دِل خُوش نہ شوی ز وصلِ دُنیا ہرگز
ما مہر نداریم زِ آنہا ہرگز
جُز ساقی و جام نیست غم خوار کسے
از دست مدہ گردنِ مینا ہرگز (159)

ترجمہ: تُو خوش نہ ہو دُنیا میں اپنی کامرانی پر
ہم نظر نہیں رکھتے اِن اشیائے فانی پر
غمخوار نہیں کوئی ساقی و پیالے کے سِوا
رکھ ہاتھ سدا صُراحی کی روانی پر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اعمال اور اُن کا ثمر

سرمد اپنے گُناہوں پر شرمندگی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اُس کا جذبۂ عاجزی و انکساری ہے۔ وہ بار بار اس خیال کا بھی اظہار کرتا ہے کہ میرے گُناہوں کا انبار خواہ کتنا ہی بڑا ہو، اُس کے رحمت کے سمندر کے سامنے اُسکی کیا ہستی ہے! یہ ایک عاشقِ صادق کی رحمان اور رحیم وخُداوند کریم پر مکمل یقین کی شہادت ہے۔ مگر سرمد بہت سی رُباعیات (327,290,272,204,203,40,38,37, 328. 330) میں اِنسان کو بدی، بداعمال اور لذّاتِ نفسانی میں پھنس کر کئے گئے بداعمال کے خطرناک نتائج سے خبردار کرتا ہے۔ وہ بُری صُحبت سے بھی خبردار کرتا ہے۔ مزید برآں اپنی رُباعیات (267,266,, 309.301) میں مزید پُرزور الفاظ میں یہ بھی تنبیہہ کرتا ہے کہ بداعمال سے بچ کر رہنا چاہیئے۔ کیوں کہ ہر ایک کو اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتنا پڑتا ہے۔

سرمد کہتا ہے کہ یہ دُرست ہے کہ میرے گُناہوں کے بمقابلہ تیری رحمت کا کوئی حد و حساب نہیں۔ تاہم میرا دل اپنے سرزد گُناہوں کے بوجھ تلے گھبرا رہا ہے۔ میرا دل ہمیشہ اِس فکر میں ڈُوبا رہتا ہے کہ میرے گُناہ مُجھے کہاں لے ڈُوبیں گے، مَیں سدا تیری رحمت کی اُمید اور اپنے گُناہوں کے غم کے گرداب میں گھرا رہتا ہوں (64)

سرمد کہتا ہے "میں ہمیشہ اِس سوچ میں ڈُوبا رہتا ہُوں کہ میرے گُناہ مُجھے کہاں لے جائیں گے (215) "سرمد مزید کہتا ہے۔ "میرا دل جب بھی حِساب کرتا ہے میں اپنے سرزد گُناہوں پر شرمسار ہوتا ہُوں۔ مُجھے میرے گُناہوں کے غم گھیر لیتے ہیں۔ میرا دل ہلکان و پریشان ہو اُٹھتا ہے۔ مَیں اِن گُناہوں سے اپنا دامن نہیں چھُڑا سکتا۔" (109) یہ بے وقوف دِل لمبی عُمر کی خواہش و تمنا کرتا ہے۔ مگر یہ نہیں سوچتا کہ یہ کردہ اعمال بعد میں کیا رنگ لائیں گے (108) اِسی لئے سرمد خُدا سے بار بار رحم و کرم کیلئے دُعا کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں کردہ اعمال کے باعث بُری طرح اُن کے چکّر میں پھنسا ہُوا ہُوں۔ صِرف تیری رحمت ہی سے مَیں اِس گرداب سے نِکل سکتا ہُوں۔ (131)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

خود آگاہی

سرمدنے اِنسان کو خُود کو پہچاننے کی تحریک وترغیب دی ہے۔ صُوفیائے کرام کی خُود آگہی سے مُراد جسم کے اندر کام کر رہی طاقت، قُوت یعنی رُوح کی پہچان سے ہے۔ جسم ونفس (من) سے اُوپر اُٹھ کر رُوح کو بیدار کرنے اور اُسے اُس کے اصل سے وِصال کو 'اپنی پہچان'، 'خُود آگاہی'، 'خُود شناسی' یا 'اپنے اصل کی پہچان' کا نام دیا گیا ہے۔

شیخ بابا فرید فرماتے ہیں:

آپ سوارہ میں مِلے، مَیں مِلیا سُکھ ہوئے
فریدا جے توُں میرا ہوئے رہیں، سب جگ تیرا ہوئے (آدگرنتھ، صہ 1382)

خُدا بندے سے کہتا ہے کہ تُو اگر خُود کو پہچان لے تو تُو مُجھے بھی پہچان لے گا۔ مُجھے پہچان کر تُجھے سچا سُکھ مل جائیگا۔ اور میری طرح تُو بھی مالکِ کُل بن جائے گا۔

سرمد انسان کو خبردار کرتا ہے کہ تُو جسم، حواس اور نفس (من) کو اولیّت اور اپنی اصل رُوحانی ہستی کو ثانوی درجہ دیکر اُسے پسِ پُشت مت ڈال۔ وہ اپنے مُتعلق کہتا ہے۔ اے دوستا! اگر تُو مُجھے بہ نظرِ غور دیکھے تو تُجھے پتہ چلے گا کہ میرا علم وفلسفہ لاجواب ہے۔ مہر، محبّت وعقیدت میں میرا کوئی ثانی نہیں۔ مَیں تمام حقائق کا مالک ہُوں۔ مَیں سدا جوان رہتا ہُوں۔ اگر تُو کتابِ زندگی پڑھ کر دیکھے تو ہر صفحہ پر میرا ذِکر و بیان مِلے گا۔

اے دوست مرا بعلم و حکمت بہ نگر
در مہر و وفا و محبت بہ نگر
من صاحبِ معنیم و صوتِ تعظیم
در من چُو کِتاب ہر دو صُورت بہ نگر (142)

دراصل سرمد یہاں انا الحق (میں حق ہُوں) کے خیال کا اِظہار کر رہا ہے۔ اُسکا اشارہ اِنسان کے باطن میں کارگر رُوح کی جانب ہے، جِس میں خُدا کے سب وصف موجُود ہیں۔

سرمد ایک اور رُباعی (140) میں اِنسان کو سمجھاتا ہے۔ اے اِنسان! ذرا آئینہ میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیکھ کہ خُدا نے تیری صُورت کیسی بنائی ہے؟ بائیبل میں درج ہے کہ خُدا نے اِنسان کو اپنی صُورت پر بنایا ہے۔ اِنسان جسم کے باعث نہیں بلکہ رُوح کے باعث اُس خُدائے برتر کا جزو یا ہم ذات ہے۔ آئینہ سامنے رکھ کر دیکھنے سے مُراد اپنے باطن میں اپنی ذات کا دِیدار کرنا ہے۔

اِسی امر کو دُوسری طرح بیان کرتا ہُوا سرمد کہتا ہے کہ لفظ کو معنی سے، آنکھ کو نظر سے اور پھُول کو خوشبُو سے جُدا نہیں کیا جا سکتا۔ (157) مُراد یہ ہے کہ رُوح میں رحمان کے تمام اوصاف موجود ہیں اِسی خیال کو گورُو نانک صاحب نے یُوں سمجھایا ہے۔

"آتم مہہ رام، رام مہہ آتم" (آدگرنتھ، صفحہ 1153)

اِسی کو قُرآن مجید میں "الرُّوح مِن امرِ ربّی" کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔

سرمد ایک اور رُباعی (194) میں کہتا ہے کہ میں خُود سُلطان ہوتے ہُوئے کسی کے آگے ہاتھ کیوں پھیلاؤں؟ وہ مزید کہتا ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ میرے ساتھ نفس کا کُتّا لگا ہُوا ہے۔ مگر مَیں نے اِسے زنجیر ڈال رکھی ہے، اِس لئے میں کسی دُوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلا کر اپنی شاہی شان کو داغ نہیں لگا سکتا۔ یہاں سرمد اسی خیال کو یاد دِلانا چاہتا ہے کہ اِنسان خُدا کا ہم جِنس یا ہم ذات ہونے کے ناطے تمام کائینات کا سرتاج ہے، بس نفس ہی اُس کی بے عزّتی و خواری کا باعث ہے۔ اگر انسان نفس یا من پر قابُو پالے تو وہ اِس دُنیا کی غُلامی سے آزاد ہو سکتا ہے۔

سرمد ایک اور رُباعی (278) میں اِنسانی ہستی کے اعلیٰ و ادنےٰ، عُلوی اور سِفلی پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے، وہ کہتا ہے "اگر تجھے خُود سے محبت ہے تو خُود اپنا آپ دُشمن بن جا" وہ مزید کہتا ہے کہ تُو تمام بُری خواہشات سے بچ اور نفس پر قابُو پا۔ کیونکہ تیری بے عزتی اور خواری کا اصل باعث یہی ہے۔ وہ کہتا ہے: "اگر نفس کے لالچی کُتے کو اندر سے نکال کر باہر پھینک دیا جائے تو انسان کے باطن میں صبر و سکُون کے خُوبصورت چمن کھِل اُٹھیں گے۔" سرمد اشارہ کرتا ہے کہ صرف نفس پر قابُو پانے سے ہی رُوح خُوشی سے کھِل اُٹھتی ہے اور انسان اندرونی پوشیدہ رازوں سے واقف ہو سکتا ہے۔

سرمد نے اِس خیال کا اِظہار دو طرح سے کیا ہے۔ ایک طرف وہ رُباعیات (21, 18, 5) میں کہتا ہے کہ انسان کو اپنی ہستی یا خُودی کو مِٹا دینا چاہیئے۔ مگر ساتھ ہی دُوسری طرف یہ بھی اِشارہ کرتا ہے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

(69) کہ محبوب کے عشق میں اپنی ہستی مٹا کر (174, 73) بندہ خدا بن سکتا ہے۔ اِن رُباعیات میں صُوفیائے کرام کے فنا و بقا کے اصُول کی بڑی خُوبصورت ترجمانی ملتی ہے۔ اِنسان اپنے من (نفس) کو مار اور اپنی ہستی، ذات یا رُوح کو خُدا میں جذب کر کے دائمی زندگی حاصل کر سکتا ہے۔ قطرہ سمندر میں مِل کر سمندر ہی بن سکتا ہے۔ سرمد کے کلام میں 'فنا و بقا' یا فانی ہستی کے مِٹنے اور لافانی و جاوید زندگی حاصل کرنے کا خیال (157, 135, 89) رُباعیات میں بڑے خوبصورت ڈھنگ سے بیان کیا گیا ہے۔

خُود آگاہی کی حُصُولی

سرمد نے خُود کی پہچان کے لئے اِنسان کو کچھ اِشارات و ہدایات دی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ نُورِ الٰہی ہر انسان کے اندر دمک رہا ہے۔ وہی نُور پتھروں میں بھی ہے اور سمندر میں موتیوں کے اندر بھی۔ وائے افسوس! گو وہ نُور سب میں موجُود ہے مگر اہلِ دُنیا نے اُس سے مُنہ موڑ رکھا ہے حیرت کی بات ہے کہ باطن میں مئے اُلفت ہونے کے باوجُود انسان اُس کے نشہ سے بے بہرہ و محروم ہے۔ (44) سرمد کہتا ہے کہ جو شُعلۂ عشق میرے سینے میں روشن ہے وہی سمندر میں موتی اور پتھر میں چنگاری کی شکل میں بھی موجُود ہے۔ وہ تو سب میں موجُود ہے۔ مگر کوئی بھی اِس سے واقف نہیں۔ یہ رازِ عشق کِتنا بڑا لا ہے، کِتنا عجیب ہے!

سرمد کہتا ہے کہ خُدا کی ذات رات دِن سینکڑوں رنگ دِکھا رہی ہے مگر اُن کو دیکھنے والی آنکھ سب کو نہیں مِلتی۔ کوئی خاص اور خُوش نصیب آنکھ ہی اِس خُدائی کھیل و تماشا اور اِس کی رمز کو جانتی اور پہچانتی ہے (9) ایک اور رُباعی (222) میں سرمد کہتا ہے کہ جب چشمِ بینا سے اندر جھانکا تو دونوں جہان کی خُوبصورتی جلوہ گر نظر آئی، اور نیک و بد کا علم ہو گیا۔

فارسی زُبان میں من کو دِل کہتے ہیں۔ دِل کی آنکھ سے مُراد من کی آنکھ ہے جو باطن میں دیکھنے کا کام کرتی ہے۔ صُوفیائے کرام نے اُسے 'غیب کی آنکھ' کہا ہے۔ خواجہ حافظ فرماتے ہیں کہ جن کی غیب کی آنکھ، کھُل جاتی ہے وہ اپنے محبُوب کی بارگاہِ حضوری میں خُود کو خوشی خوشی قُربان کر دیتے ہیں۔

فُقرائے کامل و سنتوں نے اِسے 'اندرُونی آنکھ'، 'چشمِ باطن'، 'ایک آنکھ'، 'شونیتر'، 'دُویہ درشٹی'

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

یا' دِویہ چکشُو' بھی کہا ہے۔ حضور تُلسی صاحب (ہاتھرس) نے اِسے 'چشمِ دل' یعنی 'من کی آنکھ' کہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ 'دِل کی آنکھ' کھُلنے سے اِنسان کو تمام کائینات کے نظارے نظر آنے لگتے ہیں۔

چشمِ دِل سے دیکھ یہاں جو جو تماشے ہو رہے
دِلستاں کیا کیا ہیں تیرے دِل ستانے کے لئے (سنتوں کی بانی صہ 176)

سرمد کے مُطابق اگر انسان 'دیدۂ باطن' یا 'اندرونی آنکھ' کھول لے تو اُس پر نہ صرف دُنیا کی اصلیت ہی ظاہر ہو جائے بلکہ اُسے ربّی نُور و جمال بھی نظر آنے لگے۔ یہ جھوٹی زندگی ماسوا ایک بُلبلے کے کچھ بھی نہیں۔ اور یہ چمکتا اور لہراتا سمندر ایک سراب ہے۔ چشمِ باطن سے ہی نظر آتا ہے کہ یہ دُنیا اِک سایہ ہے، اِک عکس بر آئینہ ہے، پانی پر اک لکیر ہے۔

ایں ہستیٔ موہوم حُبابست بہ بیں
ایں بحرِ پُر آشوب سرابست بہ بیں
از دیدۂ باطن بہ نظر، جلوہ گر است
عالم ہمہ آئینہ و آب است بہ بیں (243)

سرمد اِنسان کو خُود آگاہی کی تلقین کرتے ہُوئے کہتا ہے: "اے اِنسان تُو دُنیا کے بوجھ کو پرے پھینک، لاتعلق ہو کر خلوت میں آ۔ اپنی بند چشمِ بینا کو کھول اور اپنے اندر جھانک کر خُود کو پہچان۔ غفلت چھوڑ کر اپنی خُود آگاہی کی تکمیل کے لئے تیار ہو جا۔

با ترکِ تعلّق نفسے یار بشو
زیں بارِ گراں دمے سُبکبار بشو
تا چشم کُنی باز بہم باز نہی
اے بے خبر از خویش خبردار بشو (269)

خلوت

سرمد نے اپنی رُباعیات (56, 65, 197, 240, 268 وغیرہ) میں گوشہ نشینی یعنی تنہائی یا خلوت کی پُرزور تلقین کی ہے۔ وہ خلوت کو سُکونِ حقیقی کا خزانہ کہتا ہے (56) وہ دُنیا سے کنارہ کشی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

کرکے ایک گوشہ میں تنہا بیٹھنے کی نصیحت کرتا ہے۔ (197, 65) کیوں کہ اِس کیفیت سے اِنسان کو سرِبسر خوشی حاصل ہوتی ہے۔

سرمد کہتا ہے: "ایک گوشہ میں بیٹھ کر خُدا کی بندگی میں محو و مست ہوجا۔ ایسی خلوت و تنہائی سے حقیقی سُکون مِلتا ہے اور حق (حقیقت) یا اللہ تعالےٰ کے دِیدار کی عادت ہوجاتی ہے (240) کیونکہ خلوت میں دونوں جہاں کا سُکون پنہاں ہے۔" وہ مزید کہتا ہے کہ میری اِس نصیحت کو مان اور خامُشی اِختیار کر، کیونکہ جو انسان فقُرا و بندگانِ خُدا کی طرح گوشہ نشینی اِختیار کرلیتا ہے اُسکا نام تمام دُنیا میں روشن ہوجاتا ہے۔ (268)

ذِکر اور تصوّر

سرمد نصیحت کرتا ہے کہ گوشہ نشیں ہوکر اپنے محبُوب کے ذِکر (سُمرن) اور تصوّر (دھیان) میں محو ہوجانا چاہیئے۔ اُسکا قول ہے کہ خُدا کا ذِکر و تصوّر کرنے والا اِنسان ہمیشہ خُوش و خُوشحال رہتا ہے اُسکا آغاز و انجام بخیر و خوبی ہوتا ہے۔ اُس کا ماضی و مُستقبل شاندار ہوتا ہے۔ (66) ذکرِ خُدا ہی اِنسان کی عاقبت سنوارنے کا واحد وسیلہ ہے۔

سرمد تاکید کرتا ہے کہ اے عزیز! تُو اپنے باطن میں اُس محبُوبِ حقیقی کا تصوّر جما کر خُود کو دائمی سُرور کے لُطف سے سرشار کرلے۔ اِس سے تیرے تمام رنج و غم مِٹ جائیں گے۔ تُجھے زندگی میں کبھی مات نہیں ہوگی۔ یہ ایک ایسا سُود مند سودا ہے جسے ضرُور بالضرُور کرنا چاہیئے۔

دِل را بہ خیالِ یار خُوشنود بدار
سررِشتۂ ایں دولتِ سرمد بکف آر
گنج است کہ رنجش نہ بوَد آخرِ کار
سودا ست کہ سُودش بوَد افزوں زِ شُمار (148)

سرمد اِشارہ کرتا ہے کہ حیاتِ جاوید پانے کا واحد طریق یہ ہے کہ دِل ہمیشہ محبُوب کے حضُور رہے۔ ایک لمحہ بھی دل اُس کی یاد سے غافل نہ ہو، جو دل اُس کی یاد میں مُستغرق ہوجاتا ہے وہی دائمی حیات پاجاتا ہے۔ (151)

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حیاتِ انسانی بڑی مختصر ہے، اِس کا کوئی بھروسہ نہیں اِس لئے محبوب کی صورت سدا دِل میں بسی رہنی چاہیئے۔ ایک لمحہ بھی اُس کی یاد سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

دِل شاد مشو زِ دہرِ فانی ہرگز
گر شاہی و گر گدا بمانی ہرگز
باید کہ دریں دو روز غافل نہ شوی
یکدم زِخیالِ یارِ جانی ہرگز (165)

جیسے پہیہ سدا اپنے دُھرے کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ ویسے ہی دل بھی ہمیشہ یار کے پیار کے دائرہ میں قید رہنا چاہیئے۔ یار کے تصوّر کا موقع پاکر اُس کے فضل و کرم کا شکریہ ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ اُس کی یاد میں خوش رہنا چاہیئے۔ دُنیا کی ہوا و حرص کے جال سے بچنا اور اس بھاری بوجھ کو دِل کے کندھوں سے اُتار پھینکنا چاہیئے۔

در دائرۂ خیالِ اُو پابندم
صد شکر بیادش ہمہ دم خُرسندم
از دامِ ہوا و حرصِ دُنیا رستم
ایں بارِ گراں زِ دوشِ دِل افگندم (188)

دِل خواہ کتنے ہی آلام و مصائب میں کیوں نہ گھرا ہو، محبوب کا لمحہ بھر کا تصوّر تمام تکلیفوں کے بوجھ کو اُتار کر اُسے ہلکا کر دیتا ہے (216) سرمد کہتا ہے کہ میں دل ہی دل میں محبوب کی یاد میں کھویا رہتا ہوں۔ میری یہی واحد تمنّا ہے کہ پھولوں سے بھی پیارا دلربا صورت میرا محبوب ہمیشہ میرے پاس رہے اور میں سدا اُس کی اُلفت کے جام پیتا رہوں (177) یہ امر بے حد ضروری ہے کہ دل ہمیشہ محبوب کے تصوّر میں محو رہے، کیونکہ اُس کے خیال میں محو ہو کر ہی رُوحانیت کے آسمانوں پر پرواز کی جا سکتی ہے۔

دل را بہ خیالِ اُو ہم آغوش بکُن
خُود را بہ فلک زِ اُوج ہمدوش بکُن
ایں حرف زِ متّقی فراموش مکُن
یادِ دو جہاں زِ دِل فراموش بکُن (248)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سچ بات تو یہ ہے کہ اگر خُدا کسی خوش نصیب اِنسان کو خلوت بخشے اور وہ مے خانۂ خلوت میں یار کے تصوّر میں محو و مست ہو جائے تو اُسے اپنے سامنے ایک شمع روشن نظر آتی ہے۔ (180) اِس بے خُودی کی حالت میں اُس کا دِل محبُوب کے پاک قدموں میں لگ جاتا ہے اور اُس کے اندر خوشیوں کے چمن کِھل اُٹھتے ہیں۔ (67) اُس کی چشمِ باطن کُھل جاتی ہے اور اُسے دریچۂ باطن (باطنی کھڑکی) سے رُوحانی روشنی پھیلاتی، صبحِ صادق کے نظارے نظر آنے لگتے ہیں۔ (189) اُس حالت میں اُس کی رُوح کا بھٹکنا بند ہو جاتا ہے اور اُسے حقِ مُنتہا کے دِیدار ہو جاتے ہیں۔ اُسے وہ رُوحانی عالم مُتوازن مِل جاتا ہے جو یکسر قائم و دائم ہے، جو دُکھ سُکھ، آرام و آلام کے اِمتیاز سے بالا ہے۔

سرمد کہتا ہے: "مَیں نے درویشی کی اِس گوشہ نشینی میں تمام عالم کی سیر کی ہے اور اپنے لئے سکُون مُہیّا کیا ہے، وہ سکُون جسے نیکی و بدی اپنی جگہ سے ڈگمگا نہیں سکتی۔ مَیں نے اِس طور آئینۂ دل سے یہی نظارہ کیا ہے۔

در گوشۂ فکر سیرِ دُنیا کردم
از بہرِ خُود آرام مہیّا کردم
ہر نیک و بدی کہ بیند از جا نرود
ایں وضع ز آئینہ تماشا کردم (226)

اِن تمام تذکروں سے پتہ چلتا ہے کہ سرمد نے رمزیہ زبان میں نہ صرف ذِکر و تصوّر کے رُوحانی عمل کی طرف اِشارہ کیا ہے بلکہ یکسُوئی، مُراقبہ (سمادھی) کی حالت میں حاصل ہونے والے لطیف رُوحانی تجربات کے اِشارے بھی دیئے ہیں۔ اِن سے صاف ظاہر ہے کہ سرمد کے اُصول صرف لفظی نہ تھے بلکہ وہ ایک عامل باعمل، خُدا رسیدہ درویش کے ذاتی رُوحانی تجربات کی مضبُوط بُنیاد پر مبنی تھے۔

مُتفرق

سرمد کی رُباعیات اِن اہم اُمور کے علاوہ دیگر کئی مضامین پر بھی بھرپُور روشنی ڈالتی ہیں۔ سرمد نے اپنے کلام میں موت کی پُر یقینی، حیاتِ جاوِداں کی ضرورت، محبُوبِ حقیقی کے جمال و رضا

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور مہر و کرم پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ وہ اِنسان کی غفلت، نفس پرستی، بدی اور بد اعمال کے انجامِ بد کا ذکر کرتا ہے۔ وہ دُنیا کی شان و شوکت اور کامرانیوں کی اصلیت بیان کرتا ہے۔ دُنیا کے لوگوں کے غرور کی عکاسی کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ صُوفیوں، سنتوں اور درویشوں کی عاجزی، انکساری اور حلیمی پر بھی رَوشنی ڈالتا ہے۔

سرمد نے زندگی کے وسیع سمندر کو رُباعی کے چھوٹے سے کُوزہ میں بند کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ وہ جس مضمون پر بھی اپنے تجربہ کی روشنی کی کرن ڈالتا ہے اُسے پُوری طاقت، شدّت اور خُوبصورتی سے رُوبرُو لا کھڑا کرتا ہے وہ نہ صرف زندگی کے تلخ حقائق کو ہی بیان کرتا ہے بلکہ اِنسان کو اُن تلخ حقائق سے باہر نکلنے کا راستہ بھی دِکھاتا ہے۔ وہ نہ صرف اِنسان کی کمزوریوں اور خامیوں کو ہی سامنے لاتا ہے بلکہ اُس کے اندر پوشیدہ لاتعداد امکانات و صلاحیتوں کو بھی اُجاگر کرتا ہے۔ وہ اگر ایک طرف اِنسان کو لعنت و ملامت کرتا ہے تو دُوسری طرف اُس لعنت کی بُنیاد و باعث سے رہائی کے لئے تحریک بھی دیتا ہے۔ وہ مرض کی تشخیص بھی کرتا ہے اور اُس کے علاج کیلئے کارگر دوا بھی تجویز کرتا ہے۔ اِس طرح اُس کا کلام اصلیت کی سیاہی اور اُصولوں کے نُور کا ایسا بہترین اِمتزاج و مجموعہ بن جاتا ہے جو انسان کے اِحساس کو جھنجوڑتا اور رُوح کو متحرک کرتا ہے۔ اُسکی المست، لاغرض، بے پرواہ، بے نیاز اور عشق سے شرابور حیات کی طرح اُس کا کلام بھی اِنسان کو بے خُودی، مستی اور مہر و محبت کی بیش بہا دولت سے مالا مال کرنے والا ہے۔ اُسکا کلام اُسکی زندگی کی ترجمانی کرتا ہے۔ اور اُسکی زندگی، اِنسان کے سامنے اُن آسمانوں کے خواب لاتی ہے جن پر پرواز اِنسان کا نہ صرف مُوروثی مُقدّر و مقسُوم ہے بلکہ مُسلّمہ حق بھی ہے۔

درویش سرمد

سرمد فارسی زبان میں اپنے محبُوب کے گیت گانے والا وہ نغمہ گو تھا جو دُنیا کی چاہ و رغبت کی آلائشوں کے جال کے ایک بھی تار کو بغیر چھُوئے سر برہنہ ننگے پاؤں گلی گلی کُوچہ کُوچہ پھرتا رہا۔ وہ صدا دیتا رہا کہ وہ عیب و گناہ آلود ایک لاچار، غریب و مسکین انسان ہے جو اُس محبُوب کی رضا میں گھوم رہا ہے۔ مگر ایسا غریب، مسکین اور عاجز جسے بڑے سے سُلطان یا شہنشاہ کی بھی پرواہ نہ ہو، جو کسی سے ایک تِل یا تنکے کا طالب نہ ہو۔ وہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Advocate Showkat

اپنی بے نیازی اور محبوب کی مہر و محبت کے گیت گاتا رہا۔ وہ دُنیا کو اُس کی بے ثباتی فنائیت سے خبردار و ہُشیار کرتا رہا۔ اُسے نہ کسی سے کچھ لینا تھا اور نہ کسی سے کچھ تمنا ہی تھی۔ وہ زر و مال کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتا۔ اُسے کوئی ذاتی غرض، خواہش، یا طلب نہ تھی۔ وہ اپنے محبوب کے عشق میں دیوانہ ہو چکا تھا۔ اُس کی زندگی اپنے محبوب سے وابستہ تھی۔ اُس نے محبوب کی محبت کے سوا اور کوئی کام نہ کیا اور ماسوا اُس کے جلوہ و دیدار، و فضل و کرم کے اُس سے کسی اور چیز کا تمنائی نہ ہُوا۔ وہ محبوبِ حقیقی کے لئے زندہ رہا، اُسی کی راہ پر چلتا رہا۔ اور آخر ہنستے ہنستے اُسی کے نام پر جامِ شہادت پی گیا۔

سرمد کی زندگی ہنس (Swan) کی مانند تھی۔ جو صرف شبد (کلمۂ الٰہی) کے موتی چگتا ہے 'نامِ حق' کا آبِ حیات پیتا ہے اور کبھی بھی دُنیاوی بدلیوں کی غلاظت کے لئے چونچ نہیں کھولتا اُس کی موت راج ہنسنی (Swan) کی طرح تھی۔ جب راج ہنسنی کو 'سنسار ساگر' (دُنیائے فانی) سے پرواز کرنا ہوتا ہے تو وہ 'مانسرور' (حوضِ کوثر) پہ آ کے تیرنے لگتی ہے۔ اور تیرتے ہُوئے اپنا آخری نغمہ پُرسکون و پُرموسیقی ماحول میں بڑی میٹھی لَے میں شروع کرتی ہے۔ اور تیرتی رہتی ہے۔ اُس کا گیت پُر درد ہوتا جاتا ہے اور وہ پُر درد نغمہ پُر کیف گہرائیوں میں اُترتا چلا جاتا ہے۔ 'راج ہنسنی' گاتی اور تیرتی چلی جاتی ہے۔ اور آخر گاتے گاتے خاموشی کے سمندر میں ڈُوب جاتی ہے سرمد بھی اُسی طرح اپنے محبوب کے ہجر و وصال کے نغمے گاتا رہا اور گاتے گاتے ہی تلوار کی تیز چمک کی مانند پلک جھپک کر حیاتِ دائمی میں بیدار ہو اُٹھا۔

گورو نانک صاحب فرماتے ہیں کہ خُدا کے سچے عاشق ہر زمانہ میں آتے رہتے ہیں۔ اُن کے دل میں کسی کے لئے حسد یا دشمنی نہیں ہوتی۔ وہ یک نظر و عداوت و عناد سے پاک ہوتے ہیں۔ وہ محبت کا خزانہ ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ عشقِ مولا کے گیت گاتے ہیں۔ اور اپنی صحبت میں آنے والوں کو بھی اللہ تعالےٰ یا کلمۂ الٰہی بصورت حق سے منسلک کر کے بحرِ ظلمات سے پار کر دیتے ہیں۔

جُگ جُگ سنت بھلے پربھ تیرے
ہر گُن گاوہے رسن رسیرے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُستت کرہِ پر ہر دُکھ دالا
جِن ناہی چِنت پرائی ہے
اُئی جاگت رہے نہ سوتے دِسہے
سنگت کُل تارے ساچ پر سہے
کلمل میل ناہی تے نرمل
اُوئی رہِ بھگت لِو لائی ہے (آدگرنتھ، صہ 1025)

سرمد سچّا صُوفی اِنسان تھا۔ وہ عامل بہ عمل تھا، خُدا کی بارگاہ کا درویش تھا۔ وہ مے عشقِ اِلٰہی کا متوالا، محبُوب پر مر مِٹنے والا عاشقِ صادق تھا۔ وہ راہِ حق کا راہ نُما تھا، مسلکِ عشق کا ہادی تھا، حدیثِ عشق کا داستاں گو تھا، رمُوزِ عشق کا راز داں تھا، اُسکا کلام رُوحانی رمُوز کا آئینہ دار تھا۔ اُس نے اپنی رُباعیات کے کُوزہ میں معرفت کے بیکراں سمندر کو نہایت خُوبصُورتی سے سمویا ہے۔ وہ دُنیائے تعصب سے بے نیاز، اپنے کلام میں رازہائے حقیقت کا بڑی دلیری سے اِنکشاف کرتا رہا۔ حق پرستی اُسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی۔ وہ راہِ حق میں جاں بحق ہونے والا مردِ حق اور شہیدوں کا سرتاج تھا۔

سرمد ایک سچّا صُوفی درویش اور عابدِ حق تھا۔ کہاوت ہے کہ کوئل اپنے انڈے مادہ کوّا کے گھونسلے میں دیتی ہے کیونکہ اُسے علم ہوتا ہے کہ کوّا اُس کے گھونسلے میں آکر اُس کے انڈے کھا جائیگا اِس لئے وہ پہلے ہی مادہ کوّا کے گھونسلے میں جاکر اپنے انڈے دے آتی ہے۔ جب انڈوں سے بچے نکلنے والے ہوتے ہیں تو وہ کوّے کے گھونسلے کے گِرد آسمان میں چکّر لگاتی ہُوئی اپنے میٹھے سُر میں گانے لگتی ہے۔ اُسکی آواز سُن کر اُس کے بچّے مادہ کوّا کے گھونسلے سے اُڑ کر کوئل کے پیچھے پیچھے اُڑنے لگتے ہیں۔

رُوح ربّ کا جزو ہے لیکن اِس کا جنم مایا بصُورت مادہ کوّا کے گھونسلے یعنی دُنیا میں ہُوا ہے۔ فُقرا و سنت کوئل کی صُورت ہوتے ہیں، وہ مقامِ حق سے آکر رُوح کو اللہ تعالےٰ کے کلمۂ اِلٰہی، شبدیا نام کی ندائے شیریں سُنا کر، اِسے اپنی طرف راغب کر کے مقامِ لامُنتہا، دُھر دھام لے جاتے ہیں۔ جن خُوش قسمت رُوحوں نے سرمد، بصُورت کوئل کے نغمۂ اِلٰہی کو سُنا وہ پہلے کوئل (مرشد) سے اور پھر مُرشد کی وساطت سے اپنے مقامِ ازلی پر جا پہنچے۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

رُباعیات

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

دُنیا کی فنائیت

12

از صحبتِ ہمدمان بہ باغ و صحرا
ذوقِ سخنی بود و ہوائی مینا
آخر سخنی ماند و عزیزان رفتند
مینائی فلک فگند اُو را از پا

ترجمہ

اِحباب سے تھی رونقِ باغ و صحرا
تھا ذوقِ سخن اور ہوائے مینا
اِحباب تو اُٹھ گئے رہی یاد ہی یاد
اِس بزم کو آسماں نے تاراج کیا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

13

باز آ باز آ ز فکرِ باطل باز آ
از وہم و خیالِ خام اے دل باز آ
خوشنود مشو ز فکرِ دُنیا ہرگز
نے وصل بماند و نہ واصل باز آ

ترجمہ

دُنیا کے یہ اِفکار ہیں باطل بے سُود
تیرا یہ خیالِ خام اے دل بے سُود
دُنیا کے خیالات میں خوشنود نہ ہو
بے کار ہے وصل اور واصل بے سُود

32

اندیشۂ مال و جاہِ دُنیا غلط است
ایں وہم و خیال و فکرِ بیجا غلط است
در خانۂ تن وطن نہ باشد ہرگز
از بہرِ دو روز ایں تمنّا غلط است

ترجمہ

اندیشۂ مال و فکرِ دُنیا ہے غلط
یہ شوق غلط یہ فکرِ بے جا ہے غلط
یہ رُوح بدن میں نہ رہے گی دائم
دو روز کی خاطر یہ تمنّا ہے غلط

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adoycate Showkat

57

ایں جسم بصد قسم فنا بُنیاد است
ایں شعلۂ خس در نفسی برباد است
از دامِ اجل ترا رہائی نہ بود
صیدی و سروکار تو با صیّاد است

ترجمہ

بُنیاد نہیں جس کی وہ بنیاد ہے تُو
اِک شعلۂ خس فانی و برباد ہے تُو
کب دامِ اجل سے ہو رہائی تجھ کو
اے صیدِ زبوں بستۂ صیّاد ہے تُو

59

دُنیا طلبان را نہ براحت کار است
تا آخرِ دم فکرِ زر و دینار است
ایں طائفہ را خیال مُردن نبود
پیوستہ غمِ سیم و زرِ بسیار است

ترجمہ

وارفتۂ دُنیا کو تو آرام نہیں
جُز فکرِ زر و مال کوئی کام نہیں
مرنے کا خیال اُس کو آئے کیوں کر
دم بھر بھی تو وہ فارغِ آلام نہیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

73

ایں شہر و دیار و کوہ و صحرا ہمہ ہیچ
دیدیم تمام زشت و زیبا ہمہ ہیچ
خود را بخدا گذار و بگذر ز ہمہ
ایں خواہش و فکرِ دین و دُنیا ہمہ ہیچ

ترجمہ

یہ شہر و دیار و کوہ صحرا سب ہیچ
دُنیا اور اس کے زشت و زیبا سب ہیچ
سب چھوڑ کے بس ایک خُدا کا ہو جا
یہ حرص یہ فکرِ دین و دُنیا سب ہیچ

83

دُنیا ہمگی اگر بکام تو بود
دین سکۂ مہر و مہ بنام تو بود
آخر ز جہان پئے بقا باید رفت
گر قیصر و فغفور غلام تو بود

ترجمہ

دُنیا سے جو حاصل ہوں تجھے سب انعام
ہو سکۂ مہر و مہ پہ بھی تیرا نام
اِک دن تو یہاں سے کوچ کرنا ہوگا
ہوں قیصر و کسریٰ بھی اگر تیرے غُلام

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

91

بنگر کہ عزیزان ہمہ در خاک شُدند
در صید گہِ فنا بفتراک شُدند
آخر ہمہ را خاک نشین باید شُد
گیرم کہ برفعت ہمہ افلاک شُدند

ترجمہ

جتنے بھی تھے دوست سب تہِ خاک آئے
صیّاد فنا سے نہ وہ بچنے پائے
ہونا ہے بہرحال اُسے خاک نشیں
جو اوج کی حرص میں فلک تک جائے

263

گہِ متقیم کند گہی پیرِ مغاں
احوالِ جہاں گاہ نہ دیدم یکساں
چوں نخل گہی سبز و گہی عریانم
بی موسمِ گُل بہار ہنگامِ خزاں

ترجمہ

زاہد ہے کبھی بشر کبھی پیرِ مغاں
حالاتِ جہاں نہ دیکھے یکساں
بے برگ کبھی اور کبھی ہوں سرسبز
بے موسمِ گُل بہار بے وقت خزاں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

296

ای جانِ گرامی تو چرا نادانی
باید کہ بدانی چہ قدر می مانی
بر ہستیٔ موہوم عبث مغروری
پیوستہ نمانی دو سہ دم مہمانی

ترجمہ

اے دوست بھلا کس لئے نادان ہے تُو
فانی ہے مگر اس پہ بھی انجان ہے تُو
ہے ہستیٔ موہوم پہ یہ ناز عبث
دو تین ہی دن کے لئے مہمان ہے تُو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

تنبیہ

72

چیزی کہ گذشت و رفت یادش ستم است
سودا است کہ سرمایۂ او رنج و غم است
این عمر گرامی بعبث صرف مکن
بیش از نفسی مگیر بسیار کم است

ترجمہ

جو بیت گئی اس کا عبث ماتم ہے
اس سودے کا سرمایہ ہی رنج و غم ہے
اس عمر گرامی کو نہ کر تو برباد
بس ایک نفس ہے یہ بہت ہی کم ہے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

88

در دہر عدُو مثالِ غفلت نہ بود
خواری بہ تُراز خواہشِ رِفعت نہ بود
ہُشیار دمِ پیری شو کاخر وقت
حاصل دگرت بجُز ندامت نہ بود

ترجمہ

دُشمن ترا کوئی نہیں غفلت کے سِوا
یہ خواہشِ رفعت نہیں ذلّت کے سِوا
ہُشیار ہو پیری میں کہ اس منزل پر
ملتا نہیں کچھ شرم و ندامت کے سِوا

97

دُنیا مطلب دُشمنِ جان باید شُد
دل خستۂ این بارِ گران باید شُد
اندیشۂ سنجیدن این درکار است
میزانِ تامّل بہ جہان باید شُد

ترجمہ

دُنیا کی طلب چھوڑ یہ ہے دُشمنِ جاں
دَب جائے گا دل اُٹھا کے یہ بارِ گراں
اِس بات کو تولنا ہے لازم تجھ کو
تو ہاتھ میں لے ہوش و خِرد کی میزان

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

102

دُنیا بکسی رُوئے فراغت نہ نمُود
سود است چُنیں خیالِ بیہودہ چہ سُود
امروز چُنیں ہست سوئ دامنِ تو
تابود چُنیں بود چُنیں خواہد بُود

ترجمہ

آرام نہیں دہر کے آب و گِل میں
کیوں نفع کا رکھتا ہے تو سودا دل میں
جو حال میں ہے تھی وہی ماضی میں خلش
کچھ اور سوا ہوگی یہ مُستقبل میں

105

این بے خِردان کہ از خُدا بے خبر اند
از بہرِ زر و سیم بہم کینہ ور اند
بر دوستیٔ اہلِ جہان تکیہ مکُن
از بہرِ دو روز دُشمنِ یک دِگر اند

ترجمہ

دولت کے لئے کرتے ہیں جو کینہ وری
اللہ سے غافل ہیں خِرد سے ہیں بَری
تُو دوستیٔ اہلِ زمانہ پہ نہ جا
بہتر ہے کہ چھوڑ دے یہ آشُفتہ سری

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

108

طولِ امل عُمر بآخر نہ رسید
دیوانہ دلم عاقبتِ کار نہ دید
شبہا بخیالِ خوابِ غفلت بگذشت
اکنون چہ کنم کہ صُبحِ صادق بدمید

ترجمہ

ہوتا ہی نہیں ختم کہیں طولِ اَمَل
سوچا نہ کبھی دل نے کہ کیا ہوگا کل
اب بھی کچھ سوچ صُبح پیری آئی
راتوں میں تو جاری رہا غفلت کا عمل

120

آن روز کہ جا زیرِ زمین خواہد بود
از لطفِ تو یارب بہ ازیں خواہد بود
بر روئے زمین ہست حلاوت مُشکل
در زیرِ زمینِ اگر چُنین خواہد بود

ترجمہ

اِک روز ہمیں زیرِ زمیں سونا ہے
ہے لُطفِ خُدا جس میں یہی کونا ہے
بڑھ جائے کی زندوں کی مُصیبت کچھ اور
مرنے پہ یہی حال اگر ہونا ہے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

130

این مردمِ دُنیا ز خُدا بے خبر اند
ہر شام و سحر در طلب سیم و زر اند
از پہلوئی ہمدگر جگر ریش تر اند
ہر چند کہ چوں بادِ صبا در گزر اند

ترجمہ

ہیں اہلِ جہاں بے خبرِ رازِ خُدا
ہے شام و سحر غم اِنہیں سیم وزر کا
رُکتے ہی نہیں اِن کے لڑائی جھگڑے
ہر چند گزر جائیں گے سب مثلِ صبا

140

در بحرِ وجُود از حُبابی کم تر
موجی کہ درین بحر فتد ہست خطر
آئینہ بہ کف دیگر و یکدم بہ نگر
عکسی تو درین آب بمانی چہ قدر

ترجمہ

اے بحرِ وجُود کے حُبابِ کم تر
تیرے لئے ہر موج میں ہے خوف وخطر
آئینے میں خود دیکھ ذرا عکس اپنا
پائے گا نہ کچھ قرار اِس میں دم بھر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

141

از وہم وخیال و فکرِ دُنیا بگذر
چون بادِ صبا ز باغ وصحرا بگذر
دیوانہ مشو برنگ و بُوئے گل و مُل
ہُشیار بشو ازین ہوا ہا بگذر

ترجمہ

تُو وہم وخیال و فکرِ دُنیا سے گزر
مانندِ صبا گلشن و صحرا سے گزر
بُوئے گُل و مُل کا تُو نہ ہو دیوانہ
ہُشیار ہو اِس جوشِ تمنّا سے گزر

156

چیزی کہ درد عیب بود نیست ہُنر
آمیزشِ خلق است بگیرش کمتر
بسیاریٔ اِختلاطِ مردم رنج است
گفتم بتو ہر چند کہ کمتر بہتر

ترجمہ

سو بات کی اک بات رہے پیشِ نظر
رکھ اہلِ زمانہ سے تعلّق کمتر
ابنائے زمانہ سے بہت میل نہ رکھ
جِتنا بھی یہ ربط کم ہو اُتنا بہتر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

160

چون نقشِ نگیں در پئے نامی تو ہنوز
جان می کنی و در پئے کامی تو ہنوز
از خرمنِ عمر خوشۂ توشہ بگیر
ہنگام در و رسید و خامی تو ہنوز

ترجمہ

تو مثلِ نگیں ہے بندۂ نام ابھی
مرتا ہے مگر پھر بھی ہے ناکام ابھی
لے عمر کے خرمن سے عمل کا توشہ
پکنے کے ہیں دن تو ہے مگر خام ابھی

161

از بوالہوسان کام نیابی ہرگز
این طائفہ آرام نیابی ہرگز
صد سال اگر جان بکنی، ہمچو نگین
بدنام شوی نام نیابی ہرگز

ترجمہ

یہ اہلِ ہوس ہونے نہ دیں گے خوش کام
اِن سے نہ ملے گا تجھ کو ہرگز آرام
سو سال اگر مثلِ نگیں گھستا رہے
اے نام کے طالب تو رہے گا بدنام

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

164

ای دل ز ہوا و ہوس از بہر دو روز
خود را و مرا ز آتشِ جاں سوز مسوز
ہنگامِ جوانی شُد و پیری آمد
این آتشِ افسُردہ بدامن افروز

ترجمہ

ہاں اے دلِ شوریدہ ہوس سے باز آ
اس آگ میں جل جل کے تُو مجھ کو نہ جلا
گزُرا ہے شباب اور پیری آئی
خاموش ہے جو آگ نہ اِس کو بھڑکا

165

دل شاد مشو ز دہرِ فانی ہرگز
گر شاہی و گر گدا نمانی ہرگز
باید کہ دریں دو روز غافل نشوی
یک دم ز خیالِ یارِ جانی ہرگز

ترجمہ

رکھتے گا نہ خوش جہانِ فانی ہرگز
یہ عُمر نہیں ہے جاودانی ہرگز
لازم ہے یہی بات کہ تیرے دِل سے
نکلے نہ خیالِ یارِ جانی ہرگز

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

171

صہبائی خیالِ یار پیوستہ بنوش
از بہرِ دو روز دین بدُنیا مفروش
ایں آتشِ خواہش کہ تو افروختۂ
طوفان بشود اگر نہ گردد خاموش

ترجمہ

ہو مستِ خیالِ یار، ہو جامے نوش
دُنیا کی ہوس میں ہو نہ ایمان فروش
یہ آتشِ خواہش جو ہوئی ہے روشن
بن جائے گی طُوفاں جو نہ ہوگی خاموش

179

ایں مالِ جہاں تمام رنجست و وبال
اندیشہ بکن بہ بین کہ وہم است خیال
کارِ یکہ از اوّل بودش رنج و ملال
مالست ز محنتش و بال است مآل

ترجمہ

یہ دولتِ دُنیا تو سراسر ہے وبال
تو غور کرے اِس پہ تو ہے وہم و خیال
آغاز ہی جس کام کا ہو رنج و ملال
دولت ہی سہی، نیک نہیں اِس کا مآل

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

227

پابند مشو بہ رنجِ دُنیا گفتم
دل شاد مکن بکوہ وصحرا گفتم
عالم ہمہ پابندِ سراب است بہ بیں
اے جوشِ حباب و موجِ دریا گفتم

ترجمہ

یہ فکر یہ غم یہ رنجِ دُنیا سب جھوٹ
مستانہ یہ سیرِ کوہ وہ صحرا سب جھوٹ
دنیا کو سمجھ خوب کہ ہے ایک سراب
یہ جوشِ حباب و موجِ دریا سب جھوٹ

239

صد رنگ بود ہمیشہ احوال جہاں
گہ سیرِ بہارش کُن و گہ سیرِ خزاں
از پستی و بُلند او دل آزُردہ مشو
ہموارہ بکُن درد بخود ہم دَرمان

ترجمہ

سو رنگ کی تصویر ہے نیرنگِ جہاں
دیکھ اِس کی بہار اور کبھی اِسکی خزاں
پستی و بُلندی سے دل آزُردہ نہ ہو
تو آپ ہی بن دردِ دروں کا درماں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

240

خواہی کہ شوی شاد و نگردی غمگیں
از خلق کنارہ گیر و تنہا بہ نشیں
آسودگیٔ ہر دو جہان است ہمیں
یک حرف زمن بشنو و راحت بگزیں

ترجمہ

ہے تجھ کو اگر شادی و آرام کی دُھن
رہ خلق سے دُور اور گُلِ راحت چُن
آسودگیٔ ہر دو جہاں ہے اس میں
یہ کام کی بات ہے اِسے غور سے سُن

252

ای فکر کزیں خدمتِ شاہان بگزیں
پیوستہ کسی نماند بر رُوئے زمین
پیشانیٔ شاہان ہمہ پُرچیں دیدم
دُنیا نبود بقدر یک چینِ جبین

ترجمہ

رکھتا ہے جو تُو خدمتِ شاہاں پہ یقیں
انجام کچھ اُن کا تجھے معلوم نہیں
پیشانیٔ شاہاں پہ تو بل ہی دیکھے
دُنیا کچھ ہے تو ہے فقط چینِ جبیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

307

گہ شہر و دیار گہ بہ صحرا رفتی
در راہِ ہوس بصد تمنّا رفتی
این قافلہ نزدیک سرِ منزل شُد
اتمام سفر گشت کجا ہا رفتی

ترجمہ

تو شہر و دیار و صحرا میں گیا
راہِ ہوس و حرص کا راہی بھی ہوا
یہ قافلہ اب پہنچا ہے منزل کے قریب
باقی نہ رہی عُمر کرے گا اب کیا

310

افسوس کہ از کردۂ خُود بے باکی
در دشتِ ہوس جیب و گریباں چاکی
این یک دو نفس ہستیٔ خود نیست شمار
پندار کہ بر خاک نئی در خاکی

ترجمہ

تو اِتنا گُنہ گار پھر اِتنا بے باک
ہے دشتِ ہوس میں ترا دامن صد چاک
دو چار نفس ہی کی ہے ہستی تیری
تو خاک پر آباد نہیں خُود بھی ہے خاک

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

317

بیہُودہ در اندیشۂ سیمی و زری
حاصل زجہان بجز ندامت نہ بری
بیش از نفسِی ہستیٔ موہومِ تو نیست
مانندِ حُباب رفتہ و در گذری

ترجمہ

بے ہُودہ ہے اندیشۂ زر اے غافل
ہونا ہی پڑے گا تجھے ہستی پہ خجل
مانند حُباب آکے چلا جائے گا
بس ہستیٔ موہوم کا ہے یہ حاصل

323

افسوس کہ غافل تو ز ہستی ہستی
پیوستہ زصہبائے رعونت مستی
ہرچند شوی بُلند چون شُعلہ خسی
از شامتِ سرکشی در آخر پستی

ترجمہ

تُجھ کو یہ نہیں خبر کہ ہے کیا ہستی
صہبائے رعونت کی ہے دائم مستی
کُچھ بھی نہیں کِتنا بھی ہو اُونچا شُعلہ
انجام ہے سرکشی کا آخر پستی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

332

ہر روز بدریائی ہوس گردابی
از ظلمتِ غفلت ہمہ شب درخوابی
ایامِ جوانی شُد و پیری آمد
وقت است اگر فیض چمن دریابی

ترجمہ

کھاتا ہے تُو دریائے ہوس میں چکّر
طاری تجھ پر ہے خوابِ غفلت شب بھر
ایامِ جوانی گئے پیری آئی
ہے وقت ابھی فیضِ خُدا حاصل کر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

نفس یا مَن

53

ایں نفسِ ستمگار بہ بین شیطان اَست
پیوستہ عیان بود مگو پنہان است
ابلیس خودی چرا بہ ابلیس بَدی
در پیشِ خیالاتِ تو اُو حیران اَست

ترجمہ

یہ نفس ستمگار ہے سچ مُچ شیطاں
یہ بات تو ظاہر ہے، نہیں ہے پنہاں
ابلیس ہے خود تو ہی بُرا اُس کو نہ کہہ
وہ تیرے خیالات سے خود ہے حیراں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

63

چندان دلِ نادان بہ غمِ سیم و زر است
کو وقتِ نماز ہم بفکرِ دِگر است
در وہم و خیالِ این و آن بیشتر است
از فکرِ مآلِ کارِ خود بی خبر است

ترجمہ

اِتنا دلِ نافہم ہے دیوانہ زر
ہے وقتِ نماز بھی اِسے فکرِ دِگر
سودا اِسے ہر وقت این و آن کا
اپنے انجام کی نہیں کچھ بھی خبر

78

راضی دلِ دیوانہ بہ تقدیر نہ شُد
فارغ زخیال و فکرِ تدبیر نہ شُد
ایّامِ شباب رفت و باقیست ہوس
ما پیر شُدیم و آرزو پیر نہ شُد

ترجمہ

دیوانہ ہے دِل ، شاکرِ تقدیر نہیں
کس وقت وہ محوِ فکر و تدبیر نہیں
ایّامِ شباب گذرے باقی ہے ہوس
ہم پیر ہوئے حرص مگر پیر نہیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

185

با نفسِ ستم گار بہ جنگم ہر دم
در بحرِ وجُودِ خود نہنگم ہر دم
رُو باہ بود حرص و ہوا در نظرم
در بیشۂ اندیشہ پلنگم ہر دم

ترجمہ

دن رات رہی نفسِ ستم گار سے جنگ
ہُوں اپنی ہی ہستی کے سمندر میں نہنگ
ہیں حرص و ہوا میری نظر میں رُوباہ
ہیں دشتِ خیالات میں ہوں ایک پلنگ

194

سُلطانِ خودم منّتِ سُلطاں نہ کشم
از بہرِ دو نان منّتِ دُوناں نہ کشم
نفسِ من سگ است ومن سگ بانم
از بہر سگی منّتِ سگباں نہ کشم

ترجمہ

سُلطان ہوں خُود منّتِ سُلطاں کیسی
ٹکڑوں کے لئے منّتِ دُوناں کیسی
سگ ہے یہ مرا نفس تو سگ بان ہوں میں
اِک سگ کے لئے منّتِ سگباں کیسی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

278

خواہی کہ بخود دوست شوی دشمن شو
از آفتِ خواہش بجہان ایمن شو
این نفسِ ستمگار دل آزارِ ترا
خاریست کن از باغِ دل و گلشن شو

ترجمہ

تو خود کو عزیز ہے تو خود دشمن ہو
رکھ دل میں نہ خواہش کوئی اور ایمن ہو
یہ نفسِ ستم گر ہے دل آزار بہت
کانٹے کو نکال اور خود گلشن ہو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خُودی

20

آسودہ دمی ز خُود پسندی مطلب
زین ہمّتِ پستِ خُود بُلندی مطلب
سودائی جہان سُود ندارد چندان
نقصان بہ پذیر سُود مندی مطلب

ترجمہ

ہے باعثِ رنج خُود پسندی کی طلب
بے حوصلگی اور بُلندی کی طلب
نُقصان ہی نُقصان ہے اِس سودے میں
بے سُود ہے اِس میں سُود مندی کی طلب

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

162

فارغ نہ شُدی زخُود پسندی ہرگز
آگہ نہ شُدی زسُود مندی ہرگز
خواہی درجہان یک طرف راغب شو
غیراز طرفی طرف نہ بندی ہرگز

ترجمہ

کی ترک نہ تُونے خُود پسندی ہرگز
دیکھا نہ جمالِ سُود مندی ہرگز
رفعت کا ہے خواہاں تو فقط ایک کا ہو
جُز اس کے نہ پائے گا بُلندی ہرگز

174

خواہی نہ رسد پائی تُو ہرگز برسنگ
بگذر زخُودی مکُن درین راہ درنگ
پیوستہ جُدائی بکُن از خواہشِ دل
یانفسِ ستمگارۂ خُود باش بجنگ

ترجمہ

خواہش ہے اگر کہ زیست تجُھ پر نہ ہو تنگ
کر ترکِ خُودی اور نہ کر اس میں درنگ
بیگانہ ہی رہ خواہشِ دل سے ہر دم
ہو نفسِ ستمگار سے آمادۂ جنگ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

صُحبتِ بَد

266

خواہی نکشی رنج و نجوئی درماں
دُوری بگزین زہمنشینانِ جہاں
چُون عقرب و مار کُن تصوّر ہمہ را
از صحبتِ ہم دمان امان خواہ امان

ترجمہ

خواہش ہے اگر رنج نہ ہو تُجھ کو یہاں
ہرگز نہ ہو دل دادۂ اربابِ جہاں
کھا جائیں گے کاٹ کر یہ ہیں عقرب و مار
اِن نیش زنوں سے ہر گھڑی مانگ اَماں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

301

از مردمِ روزگار غافل نظری
وز گرمیِ این طائفہ خوشدل نہ شوی
پرواز بکُن ہمیشہ از صحبتِ شان
تا در قفسِ فریب بسمل نہ شوی

ترجمہ

دُنیا سے ہے لازم تجھے غافل ہونا
اچھا نہیں اِس بزم میں خوشدل ہونا
تُو چھوڑ بھی دے بُروں کی صحبت ورنہ
اِس پنجرے میں ہو گا تجھے بسمل ہونا

309

از مردمِ دُنیا بود اندیشہ بسی
ایں گرگ و پلنگ اند دریں بیشہ بسی
مینائی دل از سنگدلان در خطر است
اندیشہ بود ہمیشہ زین شیشہ بسی

ترجمہ

دُنیا والوں سے زندگی سب کی ہے تنگ
اِس دشت میں رہتے ہیں بہت گرگ و پلنگ
اِن سنگ دلوں سے دل نہیں بچ سکتا
اِس شیشے کو ہر وقت ہے اندیشۂ سنگ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

بَدَ اعمال

37

آن را کہ ہوس بیش بود ناکام است
مُرغی کہ پیئے دانہ رَود در دام است
این مال پُر از ملال بسیار و بال
ہر چند کم او بیش درو آلام است

ترجمہ

جو شخص ہوس پیشہ ہے وہ ہے ناکام
دانے کی ہوس ہی سے ہے طائر تہِ دام
ہے مال تو در اصل ملال اور و بال
کم ہو کہ زیادہ ہے سراسر آلام

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

38

ہر کس کہ گرفتارِ ہوا و ہوس است
گر سلطنتش دہی نگوید کہ بس است
سررشتۂ زندگی بسی کوتاہ است
از طولِ اَمل حذر کہ دام و قفس است

ترجمہ

جس شخص کا شیوہ ہے فقط حرص و ہوس
شاہی بھی ملے اُس کو۔ کہے گا نہ وہ بس
سررشتہ حیات کا بہت ہے کوتاہ
یہ طول امل کیا ہے بجز دام و قفس

40

آن را کہ ہوس بیش بود آزار است
از شربتِ دینار دلش بیمار است
از گرسنہ چشمی بجہان سیری نیست
ایں طائفہ دیدم ہمہ جا بسیار است

ترجمہ

جن لوگوں کے سینے ہیں ہوس سے معمور
ہے خواہشِ دُنیا سے دل اُن کا رنجور
دیکھا نہ حریصوں کو کسی وقت بھی سیر
اِس قسم کے لوگوں سے ہے دُنیا بھرپور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

204

من تُخمِ ہوس کاشتہ ام غمگینم
صد رنگ گُلِ داغ ازو می چینم
طُوفان بشود اگر نہ گیرد خاموش
این آتشِ خواہش کہ بخود می بینم

ترجمہ

میں تُخمِ ہوس بو کے ہُوا ہُوں نالاں
داغوں سے بھرا ہُوا ہے دل کا داماں
شُعلوں کو بُجھانا ہے نہایت لازم
یہ آتشِ حرص ہے بنے گی طُوفاں

272

بگذر ز خُودی ز فتنہ ہا ایمن شو
تا چند شوی خار گہی گلشن شو
با نفسِ ستمگار خصُومت برکُن
گُفتم بتو ای دوست بخُود دُشمن شو

ترجمہ

ہاں چھوڑ خُودی کو شر سے تو ایمن ہو
کانٹا نہ بن اے دوست کبھی گُلشن ہو
اِس نفسِ ستمگار کو دُشمن نہ سمجھ
لازم ہے کہ خُود اپنا ہی تُو دُشمن ہو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

290

بادامِ ہوا و حرص تا ہم نفسی
پابندِ خودی شام و سحر در قفسی
آزاد چو سرو باش در گلشنِ دہر
گر سنبل و نسرینی و گر خار و خسی

ترجمہ

تو حرص سے آزاد نہیں ایک نفس
ہے تیری خودی تیرے لئے ایک قفس
ہو سرو کی مانند چمن میں آزاد
تو سنبل و نسرین ہے، ہے خار کہ خس

327

افسوس ز سر تا بقدم بوالہوسی
اندیشہ بکن بہ بین چہ چیزی چہ کسی
آزاد بشوزِ دامِ غفلت گفتم
تا در ہوسی اسیر اندر قفسی

ترجمہ

ہے تیرِ ہوس اور تو اُس کا نخچیر
کچھ سوچ کہ تو خاک ہے یا ہے اکسیر
پھندے غفلت کے توڑ۔ ہو جا آزاد
جب تک تو ہوس میں ہے قفس میں ہے اسیر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

228

ای دل ز ہوا اور حرص غمگین بشُدی
با بیش و کمِ جہان بہ تسکین بشُدی
خود را سُبک و ننگِ دو عالم کردی
از بارِ گراں خستہ و سنگین بشُدی

ترجمہ

کیوں حرص و ہوا سے ہے تُو اے دل غمگیں
کیوں بیش و کمِ جہاں سے پائی تسکیں
اب پھرتا ہے کیوں ننگِ دو عالم ہوکر
اِس بوجھ سے دم بھر تجھے آرام نہیں

330

فارغ ز ہوا و حرص یک دم نشُدی
از فکر مآل کار از غم نشُدی
چون گاو خری کہ ہست در فکرِ وجُود
کم تر تُو ز سگ شُدی و آدم نشُدی

ترجمہ

بے گانہ کبھی حرص سے یک دم نہ ہُوا
تسکین ملی کب تجھے کب غم نہ ہُوا
حیواں کی طرح تجھ کو رہا فکرِ وجُود
کُتّے سے بھی کمتر ہوا آدم نہ ہُوا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

شریعت

27

این خرقۂ پشمینہ کہ زنّار در و ست
مکر است و ریا فتنۂ بسیار در وست
بر دوش مکش دست بکش تا نکشی
این بارِ ندامت کہ صد آزار در وست

ترجمہ

یہ خرقۂ پشمینہ ہے جس میں زنّار
شر اِس میں ہیں اِتنے کہ نہیں جِنکا شمار
اِس کو نہ کبھی زیبِ بدن کر اے دوست
ہیں اِس میں ندامت کے ہزاروں آزار

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

144

اے زاہدِ خود فروش ہرگز مغرور
باید نشوی کہ تا نگردی رنجور
گویند ترا زاہد و ہستی فاسق
برعکس نہند نامِ زنگی کافور

ترجمہ

ہرگز نہ ہو اے زاہدِ خُود بیں مغرور
ڈر ہے کہ نہ ہو جائے سراسر رنجور
تو نام کا زاہد ہے مگر ہے فاسق
برعکس نہند نامِ زنگی کافور

172

باخرقہ مشو یار غلط گیر غلط
این زُہدِ زیان کار غلط گیر غلط
سر رشتۂ مہر یار در دست بیار
ایں سبحہ و زُنّار غلط گیر غلط

ترجمہ

ظاہر کا یہ کِردار غلط صاف غلط
یہ زُہدِ زیاں کار غلط صاف غلط
ہاتھوں سے نہ چھوڑ رشتۂ عشقِ خُدا
یہ سبحہ و زُنّار غلط صاف غلط

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عاجزی

11

یارب زکرم بہ بخش تقصیرِ مرا
مقبول بکن نالۂ شب گیرِ مرا
ما پُر زگناہ ماجرائیست عجیب
لُطفِ تو کُند چارۂ تدبیرِ مرا

ترجمہ

بخشش ہے ترا فرض تو تقصیر مرا
مقبول تو ہو نالۂ شب گیر مرا
حیرت ہے کہ میں تو ہوں سراپا عصیاں
اِس پر بھی ہے تُو چارۂ تدبیر مرا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

18

ہر چند غرورِ دستگاہ است این جا
بر خود پیچیدَن عروجِ جاہ است این جا
در سازِ شکستگی حضورِ دگر است
از سُرمہ شُدن سنگ نگاہ است این جا

ترجمہ

دُنیا میں غرورِ مال و دولت ہے بہت
بے چین بشر کو پاسِ حشمت ہے بہت
ہے سازِ شکستہ کی مگر اور ہی شان
اک سُرمہ شُدہ سنگ کی عظمت ہے بہت

29

ہر جا کہ گُلِ ایاغ و جوشِ چمن است
اُو مسکنِ دل خوش است ما را وطن است
گر بادہ پرست گوئی اُو را حق است
وَر زاہدِ مُتقی بگوئی سُخن است

ترجمہ

جو ساغرِ گُل اور چمن کا ہے مقام
اِس مسکنِ زیبا ہی میں ہے تیرا قیام
حق ہے جو کہے کوئی مُجھے بادہ پرست
سمجھے کوئی پارسا تو ہے اِس میں کلام

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ترک

65

از کارِ جہان تمام انکار خوش است
این کار کنی اگر تو بسیار خوش است
خود را بکنار گیرو بگذر ز ہمہ
در عالم تدبیر ہمین کار خوش است

ترجمہ

تو دل میں ذرا بھی غمِ ایام نہ کر
تدبیر میں اندیشۂ انجام نہ کر
دُنیا سے الگ ہوکے ہی دُنیا سے گزر
اِس کام میں دَم بھر کبھی آرام نہ کر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

86

عُزلت بجہان راحتِ جان یافتہ شُد
برُوئے زمین گنجِ نہان یافتہ شُد
این گوہرِ نایاب کہ ہم بے قدر است
در بحرِ پُر آشوبِ جہان یافتہ شُد

ترجمہ

عُزلت ہے اگر تجھ کو جہاں سے حاصل
راحت ہے اِسی گنجِ نہاں سے حاصل
یہ گوہرِ نایاب اِسی بحر میں ہے
ہوتی ہے یہی چیز یہاں سے حاصل

146

از مردمِ دُنیا بجُدا گیر کنار
تا دل بکُشد عُروسِ راحت بہ کنار
سر رشتۂ اِختلاط از دست بدہ
سرمایۂ آرام و فراغت بہ کف آر

ترجمہ

دُنیا میں اگر گوشۂ عزلت مِل جائے
لازم ہے تجھے عُروسِ راحت مِل جائے
جب تک ہے اِس اِختلاط کا شوق تجھے
مُمکن نہیں آرام و فراغت مِل جائے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عشق و فراق

46

دُنیا نگُنم طلب کہ کمتر زخس است
بی دولتِ دیدارِ تو این ہم قفس است
خواہانِ وصالم و ہمین است سخن
در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

ترجمہ

دُنیا کی طلب چھوڑ یہ ہے محض ہوس
بے دولتِ دیدار یہ دُنیا ہے قفس
میں تیرے وصال کا ہوں خواہاں ہر دم
عاقل ہو اگر کوئی تو اِک حرف ہے بس

126

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

55

دُوریٔ نفسی مرا ازو مُمکن نیست
این یک جہتی بہ گفتگو ممکن نیست
اُو بحر۔ دِلم سبُوست این حرفِ غلط
گنجائشِ بحر در سبُو ممکن نیست

ترجمہ

دَم بھر بھی مجھے اُس کی جُدائی ہے گراں
اِس عشق کو لفظوں میں کرے کون بیاں
وہ بحر ہے دل سبُو ہے یہ قولِ غلط
گنجائش بحر کی سبُو میں ہو کہاں

67

نابُود شُدم بُود نمی دانم چیست
اخگر شُدہ ام دُود نمی دانم چیست
دل دادم وجان دادم و ایمان دادم
سوداست مگر سُود نمی دانم چیست

ترجمہ

نابُود ہوں معلوم نہیں بُود ہے کیا
اخگر ہوں خبر اس کی نہیں دُود ہے کیا
دے بیٹھا ہوں اُس کو دل وجان و ایماں
اِس سودے میں معلوم نہیں سُود ہے کیا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

94

سرمد غمِ عشق بوالہوس راند ہند
سوزِ دلِ پروانہ مگس راند ہند
عمری باید کہ یار آید بہ کنار
این دولتِ سرمد ہمہ کس راند ہند

ترجمہ

سرمدؔ غمِ عشق بوالہوس کو نہ دیا
سوزِ دلِ پروانہ مگس کو نہ دیا
اِک عمر گزرنے پہ ہی ملتا ہے وہ دوست
یہ وہ ہے شرف جو خار و خس کو نہ دیا

112

غیر از تو مرا یار و نگاری نہ بود
دل را ہوسِ باغ و بہاری نہ بود
پیوستہ خیال و وہم اندیشہ بشوی
جز مہر و مہ رُوئ تو کاری نہ بود

ترجمہ

اِک تیرے سوا کچھ نہیں مطلوب مجھے
گلشن کی بہاریں نہیں محبوب مجھے
بے کار ہیں ہر وقت کے یہ وہم و خیال
جلوہ ترے حُسن کا ہے مرغوب مجھے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

113

جُز بادۂ شوقِ دوست عشرت نہ بود
بے دُرد کشی نشۂ وحدت نہ بود
مے خانۂ عالم کہ پُر از دردِ سراست
خالی زخُمار و رنج و محنت نہ بود

ترجمہ

جُز بادۂ شوق کوئی عشرت ہی نہیں
بے دُرد کشی نشۂ وحدت ہی نہیں
میخانۂ عالم ہے سراپا غم و رنج
راحت ہی نہیں اِس میں مسرت ہی نہیں

119

در مسلخ عِشق جُز نکورا نکشند
لاغر صفتانِ زشت خُورا نکشند
تو عاشقِ صادقی زِ کُشتن مگریز
مُردار بود ہر آنکہ اُورا نکشند

ترجمہ

ہوتے ہیں شہید جو ہیں ابرار یہاں
پُوچھے نہیں جاتے ہیں بد اطوار یہاں
تو عاشقِ صادق ہے تو خنجر سے نہ ڈر
مُردار پہ چلتی نہیں تلوار یہاں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

123

ہرکس بخیال اُو ہم آغوش بود
دیوانہ نمُاید ہمہ سرہوش بود
کیفیتِ این نشہ بکس ظاہر نیست
این بادہ نہان ہمہ درجوش بود

ترجمہ

جو تجھ سے تصوّر میں ہم آغوش رہا
ہروقت وہ فرزانہ و باہوش رہا
اِس کیف کا عالم ہے نرالا سب سے
یہ بادہ نہاں ہوکے بھی سرجوش رہا

124

از منصبِ عشق سرفرازم کردند
وز منّتِ خلق بے نیازم کردند
چون شمع درین بزم گدازم کردند
وز سوختگی محرمِ رازم کردند

ترجمہ

جب عشق کے منصب سے سرفراز کیا
آزادیٔ رُوح کا بھی در باز کیا
بخشا مجھے سوزِ شمع گھُلنے کے لئے
اِس ڈھنگ سے مجھ کو محرمِ راز کیا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

139

سر پا شُد و پائی سر مرا در رہِ یار
من بے سر و پا شُدم تو معذُورم دار
ہُشیار بسر چگُونہ پوشد پاپوش
دیوانہ بہ سر چگُونہ پیچد دستار

ترجمہ

چلتا رہا میں سر کے بل اے ربِّ کبار
ہے عشق کی راہ میں یہی مرا شعار
ہُشیار پہنتا نہیں جُوتی سر میں
دیوانہ باندھتا نہیں سر پر دستار

150

مُمکن منہ بَود کہ یار آید بکنار
خُود را ز خیالِ خام و اندیشہ برآر
ہر چیز کہ غیر اوست در سینۂ تُست
بسیار حجابیست میانِ تُو و یار

ترجمہ

پائے گا نہ تُو اُس کو نہ کر بات بہت
بے کار نہ ہو محوِ خیالات بہت
ہے اُلفت ماسوا ہی تیرے دل میں
تُجھ سے تو ابھی ہے دُوریِ ذات بہت

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

169

زاہد بہ نصیحتم تو بسیار مکوش
از آتشِ عشق اوست این دیگ بجوش
ہشیار شو و بہ بین کہ خمخانۂ دل
از بادۂ کیست ہست در جوش و خروش

ترجمہ

زاہد نہ مرے سامنے ہو پند فروش
ہے عشق کی آتش سے مرا دل پُرجوش
کچھ ہوش بھی کر دیکھ کہ میرے دِل میں
ہے بادۂ عشق کا بہت جوش و خروش

221

پیوستہ درین دیار با دیدۂ نم
در بحرِ خجالت و ندامت غرقم
خواہم کہ نگردم ز تو غافل یک دم
افسوس ازیں غفلت ہر دم ہر دم

ترجمہ

ہر دم رہی ہیں مری آنکھیں پُرنم
ہوں غرقِ خجالت و ندامت ہر دم
خواہش ہے کہ تجھ سے کبھی غافل نہ رہوں
افسوس کہ غافل ہی رہا ہوں پیہم

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

241

تا فکر و خیالش بدلم کرد وطن
سر تا بقدم فکر و خیالم ہمہ تن
از خود سخنی ہمیشہ دارم آقا
اِظہار محالست ہمین است سخن

ترجمہ

جب سے تری اُلفت کی ہوئی دل کو لگن
ہوں غرق ترے خیال ہی میں ہمہ تن
دل ہی میں ترا ذِکر کیے جاتا ہوں
ممکن کسی صورت نہیں اِظہارِ سخن

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

عِبادت

147

سررشتۂ اختیار با یار گذار
خود را ز غم و محنتِ بیہودہ برآر
این عمرِ گرامی کہ تمامی ہوس است
با یار بسر بہ بر بہ غفلت مسپار

ترجمہ

خالق ہی ترا دوست ہے تُو دوست کا ہو
بے ہُودہ نہ کر رنج نہ بے ہُودہ رو
یہ عمرِ گرامی ہے فقط حرص و ہوا
طاعت میں گزار اور غفلت میں نہ کھو

134

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

232

ہرگز بخُدا زُہد رِیائی نہ کنُم
غیر از معرفت گدائی نہ کنُم
شاہی کنُم و ملکِ فراغت گیرم
پیوستہ زمے خانہ جُدائی نہ کنُم

ترجمہ

میں اور کروں زُہدِ ریائی توبہ
غیروں سے بجُز خُدا گدائی توبہ
ہے ملک فراغت پہ حکومت میری
میخانے سے اِک لحظہ جُدائی توبہ

261

خُود را بخیالِ دوست دل شاد بکُن
از محنت اندوہ و غم آزاد بکُن
یاران کہ شب و روز رفیقت بُودند
از شادی و اندوہ ہمہ یاد بکُن

ترجمہ

محبُوب کی یاد ہی میں کر دل کو شاد
ہو جائے گا یہ رنج و الم سے آزاد
جو دوست شب و روز ترے ساتھ رہے
ہر شادی و اندوہ میں کر اُن کو یاد

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

265

بہرش بگزیں بکامرانی بنشین
دیگر نہ بود دولتِ راحت بہ ازیں
بے دوستیش نیست میسّر ہرگز
گر طالبِ دُنیائی و گر طالبِ دیں

ترجمہ

رکھ اُس کی محبّت پہ مسرّت کا یقیں
اِس سے بڑھ کر تو کوئی راحت ہی نہیں
بے اُس کی محبّت کے نہ ہوگی حاصل
دُنیا کی طلب ہو تجھے یا خواہشِ دیں

280

جُز محنت و رنج نیست حاصل زہمہ
فارغ شود آزاد بکُن دل ز ہمہ
خود را بخُدا گزار و اندیشہ مکُن
ایں فکر و خیال و وہم مُشکل زہمہ

ترجمہ

دُنیا سے بجُز رنج نہیں کچھ حاصل
اِس اُنس کو چھوڑ دے تو آسودہ ہو دل
دل اپنا خُدا کو سونپ کچھ خوف نہ کر
کچھ بھی نہ بگاڑے گا یہ وہمِ باطل

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

293

گر در طلبِ بادۂ راحت ہستی
و ز نشۂ آزادیٔ دُنیا مستی
دین ہم بگذار دامنِ دوست بگیر
در عالمِ مستی زِ دو عالم رستی

ترجمہ

ہے بادۂ راحت کی اگر تُجھ کو تلاش
کُچھ تجھ کو نہیں فکرِ جہاں فکرِ مَعاش
کر دین بھی ترک اور پکڑ دامنِ دوست
دیکھے گا دو عالم میں نہ کوئی پُر خاش

298

اے خانہ خراب از خُدا بے خبری
اے موجِ سراب از خُدا بے خبری
این ہستیٔ موہومِ تو نقش است بر آب
اے جوشِ حُباب از خُدا بے خبری

ترجمہ

اے خانہ خراب کیوں ہے بیگانۂ حق
اے موجِ سراب کیوں ہے بیگانۂ حق
یہ ہستیٔ موہوم ہے نقش بر آب
اے جوشِ حُباب کیوں ہے بیگانۂ حق

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

304

افسوس ز اِحوالِ خُود آگاہ نئی
بدخواہِ خُودی ولی ہوا خواہ نئی
بی ہوشئ غفلتت خُماری دارد
ہُشیار ز صہبائ سحرگاہ نئی

ترجمہ

افسوس تو اعمال سے آگاہ نہیں
بدخواہ ہے اپنا تُو ہوا خواہ نہیں
بے ہوشئ غفلت میں بلا کا ہے خُمار
تُو واقفِ صہبائے سحرگاہ نہیں

305

از خواہشِ مال و جاہ زحمت ببری
با یار بسر بکُن کہ راحت ببری
غافل نشوی بسی ندامت بکشی
آگاہ اگر شوی فراغت ببری

ترجمہ

دَولت کی ہوس چھوڑ کہ راحت مل جائے
ہم صُحبتِ حق ہو کہ مسرّت مل جائے
غفلت میں ندامت کے سِوا کُچھ بھی نہیں
اِس بات کو سمجھے تو فراغت مل نہیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

322

خواہی کہ شوی شاہ و گدائی نہ کنی
باید کہ خیالِ پارسائی نہ کنی
از دُرد کشی صاف دلی حاصل کُن
یک گام زمے خانہ جُدائی نہ کنی

ترجمہ

خواہش ہے رہو شاہ، گدائی نہ کرو
لازم ہے خیالِ پارسائی نہ کرو
مل جائے گی دُردِ مے سے بھی صاف دلی
مے خانے سے دَم بھر بھی جُدائی نہ کرو

54

اسرارِ مَی و جام بکس روشن نیست
این راز بہر مُردہ دلی گفتن نیست
زاہد بخُدا کہ از خُدا بی خبری
سر رشتۂ این بدستِ ہر کودن نیست

ترجمہ

اسرارِ مے و جام کا ہے کون حریف
سمجھے گا نہ یہ بات کبھی قلبِ ضعیف
زاہد کو خبر کیا کہ خُدا کیا شے ہے
نادان تو سمجھے گا نہ یہ رازِ لطیف

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

176

دیوانگیٔ دِلم بود عقلِ کمال
آشوبِ محبت است بیرون زخیال
گنجائشِ بحر در سبو ممکن نیست
ہر چند کہ گویند خیال است محال

ترجمہ

دیوانگیٔ دل ہے مرا زعمِ کمال
آشوبِ محبت میں ہے باطل یہ خیال
ممکن ہے سبو میں کبھی گنجائشِ بحر
کہنے کو کہے جائیں مگر ہے یہ محال

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خُدا، مکینِ باطن

15

گہ مہر و وفا کُند گہی ناز و جفا
ہر لحظہ بصد رنگ نُماید خُود را
آغوشِ نظر کُشا کہ آید بہ کنار
یک گام نہ گرد و ز تو پیوستہ جُدا

ترجمہ

ہے مہر و وفا ہم پہ کبھی ناز و جفا
ہر لحظہ ہے سو رنگ میں وہ جلوہ نُما
آغوشِ نظر کھول۔ لپٹ جا اُس سے
ہوتا نہیں وہ ایک قدم تُجھ سے جُدا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

24

اے بے خبر از ہستیٔ خود ہمچو کتاب
در جلدِ تو آیاتِ الٰہی بہ حجاب
یعنی زِ تو حق پدید و تُو از اثرش
آگاہ نئی چو شیشہ از بوئی گلاب

ترجمہ

ہستی سے ہے بے خبر تُو مانند کتاب
آیاتِ الٰہی کا ہے خود تُو ہی حجاب
حق تجھ میں ہے تُو اس سے نہیں ہے واقف
شیشے کو خبر کہاں کہ ہے مُجھ میں گلاب

49

دل[1] اگر دانا بود اندر کنارش یار ہست
چشم اگر بینا بود در ہر طرف دیدار ہست
گوش اگر شنوا شود جُز ذکرِ حق کے بشنود
وَر زباں گویا بود در ہر سخن اسرار ہست

ترجمہ

دانا ہی سے مخصوص ہے مِلنا اُس کا
بینا ہی پہ موقوف ہے دیدار اُس کا
جُز حق کے نہیں سُنتا ہے گوشِ شنوا
ہے محرمِ اسرار زبانِ گویا

[1] یہ چار بیتی رُباعی کے مروّجہ اوزان سے باہر ہیں۔

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

50

تنہا نہ ہمین دیر و حرم خانۂ اوست
این ارض و سما تمام کاشانۂ اوست
عالم ہمہ دیوانۂ افسانۂ اوست
عاقل بود آن کسی کہ دیوانۂ اوست

ترجمہ

کعبہ ہے مکاں اُس کا نہ گھر مے خانہ
اُس کا ہے یہ سب ارض و سما کاشانہ
عالم صرف اُس کے نام پر شیدا ہے
عاقل ہے وہی جو اُس کا ہے دیوانہ

269

باترک تعلّق نفسی یار بشو
زین بارِ گران دمی سُبکسار بشو
تا چشم کنی بار بہم باز نہی
اے بے خبر از خویش خبردار بشو

ترجمہ

اک ترکِ تعلّق کا ذرا یار تو ہو
اِس بارِ گراں سے کچھ سُبکسار تو ہو
آنکھوں کو نہ کر بند اِنہیں کھول ذرا
اے بے خبر اپنے سے خبردار تو ہو

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

311

دریاست دلت گر تُو شناور بشوی
غوّاصِ محیطِ ہفت کِشور بشوی
در بحرِ وجُودِ تُست موجُود ہمہ
طوفان بگُنی د خواہ لنگر بشوی

ترجمہ

دریا ہے اگر دل تو شناور ہو جا
غوّاصِ محیطِ ہفت کِشور ہو جا
اِس بحرِ وجُود میں ہیں دونوں اوصاف
طوفان ہو جا تُو خواہ لنگر ہو جا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خُدا، یارِ حقیقی

3

دربادیۂ تجربہ یارب ہمہ جا
اُفتاد سروکار بہ زِشت وزیبا
غیر از تو کسی نہ گشت فریادرسم
دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را

ترجمہ

طے کر لیا تجربے کا یارب صحرا
ہر اک بھلے بُرے کو جانچا پرکھا
فریاد ترے سِوا کسی نے نہ سُنی
ہر ایک کو آزما کے بس دیکھ لیا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

48

نی سرو قدی کہ رُو نمُاید یار است
نی سیمبری کہ زر رُباید یار است
آن یار گزیں کہ ہرچہ خواہی بدھد
یاری کہ بکارِ تو بیاید یار است

ترجمہ

ہر سرو قدِ چہرہ کُشا دوست نہیں
ہر سیم برِ ہوش رُبا دوست نہیں
تُو دوست بنا اُس کو جو آئے ترے کام
جو کام نہ آئے بخُدا دوست نہیں

103

ہرچند کہ صد دوست بمن دشمن شُد
از دوستیٔ یکی دلم ایمن شُد
وحدت بگذیدم و ز کثرت رستم
آخر من از و شُدم او از من شُد

ترجمہ

ہرچند کہ سو دوست ہوئے ہیں دشمن
اک دوست کے فیضان سے دل ہے ایمن
وہ میرا ہُوا اور ہُوا میں اُس کا
کثرت کے عوض لگ گئی وحدت کی لگن

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

115

یاری بگزیں کہ بے وفائی نہ کُند
دل خستہ ترا در آشنائی نہ کُند
پیوستہ در آغوش و کنارت گیرد
ہرگز ز تو یک گام جُدائی نہ کُند

ترجمہ

وہ دوست بنا جو بے وفائی نہ کرے
جو تجھ کو ستا کے آشنائی نہ کرے
آغوشِ محبت ہی میں رکھے تجھ کو
ہمدم رہے اقدام جُدائی نہ کرے

173

دُنیا نہ شود آخرِ دم با تو رفیق
در راہِ خُدا کوش رفیق است شفیق
خواہی کہ سرِ منزلِ دِلدار رسی
گفتم بہ تو اے دوست ہمین است طریق

ترجمہ

دُنیا دمِ آخر کبھی ہوگی نہ رفیق
اِک یادِ خُدا راہِ خُدا میں ہے شفیق
تُو پُوچھتا ہے منزلِ دِلدار کا راز
میں کہتا ہوں اِس کا ہے یہی ایک طریق

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

218

آنی کہ بدستِ تو شادی و غم
کس نیست بغیر از تو برآرد از غم
دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را
پیوستہ توئی صاحبِ احسان و کرم

ترجمہ

تُو وہ ہے ترے ہاتھ میں ہے شادی و غم
معلوم تجھی کو ہے مداوائے اَلم
دیکھا سب کو ہے آزمایا سب کو
ہے تُو ہی فقط صاحبِ احسان و کرم

285

افسوس بہ تقدیر نہ بردیم پناہ
ز اندیشہ و تدبیر شُد احوال تباہ
مغرُور مشو بہ قوّت و قُدرتِ خویش
لاحول ولا قوّۃ اِلاّ باللّٰہ

ترجمہ

افسوس کہ تقدیر نے بخشی نہ پناہ
تدبیر سے حال ہوگیا اور تباہ
مغرُور نہ ہو اس پہ کہ طاقتور ہوں
لاحول ولا قوّۃ اِلاّ باللّٰہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

316

اے یار درین دیار غم خوار توئی
آگاہ بر احوالِ منِ زار توئی
دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را
در بیکسی ام یارِ وفادار توئی

ترجمہ

غم دیدہ ہوں میں اگر تو غم خوار ہے تُو
آگاہ مرے حال سے اے یار ہے تُو
دیکھا بھی ہے سب کو آزمایا سب کو
بیکس ہوں میں اک یار وفادار ہے تُو

325

ہر چند کہ کم لُطف و دل آزار توئی
بیش از ہمہ غم خوار و وفادار توئی
در عالمِ امتحان چو گشتم دیدم
ہر جا کہ بود خستہ دلی یار توئی

ترجمہ

ہر چند کہ کم لُطف و دل آزار ہے تُو
پھر بھی مرا غم خوار و وفادار ہے تُو
معلوم ہوا یہ آزمانے کے بعد
دل خستہ کہیں بھی ہو مددگار ہے تُو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

رحمتِ حق

1

از جرم فزوں یافتہ ام فضلِ ترا
ایں شد سببِ معصیتِ بیش مرا
ہر چند گنہ بیش کرم بیش تراست
دیدم ہمہ جا و آزمودم ہمہ را

ترجمہ

ہے میرے گناہوں سے ترا فضل سوا
یہ معصیتِ بیش کا باعث بھی ہوا
ہیں میرے گنہ بیش، کرم اُن سے ہے بیش
دیکھا ہر جا یہ آزمایا ہر جا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

21

عُمری کہ شُد است صرف در لہو و لعب
بی پُرسش اگر عفو کُند نیست عجب
کہ زشتیٔ افعال در آرد بہ نظر
آن را کہ کرم بَود فزوں تر ز غضب

ترجمہ

جِس عُمر کا مقصُود رہا لہو و لعب
بے پُرسش اُسے عفو کرے کیا ہے عجب
اعمالِ زبوں کی اُس کو پروا کیا ہے
ہیں جس کی عنایات بہُت۔ کم ہے غضب

77

سرمد کارِ آن لُطف و کرم است
از معصیت و سیاہ کاری چہ غم است
زخشیدنِ برق بین و جوشِ باران
رحمت چہ فزون غضب چہ بسیار کم است

ترجمہ

سرمد ہے شعار اُس کا فقط مہر و کرم
اِتنا بھی نہ کر سیاہ کاری کا غم
بجلی کا بھی رقص دیکھ، باراں کو بھی دیکھ
لُطف اتنا زیادہ ہے غضب اتنا کم

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

82

در ہر گنہی فزود بخشائش وجود
شرمندہ باین طور ز کردار نمود
خضر رہ من گناہ شدہ آخر کار
این فضل و کرم چہ بود این جرم چہ بود

ترجمہ

ہر جرم پہ بخشش سے گرانبار کیا
اِس طور سے شرمندۂ کردار ہوا
عصیاں نے بتایا مجھے رہبر ہوکر
کیا فضل و کرم ہیں کیا جرم و خطا

84

ہر کس کہ بہ لطف و کرمت دیدہ کشود
قہر و غضب غیر نہ داند موجود
مردودِ تو ہیچ جا نہ گردد مقبول
مقبولِ تو ہیچ گہ نہ گردد مردود

ترجمہ

جس پر بھی ہوئی وقف تری بخشش وجود
اِس کے لئے ہر قہر و غضب ہے نابود
مردود ترا نہیں کہیں بھی مقبول
مقبول ترا نہیں کہیں بھی مردود

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

152

یارب چہ کُنم گُذشت جُرمم زشُمار
کشتیٔ دلِ خستہ ز گرداب برآر
در بحرِ خجالت و ندامت غرقم
فضلِ تو کُند چارہ بگیرد بکنار

ترجمہ

یارب میرے عصیاں کا نہیں کوئی شمار
ہے کشتیٔ دل ایک تو گرداب ہزار
دل بحرِ خجالت و ندامت میں ہے غرق
ہو فضل اگر تیرا تو لگ جاؤں پار

154

جُرمِ من و فضلِ یار افزون زشُمار
این ہمہ چوں حسابیست کہ من دانم و یار
چشمِ کرمش عاشقِ حُسنِ گنہ است
زِنہار زکردارِ بد اندیشہ مدار

ترجمہ

ہے جُرم فزوں اور کرم اُس سے فزوں
وہ اُس کو سمجھ رہا ہے یا میں سمجھوں
ہے اُس کا کرم حُسنِ گنہ کا عاشق
کیوں مُوجبِ اندیشہ ہوں اعمالِ زبوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

158

من جُرمِ خُود و لُطف تو دارم بہ نظر
بیوستہ ازین ہر دو حسابست خبر
از من چہ شُد چہ می کُند احسانت
میزانِ تامّل شُدہ ام شام و سحر

ترجمہ

ہے اپنے گُنہ پر اور رحمت پہ نظر
دونوں کے حسابات کی ہے مُجھ کو خبر
عصیاں سے زیادہ ہے کرم مُجھ پہ ترا
اِن دونوں کو تولتا ہوں میں شام و سحر

163

جُز فضلِ خُدا کار نہ دارم ہرگز
اندیشۂ کردار نہ دارم ہرگز
اُو داند و عصیانِ من و مغفرتش
من کار باین کار نہ دارم ہرگز

ترجمہ

جُز فضلِ خُدا یار نہیں رکھتا ہوں
اندیشۂ کردار نہیں رکھتا ہوں
کیا میرے گُنہ اور ہے کیا اُس کا کرم
میں اِس سے سروکار نہیں رکھتا ہوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

186

من معنیٔ احسان و کرم فہمیدم
میزانِ تامّل شُدم و سنجیدم
چشمِ کرمش عاشقِ حُسنِ گنہ است
آنجا سُخنی نیست مکرّر دیدم

ترجمہ

اِحسان و کرم تیرا ہے مُجھ پر ہر دم
سوچا ہے اسے غور سے میں نے پیہم
گنجائشِ شک نہیں ذرا بھی اِس میں
عاشق ہے گناہوں کی تری چشمِ کرم

206

از فضلِ خُدا ہمیشہ راحت دارم
با نانِ جوم قانع و ہمّت دارم
نی بیم ز دُنیاست نہ اندیشۂ دین
در گوشۂ مے خانہ فراغت دارم

ترجمہ

ہے فضلِ خُدا باعثِ راحت مُجھ کو
ہے نانِ جوِیں ہی پہ قناعت مُجھ کو
دُنیا ہی کا خوف ہے نہ ہے دین کی فکر
مے خانے میں حاصل ہے فراغت مُجھ کو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

224

ہر چند کہ چندین گُنہ از خُود دیدم
اِحسان و کرم بیش ازان فہمیدم
شرمندہ ہمیں فضل و کرم کرد مرا
میزانِ تامّل شُدم و سنجیدم

ترجمہ

ہر چند ہوں پُر گناہ میں اے غفّار
لیکن ترے اِحساں کا نہیں کوئی شمار
پلّہ ہے تری رحمت و بخشش کا گراں
تولا ہے ترازو میں بھی اِس کو سو بار

242

بابِ کرم و لُطف کشودی بَرمن
صد رنگ دلم شگفتہ شُد رشکِ چمن
یک فضلِ تو از ہزار ناید بہ بیان
ہر چند زبان شود بشُکرت ہمہ تن

ترجمہ

تُو نے جو کیا لُطف و کرم مُشفقِ من
دل کِھل کے ہُوا پھُول بنا رشکِ چمن
شُکر ایک ہی فضل کا ہے دُشوار بہُت
ہر چند زباں شُکر بنی ہے ہمہ تن

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

262

دَریائی عنایتش نہ دارد پایان
در شُکر زبان قاصر و دل ہم حیران
ہر چند گُناہ بیش از و رحمت بیش
کردیم شناوری بہ بحرِ عصیان

ترجمہ

دریائے کرم تو ہے بہُت بے پایاں
قاصر ہے زباں شُکر میں دل ہے حیراں
رحمت ہے گُناہوں کی بھی مِقدار سے بیش
ہم کو نہ ڈبو سکے گا بحرِ عصیاں

282

غیر از درِ رحمتش نداریم پناہ
بے چارہ و عاجزیم باحال تباہ
فی طاقتِ زُہدست نہ یارائے گُناہ
لاحول ولا قوۃ الاّ باللہ

ترجمہ

رحمت کے سِوا اور نہیں کوئی پناہ
عاجز ہوں مرا حال نہایت ہے تباہ
ہے زُہد کی طاقت نہ ہے یارائے گُناہ
لاحول ولا قوّۃ اِلاّ باللہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

286

احوال شُد از زشتیٔ اعمال تباہ
جُز فضلِ خُدا نیست دِگر جائے پناہ
ہر چند کہ من ضیف و اِبلیس قوی است
لا حول ولا قوّۃ اِلّا باللہ

ترجمہ

ہے زشتیٔ اعمال سے ہی حال تباہ
جُزِ فضلِ خُدا اور نہیں کوئی پناہ
ہر چند میں کمزور ہوں شیطان قوی
لا حول ولا قوّۃ اِلّا باللہ

287

گر متّقیم و گر اسیرم بہ گُناہ
آنی کہ بہر حال در آری بہ پناہ
نیک و بدِ ہر کس بہ یدِ قُدرتِ تُست
لاحول ولا قوّۃ اِلّا باللہ

ترجمہ

زاہد ہوں میں یا رہتا ہوں پابندِ گُناہ
تُو وہ ہے کہ ہر حال میں دیتا ہے پناہ
ہر ایک کا نیک و بد ترے ہاتھ میں ہے
لاحول ولا قوّۃ اِلّا باللہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

292

پیداست ز پیشانیٔ من عصیانی
داری نظرِ لُطف بمن پنہانی
اِسرارِ نہاں بود بہ پیش تو عیاں
گر فاسِق و گر متّقیم می دانی

ترجمہ

مرقُوم مرے ماتھے پہ ہیں میرے گُناہ
اِس پر بھی ہے مُجھ پر تری دَر پردہ نگاہ
اِسرار نہاں تُجھ پہ سراسر ہیں عیاں
زاہد ہوں کہ فاسِق تُو ہے اِس سے آگاہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

اعمال

64

ہر چند کہ از جُرم فزون احساں است
دل در غم و اندیشۂ این حیران است
امّا چہ بود مآلِ کاری کہ نشُد
در خوف و رجا دیدۂ من گریاں است

ترجمہ

ہر چند معاصی سے ہے افزوں اِحساں
دل پھر بھی ہے اندیشہ و غم سے حیراں
انجام خُدا جانے مرا کیا ہو گا
ہے آنکھ اِسی بیم و رجا میں گریاں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

109

گاہی کہ دِلم حسابِ کِردار کُنَد
چندین غم و اندوہ بخُود یار کُنَد
بیش از نفسی نہ دیدم این کار کُنَد
کاری کہ ندامت دہد اِنکار کُنَد

ترجمہ

کرتا ہے کبھی دل جو حسابِ کِردار
ہوتا ہے اُسے بارِ گُنہ سے آزار
جس کام سے ہوتی ہے ندامت اِتنی
اُس کام سے کرتا نہیں مُطلق اِنکار

131

یارب بکسی مرا رسائی نہ بود
اُمیدِ وفا و آشنائی نہ بود
در دایرۂ تجربہ پابند شُدم
غیر از درِ رحمتت رہائی نہ بود

ترجمہ

یارب نہ کسی تک ہو رسائی میری
محدُود ہو رسمِ آشنائی میری
ہوں دایرۂ تجربہ میں قید مگر
ہوگی تری رحمت سے رہائی میری

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خُودشناسی، خُداشناسی

9

کردی تو عَلَم بدلرُبائی خود را
ہم درفنِ مہرو آشنائی خود را
این دیدہ کہ بیناست تماشائی تُست
ہر لحظہ بصد رنگ نمائی خود را

ترجمہ

دُنیا میں عَلَم ہے دلربائی تیری
مشہور ہے مہرو آشنائی تیری
کیوں دیدۂ بینا نہ تماشائی ہو
سو رنگ کی ہے جلوہ نمائی تیری

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

93

ایزد بترازوئ قدر با خورشید
چون جنس نکوئ رخت می سنجید
این بسکہ گران بُود نہ جُنبد زجا
وان بسکہ سُبک بود بافلاک رسید

ترجمہ

خُورشید اِدھر اور اُدھر چہرہ ترا
خالق نے ترازوئے قدر میں تولا
بھاری تھا ترا حُسن زمیں گیر رہا
خُورشید سُبک تر تھا فلک پر پہنچا

138

ہر گاہ بہ بینی زکسی عیب وہُنر
عیب و ہُنر خویش در آور بہ نظر
این است ہُنر بہتر ازیں نیست دِگر
خُود را بنِگر بعیبِ مردم نِنگر

ترجمہ

دیکھے جو کسی کے تُو عیب و ہُنر
خُود اپنے ہی اعمال پہ ڈال ایک نظر
یہ ایسا ہُنر ہے کہ نہیں اِس کا جواب
دیکھ اپنے کو غیروں کی خطاؤں سے گزر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

142

اے دوست مرا بعلم و حکمت بہ نگر
در مہر و وفا و در محبّت بہ نگر
من صاحبِ معنیم و صوتِ تعظیم
در من چو کتاب ہر دو صُورت بہ نگر

ترجمہ

اے دوست مرے علم کو حکمت کو دیکھ
تو میری وفا میری محبّت کو دیکھ
میں صاحبِ معنی ہوں میں صوتِ تعظیم
مانندِ کتاب ہر دو صُورت کو دیکھ

222

از دیدۂ دل حُسنِ دو عالم دیدم
میزان شُدم و نیک و بدش سنجیدم
ہر سرکہ گران بار بُود سنگِ دل ست
ہر خستہ سری سُبک بود فہمیدم

ترجمہ

دیکھا ہے غور سے دو عالم کو مدام
تولا ہے بد و نیک کو میں نے ہر گام
بھاری ہے جو سر دل کے لئے زحمت ہے
خستہ ہے جو سر دل کے لئے ہے آرام

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

226

در گوشۂ فکر سیرِ دُنیا کردم
از بحرِ خُود آرام مُہیّا کردم
ہر نیک و بدی کہ بیند از جانہ رَود
این وضع ز آئینہ تماشا کردم

ترجمہ

کی گوشہ نشینی ہی میں سیرِ دُنیا
آرام کا سامان کیا یوں پیدا
اچھّا کہ بُرا جو بھی ہو دیکھے جاؤ
آئینے سے یہ شعار میں نے سیکھا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

خلوت

56

خواہی نکشی رنج و نیابی زحمت
از مردمِ روزگار بگزیں عُزلت
ہر چند کہ بر رُوئے زمین راحت نیست
گر ہست ہمین است بدُنیا رَاحت

ترجمہ

خواہش ہے اگر تیری، نہ پائے زحمت
لازم ہے ترے واسطے کُنجِ عزلت
دَم بھر بھی نہیں رُوئے زمیں پر آرام
راحت ہے کہیں تو ہے اِسی میں راحت

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

197

از اشکِ جگر تمام دریا شُدہ ام
آشفتہ و دیوانۂ صحرا شُدہ ام
از صحبتِ ہمدمان، بوحدت قسم است
تنہا شُدہ ام رفیقِ عنقا شُدہ ام

ترجمہ

آنسو ہیں رواں اِتنے کہ دریا ہوں میں
آشفتہ و دیوانۂ صحرا ہوں میں
ہمدم نہیں کوئی تری وحدت کی قسم
عنقا کا رفیق ہوں وہ تنہا ہوں میں

236

از کثرتِ شوق دوست عزلت بگزیں
از رنج بر آ طریقِ راحت بگزیں
پیوستہ چو گرد باد سرگشتہ مشو
یک جا بدلِ جمع فراغت بگزیں

ترجمہ

حسرت ہے بہت اُس کی تو عزلت لے لے
رنجیدہ نہ رہ طریقِ راحت لے لے
سرگشتہ ہے کیوں اِتنا بگولے کی طرح
بھٹکا نہ ذرا دل کو فراغت لے لے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

240

خواہی کہ شوی شاد و نگردی غمگین
از خلق کنارہ گیر و تنہا بہ نشین
آسودگیٔ ہر دو جہان است ہمیں
یک حرف زمن بشنو و راحت بگزین

ترجمہ

ہے تجھ کو اگر شادی و آرام کی دھن
رہ خلق سے دور اور گل راحت چن
آسودگیٔ ہر دو جہاں ہے اس میں
یہ کام کی بات ہے اسے غور سے سن

268

تا چند تہِ سپہر و بر روئے زمین
از بہر زر و سیم بگردی غمگین
یکجا بہ نشین بگوشہ ہمچو نگین
این نقش بر آب است سراب است ببین

ترجمہ

کب تک تہِ چرخ اور بالائے زمیں
تو بہر زر و سیم پھرے گا غمگین
ہے نقش بر آب یہ سرابِ ہستی
ہو مثلِ نگیں گوشۂ عزلت میں مکیں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

269

با ترکِ تعلّق نفسی یار بشو
زین بارِ گران دمی سُبکسار بشو
تا چشم کنی باز بہم باز نہی
ای بیخبر از خویش خبردار بشو

ترجمہ

اِک ترکِ تعلّق کا ذرا یار تو ہو
اِس بارِ گراں سے کچھ سُبکبار تو ہو
آنکھوں کو نہ کر بند اِنہیں کھول ذرا
اے بے خبر اپنے سے خبردار تو ہو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

ذکر و تصوّر

66

ہر کس بخیالِ اوست حالش خُوبست
ہم اوّل کار و ہم مآلش خُوبست
بسیار مبند دل بدُنیا گفتم
ہر چند کہ ہست اعتدالش خُوبست

ترجمہ

جس دل میں خُدا ہے اسکا حال اچھّا ہے
آغاز بہُت خُوب مآل اچھّا ہے
اچھّا نہیں اِس قدر یہ دُنیا کا خیال
جتنا بھی ہو اِس میں اعتدال اچھّا ہے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

67

وارستہ دلم ہمیشہ وارستۂ اوست
پیوستہ دریں باغ برنگِ گُل و بُوست
لبریز محبّت است مینائی دلم
از گوزہ ہمان برون ترا ود کہ دَروست

ترجمہ

ہے اُس کا فِدائی دلِ آشفتہ نوا
مانندِ گُل اس باغ میں ہے جلوہ نُما
آئے گی محبّت کی صدا ہی اُس سے
جو کُچھ بھی ہے جام میں وہی ٹپکے گا

148

دل را بہ خیال یارخوشنُود بدار
سر رشتۂ این دولتِ سرمد بکف آر
گنج است کہ رنجش نہ بَود آخرکار
سوداست کہ سُودش بَود افزون زشمار

ترجمہ

رکھ اُس کے تصوّر سے تو دل کو خوشنُود
اِس دولتِ سرمد میں ہے تیری بہبُود
یہ گنج ہے ایسا کہ نہیں اِس میں رنج
اِس سودے میں اندازے سے باہر ہے سُود

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

151

دل از غمِ عشق جان شود آخرکار
سر رشتۂ این عمرِ ابد را بکف آر
خواہی کہ نصیب تو شود بوس وکنار
زنہار از و مگیر یک لحظہ کنار

ترجمہ

ہوتا ہے غمِ عشق سے دل زندہ ضرور
یہ عمرِ ابد پانے کا ہے اک دستور
اے زندہ دل و حسرتیٔ بوس وکنار
دم بھر بھی نہ کر اس کی جدائی منظور

165

دل شاد مشو زِ دہرِ فانی ہرگز
گر شاہی و گر گدا نمانی ہرگز
باید کہ درین روز غافل نشوی
یک دم ز خیالِ یار جانی ہرگز

ترجمہ

رکھے گا نہ خوش جہانِ فانی ہرگز
یہ عمر نہیں ہے جاودانی ہرگز
لازم ہے یہی بات کہ تیرے دل سے
نکلے نہ خیالِ یار جانی ہرگز

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

167

زاہد بخُدا نیست ترا بہرہ ز ہوش
از زُہد و ریا توبہ کُن و بادہ بنوش
لبریزِ حقیقت است آئینہ و جام
ہم صُورت و معنی ست در جوش و خروش

ترجمہ

اے زاہدِ خُود بیں تجھے مُطلق نہیں ہوش
یہ زُہد و ریا چھوڑ کے ہو جائے نوش
لبریز حقیقت سے ہیں آئینہ و جام
ظاہر بھی ہے باطن بھی یہاں جلوہ فروش

177

خواہم دلِ پژمُردہ شود تازہ چو گُل
جان نغمہ سرا بُود برنگِ بُلبُل
ایّامِ خزان جوشِ بہاری بزنم
بالالہ رُخی نوش کُنم ساغرِ مُل

ترجمہ

خواہش ہے کہ دل میں بھی ہو رعنائی گُل
ہو نغمہ سرا جان بھی مثلِ بُلبُل
ایّامِ خزاں میں بھی ملے لُطف بہار
بیٹھوں میں حسینوں میں پیوں ساغرِ مُل

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

180

آن را کہ بود بہرہ از عقل و کمال
بیرون رود از دائرۂ فکرِ محال
در گوشۂ مے خانہ تماشا بکند
شمع است یکی ہزار فانوسِ خیال

ترجمہ

وہ شخص کہ حاصل ہے جسے عقل وکمال
کرتا نہیں مطلق وہ غم و فکرِ محال
مے خانے کے گوشے میں وہ یہ دیکھتا ہے
ہے شمع تو ایک لاکھ فانوسِ خیال

188

در دایرۂ خیالِ او پابندم
صد شکر بیادش ہمہ دم خرسندم
از دامِ ہوا و ہوسِ دین رستم
این بارِ گران ز دوشِ دل افگندم

ترجمہ

خود اپنے خیالات کا پابند ہوں میں
صد شکر تری یاد سے خرسند ہوں میں
رکھی نہیں دل میں دین و دنیا کی ہوس
اس بوجھ کو پھینک کر تنومند ہوں میں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

189

سرمد چُو طلسم را کہ در وا کردم
در شام دریچۂ سحر وا کردم
ہر چند کہ خواب رازِ سر وا کردم
دیدم ہمہ خواب تا نظر وا کردم

ترجمہ

وا کر کے طلسم کو جو یک دم دیکھا
ظُلمات میں تنویر کا عالم دیکھا
جِتنی بھی میسر ہوئی بیداریٔ دل
اُتنا ہی اُسے خوابِ مجسّم دیکھا

226

در گوشۂ فکر سیرِ دُنیا کردم
از بہرِ خود آرام مہیّا کردم
ہر نیک و بدی کہ بیند از جا نہ رَود
این وضع ز آئینہ تماشا کردم

ترجمہ

کی گوشہ نشینی ہی میں سیرِ دُنیا
آرام کا سامان کیا یُوں پیدا
اچھّا کہ بُرا جو بھی ہو دیکھے جاؤ
آئینے سے یہ شعار میں نے سیکھا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

248

دل را بخیالِ اُو، ہم آغوش بکُن
خُود را بہ فلک ز اوج ہمدوش بکُن
این حرف ز مُتّقی فراموش مکُن
یادِ دو جہان ز دل فراموش بکُن

ترجمہ

دل اُس کے تصوّر سے ہم آغوش کرو
رِفعت میں فلک سے اُسے ہم دوش کرو
یہ بات نہ مُتّقی کی بھولو ہرگز
ہر قسم کا غم دل سے فراموش کرو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

درویش و فقرائے کامل

126

ہر کس کہ سرِ حقیقتش باور شد
او پہن ترا از سپہر پہناور شد
مُلاّ گوید کہ بر فلک شد احمدؐ
سرمد گوید فلک باحمدؐ در شد

ترجمہ

جس شخص نے دیکھ لی حقیقت کی جھلک
ہیچ اُس کی نگاہوں میں ہے پہنائے فلک
افلاک پہ احمدؐ گئے مُلاّ نے کہا
سرمد نے کہا آیا فلک احمدؐ تک

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

128

بگذر ز خودی کہ دین قرینت گردد
سر دفترِ اعمال ہمینت گردد
در ہر دو جہان سکۂ نامت بزنند
عالم ہمہ در زیر نگینت گردد

ترجمہ

کر ترک خودی کو اور ہو دیں سے قریب
کوئی بھی عمل اس سے پسندیدہ نہیں
سکہ ترے نام کا چلے گا ہر سو
ہو جائے گا اِک جہاں ترے زیر نگیں

155

ہر جا کہ شود ساقیٔ گلفام دو چار
شکرانۂ این نمازِ اوّل بگذار
غافل نشوی ز نشۂ عجز و نیاز
ہشیار کہ آخر نکشی رنجِ خمار

ترجمہ

مِل جائے تجھے جو ساقی لالہ عذار
جھک سجدے میں شکرانۂ آداب گزار
تو عجز و نیاز کا نشہ ترک نہ کر
آخر کو اٹھائے نہ کہیں رنجِ خمار

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

سرمد، سرمد کی نظر میں

111

آن کس کہ ترا تاجِ جہاں بانی داد
مارا ہمہ اسبابِ پریشانی داد
پوشاند لباس ہر کرا عیبی دید
بے عیبان را لباسِ عُریانی داد

ترجمہ

کرتا ہے عنایت جو تجھے سُلطانی
کرتا ہے غمِ دہر ہمیں ارزانی
جو عیب سے پُر ہیں اُنہیں دیتا ہے لباس
بے عیبوں کو دیتا ہے فقط عُریانی

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

246

یک سُو غمِ دُنیا و دِگر سُو غمِ دین
این است کہ دیدم آنست نہ این
جان کُندن و دل در پئے نام است نشان
ہر نیک گرفتست مرا ہم چو نگین

ترجمہ

دُنیا کا اِدھر غم ہے اُدھر ہے غمِ دیں
سچ پُوچھو تو راحت کسی صُورت سے نہیں
شہُرت کے لئے بشر مرا جاتا ہے
شہُرت کے لئے خُود کو سمجھتا ہے نگیں

247

در دِل چُو نُمود مہرِ جانان مسکن
صد رنگ شگُفت این گُل و گرد بد چمن
پیدا و نہانیم درین دَورِ کہُن
مارا نتوان شناخت اِلاّ بہ سُخن

ترجمہ

دِل جب سے مُحبّت کا ہُوا ہے مسکن
پھُول کِھلے اور ہُوا رشکِ چمن
اِس دَور میں ہم نہاں بھی ہیں پیدا بھی
پہچان ہماری نہیں جُز حرف و سُخن

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

284

احوال کہ از جورِ فلک گشت تباہ
این بود کہ از شاہ و گدا خواست نباہ
دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را
لاحَول ولا قوّۃ اِلاّ باللہ

ترجمہ

ہے جورِ فلک سے یُوں مرا حال تباہ
میں ہر کس و ناکس سے ہوں جویائے پناہ
دیکھا بھی ہے سب کو، آزمایا سب کو
لاحول ولا قوّۃ اِلاّ باللہ

333

ای باد بگو بمیر زائی بخشی
کای کردہ فلک بزیرِ رایت رخشی
گفتی کہ کواکب چو دَرم می پاشم
خُورشید مرا نیز بمن می بخشی

ترجمہ

بخشی سے یہ کہہ، جا کے تُو اے بادِ صبا
افلاک پہ لہراتا ہے تیرا جھنڈا
برساتا ہے تارے تُو دَرم کے مانند
بِللہ مُجھے بخش دے خورشید مرا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

334

سرمد بہ جہان بسے نکو نام شدی
از مذہب کفر سوئے اسلام شدی
آخرش چہ خطا دیدی زِ اللہ و رسول
برگشتہ مُریدِ لچھمن و رام شدی

ترجمہ

سرمد تُو زمانے میں نکو نام ہُوا
جب کُفر سے راغب سوئے اسلام ہُوا
اللہ و نبی میں کیا بُرائی دیکھی
کیوں پھر کے مُریدِ لچھمن و رام ہُوا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

مُتفرق

5

شادی بُود از دین و ز دُنیا ہمہ را
از ہر دو نجات دہ کہ شادیست مرا
آشفتہ خود بکُن کہ آنم ہوس است
از پردہ برون بیاء وخود را بنُما

ترجمہ

خُوش دِین سے کوئی، کوئی دُنیا پہ فِدا
دونوں سے نجات ہو یہ مسلک ہے مِرا
شیدا ہوں ترا مُجھ کو ہوس ہے تو یہی
پردے سے نِکل کر مُجھے جلوا تو دِکھا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

17

گر مُتقیم کار بیار است مرا
با سبحہ و زُنار چہ کار است مرا
این خرقۂ پشمینہ کہ صد فِتنہ دروست
بازش نہ کشم بدوش عار است مرا

ترجمہ

درویش ہوں درویش مجھے یار سے کام
مجھ کو نہیں کچھ سبحہ و زنّار سے کام
اِس خرقۂ پشمینہ میں فِتنے ہیں نہاں
فِتنے سے مجھے غرض نہ عیّار سے کام

33

دَر عالمِ شوق قیل و قالم دِگر است
از طُور سُخن بیا کہ حالم دِگر است
سودا زدۂ صُورتِ معنی ہستم
فِکرم دِگر و راہِ خیالم دِگر است

ترجمہ

ہے شوق میں اندازِ مقال اور مِرا
کر طُور کی کچھ بات۔ ہے حال اور مِرا
میں صُورتِ معنی کا تمنّائی ہوں
فِکر اور مِرا حُسنِ خیال اور مِرا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

47

ہر نیک و بدی کہ ہست در دستِ خُداست
این معنیٔ پیدا دِ نہان در ہمہ جا است
باور نہ کنی اگر درین جا بہ نگر
این ضُعفِ من و قوتِ شیطان زکجاست

ترجمہ

ہر نیکی و ہر بدی کا مالک ہے خُدا
یہ قول تو ہر مقام پر ہے سچّا
یہ ضُعف ترا اور یہ اِبلیس کا زور
باور نہیں تجھ کو تو کہاں سے آیا

75

سرمد اگرش وفاست خُود می آید
گر آمدنش رواست خُود می آید
بے ہُودہ چرا درپئے اُو می گردی
بنشین اگر اُو خُداست خُود می آید

ترجمہ

سرمد ہے اگر اُس میں وفا آئے گا خُود
آنا ہے اگر اُس کا رَوا آئے گا خُود
بے فائدہ کیوں کرتا ہے تُو اُس کی تلاش
چل بیٹھ اگر ہے وہ خُدا آئے گا خُود

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

87

یک لحظہ اگر دلِ حزینت بدہند
آسودگیٔ روئے زمینت بدہند
گر مُہرِ خُداست نقش بر خاتمِ دل
عالم ہمہ در زیرِ نگینت بدہند

ترجمہ

مِل جائے جو دم بھر کو تجھے قلبِ حزیں
حاصل رہے آسودگیٔ روئے زمیں
ہے دل کی انگوٹھی پہ اگر مُہرِ خُدا
ہو سارا جہان تیرے ہی زیرِ نگیں

90

سرمد گلۂ یار نکوشُد کہ نہ شُد
لب بیہُدہ گفتار نکوشُد کہ نہ شُد
منت کشِ دہر می شوی آخر کار
کاری کہ ز تو کار نکوشُد کہ نہ شُد

ترجمہ

محبُوب کا شِکوہ نہ ہوا خُوب ہُوا
شکوے کو دہن وا نہ ہوا خُوب ہُوا
بے کار تُو منت کشِ دُنیا ہوتا
جو کام ہے تیرا نہ ہوا خُوب ہُوا

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

92

آن کس کہ شراب مے خورد مے گذُرد
وان کس کہ کباب مے خورد مے گذُرد
سرمد کہ بکاسۂ گدائی نان را
تر کردہ بآب مے خورد مے گذُرد

ترجمہ

جو پی لے شراب اُس کے بھی دن گذُریں گے
جو کھائے کباب اُس کے بھی دن گذُریں گے
جو بھیک کے ٹکڑے کے لئے اے سرمد
ہو خانہ خراب اُس کے بھی دن گذُریں گے

96

بے فکر و خیالِ دوست راحت نہ بود
اندیشۂ مال و جاہ و دولت نہ بود
سررشتۂ جان و دل بدِلبر بسپار
با دولتِ پایدار دُورت نہ بود

ترجمہ

ہمدم کے تصوّر سے تُو معذور نہ ہو
دیوانۂ دولت نہ ہو مغرور نہ ہو
دِلبر کے سپُرد کردے اپنے دل و جاں
اِس دولتِ پایدار سے دُور نہ ہو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

100

ہر دل کہ بدام غم اُو شاد بود
از ہر دو جہان فارغ و آزاد بود
دیدم ہمہ جا صورتِ معنی است یکی
این آئینہ ہر جاست خُدا داد بود

ترجمہ

جس دل کو ہے غم اُس کا وہ دِل شاد رہا
دُنیا کے ہر اک رنج سے آزاد رہا
ہر ایک کے باطن میں ہے تصویر اُس کی
آئینۂ خُدا داد خود آباد رہا

114

ابنائی زمان بہ یک دِگر دل تنگ اند
پیوستہ بہ خود چُو مُختلف آہنگ اند
قانونِ وفا و مہر برداشتہ اند
دایم بمقامِ آشتی در جنگ اند

ترجمہ

ابنائے زمانہ تو ہیں دِل تنگ بہت
ساز اُن کے ہیں سب مُختلف آہنگ بہت
ہیں مہر و محبّت سے سراسر غافل
ہے صُلح تو کم سلسلۂ جنگ بہت

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

115

یاری بگزیں کہ بے وفائی نہ کند
دل خستہ ترا در آشنائی نہ کند
پیوستہ در آغوش و کنارت گیرد
ہرگز ز تو یک گام جُدائی نہ کند

ترجمہ

وہ دوست بنا جو بے وفائی نہ کرے
جو تجھ کو ستا کے آشنائی نہ کرے
آغوشِ محبت ہی میں رکھے تجھ کو
ہمدم رہے اقدامِ جُدائی نہ کرے

122

در مالِ جہان مآل ہرگز نہ بود
این خواب و خیالِ مال ہرگز نہ بود
از وہم و خیالِ خام خوش دل نشوی
بیش از الم و وبال ہرگز نہ بود

ترجمہ

دُنیا کی یہ دولت ہے سراسر فانی
یہ ایک سراب ہے نہیں ہے پانی
اِس وہم و خیال کا نہیں کچھ حاصِل
یہ وہم کی دُنیا تو ہے غم کی بانی

Digitized By eGangotri
Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

132

ہر کس ز خُدا دولت و دین مے طلبد
یا سیم بری ماہ جبین مے طلبد
بی چارہ دلم نہ آن نہ این مے طلبد
خواہانِ وصال است و ہمین مے طلبد

ترجمہ

خالق سے کوئی دولت و دیں مانگتا ہے
یا اُس سے کوئی ماہِ جبیں مانگتا ہے
مجھ کو مگر اِس کی ہے نہ اُس کی خواہش
جُز وصل کے دِل کچھ بھی نہیں مانگتا ہے

134

سرمد گلہ اِختصار مے باید کرد
یک کار ایں دو کار مے باید کرد
یا تن برضائی دوست مے باید داد
یا جان برہش نثار مے باید کرد

ترجمہ

شِکووں سے بہت جان نہ ہلکان کرو
دو کام ہیں ایک کا تو سامان کرو
یا تن کو کرو نذرِ رضائے محبوب
یا راہِ خُدا میں جان قُربان کرو

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

135

تانیست نہ گردی رہِ ہستت نہ دہند
این مرتبہ باہمتِ پستت نہ دہند
چون شمع قرارِ سوختن تا نہ دہی
سررشتۂ روشنی بدستت نہ دہند

ترجمہ

جو نیست نہیں ہے وہ کبھی ہست نہیں
یہ درجہ رہینِ ہمتِ پست نہیں
جب تک نہ جلے گا شمعِ سوزاں کی طرح
باطن کی ضیا بھی تیری ہم دست نہیں

143

شرمندۂ کردارِ خودم شام وسحر
من محرمِ این کارم وکس نیست دگر
غافل ہم ازین لُطف باین عصیانی
جُرمِ خود وہم فضلِ تو دارم بہ نظر

ترجمہ

شرمندۂ کردار ہوں میں شام وسحر
اوروں کو نہیں میری ندامت کی خبر
ہے کثرتِ عصیاں پہ بھی اُمیدِ کرم
دونوں پہ جمی رہتی ہے ہر وقت نظر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

157

چون معنی و لفظ ما و اُو را بنگر
چون چشم و نگہ جُدا و یک جا بنگر
یکدم نہ کسی جُدا نیابی ہرگز
مانندِ گُل و بُوست بہر جا بنگر

ترجمہ

وابستہ ہیں اُس سے لفظ و معنی کی طرح
یعنی نگہ و دیدۂ بینا کی طرح
ظاہر کی جُدائی نہ جُدائی سمجھو
ہم ایک ہیں بُو و گُلِ زیبا کی طرح

183

از عاقبتِ کار چُو گشتم غافِل
شُد عُمر باندوہ و غمِ کاہشِ دل
پیوستہ بخود ہمین حکایت دارم
زین عُمرِ گرانمایہ چہ کردی حاصِل

ترجمہ

انجام سے کیوں رہا میں اِتنا غافل
کیوں ساتھ رہی ہے عُمر بھر کاہشِ دل
ہر وقت یہی خیال ہے پیشِ نظر
اِس عُمرِ گراں مایہ کا ہے کیا حاصل

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

184

افسوس در اندیشہ و در فکر و خیال
سرمایۂ عُمر شُد بہ غفلت پامال
از فکرِ مآلِ کار بی فکر شُدم
ہر فکر کہ کردیم خیالست مُحال

ترجمہ

افسوس کہ دل میں ہے یہی فکر و خیال
غفلت میں ہوئی عُمرِ گرامی پامال
انجام کی فکر میں نے دم بھر بھی نہ کی
جو کچھ بھی کیا خیال ، تھا امرِ محال

187

تا کی بدل اندیشۂ اعمال کُنم
غمگین شُدم و خیالِ احوال کُنم
بر فضل کُنم تکیہ و اندیشہ چرا
از ماضی و مُستقبل و از حال کُنم

ترجمہ

اعمال کا ڈر دُور کر اپنے دل سے
غمگین نہ ہو راہ میں غمِ منزل سے
ہو چشمِ کرم اُس کی تو کیا حال کا ڈر
کیا خوف تجھے ماضی و مستقبل سے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

192

آن شوخ بمن نظر نہ دارد چہ کنم
آہِ دلِ من اثر نہ دارد چہ کنم
با آنکہ ہمیشہ در دِلم می ماند
از حالِ دِلم خبر نہ دارد چہ کنم

ترجمہ

رکھتا نہیں وہ شوخ ذرا مجھ پہ نظر
آہِ دلِ سوزاں میں بھی دیکھا نہ اثر
ہر چند وہ رہتا ہے ہمیشہ دل میں
افسوس مرے دل کی نہیں اُس کو خبر

196

دیوانۂ رنگینیٔ یارِ دِگرم
حیرت زدۂ نقش و نگارِ دِگرم
عالم ہمہ در فکر و خیالِ دِگر است
من در غم و اندیشۂ کارِ دِگرم

ترجمہ

دُنیا سے الگ مرکزِ الفت ہے کچھ اور
جو نقش ہوا موجبِ حیرت ہے کچھ اور
اربابِ ہوس کو ہے کوئی اور ہی فکر
مجھ کو غم و اندیشہ و حسرت ہے کچھ اور

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

214

چیزیکہ من از جہان بجان می طلبم
جان را بسلامت ز جہان می طلبم
از مردم دُنیا و زِ دُنیا شب و روز
دیگر ہوَسم نیست امان می طلبم

ترجمہ

جس میں نہ ہوس ہو وہ جہاں چاہتا ہوں
زندہ رہوں جس میں وہ مکاں چاہتا ہوں
اللہ بچائے مجھے اِس دُنیا سے
میں اِس کے مظالم سے اماں چاہتا ہوں

215

ہر شام و سحر در غمِ افعالِ خُودم
دل خستہ و شرمندۂ احوالِ خودم
آیا چہ بود مآلِ کاری کہ بشر
پیوستہ در اندیشۂ اعمالِ خودم

ترجمہ

ہر شام و سحر نادمِ افعال بھی ہوں
مغموم بھی شرمندۂ احوال بھی ہوں
معلوم نہیں مآلِ عصیاں کیا ہو
ہر وقت خجالت کشِ اعمال بھی ہوں

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

237

از بہرِ خُدا یادِ دلِ شاد بکُن
ہر وعدہ کہ کردۂ ہمہ یاد بکُن
انصاف عزیزاست فراموش مکُن
از دامِ ہمہ بخویش آزاد بکُن

ترجمہ

آ بہرِ خُدا اور مُجھے کردے شاد
وعدے جو کئے مُجھ سے اُنہیں کرلے یاد
اِنصاف اِسی میں ہے اِسے بھُول نہ تُو
اغیار کی زنجیر سے کردے آزاد

249

سرمد تو حدیثِ کعبہ و دیر مکُن
در وادیٔ شک چُو گمرہان سیر مکُن
این شیوۂ بندگی ز شیطان آموز
یک قبلہ گزیں سجدۂ بر غیر مکُن

ترجمہ

سرمد تو بیانِ کعبہ و دیر نہ کر
اس وادیٔ اشتباہ کی سیر نہ کر
شیطان سے پُوچھ بندگی کیا شے ہے
اِک قبلہ بنا بندگیٔ غیر نہ کر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

253

خواہی کہ بدَستِ تو بود نام و نشان
مانندِ نگیں خانہ نشیں شو بہ جہان
پیوستہ چُو نقشِ پا بیاسا یک جا
بی سنگِ فلاخن نشود ریگِ روان

ترجمہ

خواہش ہے اگر تُجھ کو ملے نام ونشاں
مانند نگیں ڈھونڈ کوئی ایک مکان
بیٹھ ایک جگہ نقشِ قدم کی مانِند
بے سنگ نہیں ہوتی کبھی ریگِ رواں

260

اے دوست درین دہر نِکو کاری کُن
پیش از نفسی نیست کم آزاری کُن
خوشنودیٔ اہلِ دل غنیمت بشُمار
ہر جا کہ بود خستہ دلی یاری کُن

ترجمہ

اے دوست زمانے میں نِکو کاری کر
فانی ہے بہت عُمر کم آزاری کر
خوشنودیٔ اہلِ دل بھی اِک نعمت ہے
بیمار سے مِل علاجِ بیماری کر

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

267

اندیشۂ یارانِ حسد پیشہ بکُن
سنگی کہ بہ بینی حذر از شیشہ بکُن
از صُحبتِ این طائفہ دل شاد مشو
از مردمِ روزگار اندیشہ بکُن

ترجمہ

یارانِ حسد پیشہ سے تو خود کو بچا
پتھر ہیں یہ توڑیں گے دلِ شیشہ نما
اِن لوگوں کی صُحبت سے حذر لازم ہے
اِن لوگوں سے ڈرنے ہی میں ہے تیرا بھلا

279

ہر لحظہ ندامت است یارب ز گُناہ
در دل ہمہ خجلت است و بر لب آہ
اے بادِ مُرادِ وصل وقتِ مدد است
در بحرِ گُناہ کشتیم گشت تباہ

ترجمہ

تڑپاتے ہیں ہر لحظہ مجھے میرے گُناہ
دل میں ہے ندامت تو مرے لب پر آہ
اے بادِ مُرادِ وصل کر میری مدد
کشتی ہوئی عصیاں کے سمندر میں تباہ

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

288

زاہد تُوچہ لذّت ز ریا یافتۂ
صد خرقۂ پشمینہ بہم تافتۂ
از رشتۂ تسبیح کہ باریک زمُوست
محکم رسنی برائے خود بافتۂ

ترجمہ

زاہد تجھے دیتا ہے مزا کیا یہ ریا
کیوں خرقۂ پشمینہ کو ملبوس کیا
ہے رشتۂ تسبیح سے اُلفت تجھ کو
کیا خوب بنایا ہے گلے کا پھندا

295

تنہا نہ ہمین جان و دل ایمانی
آنی تو کہ ہر لحظہ بچندین. آنی
بیرون ز تصوّر و خیالت دیدم
آن چیز کہ در فہم نیاید. آنی

ترجمہ

میرا ہی نہیں بلکہ ہے محبوبِ انام
تُو وہ ہے کہ اِک لحظے میں سو تیرے مقام
باہر ہے مِرے فہم و تصوّر سے تو
حق بات یہ ہے اِس میں نہیں کوئی کلام

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

314

خواہی کہ رسی بکام و تلخی نہ چشی
آسودہ شوی بارِ ندامت نہ کشی
با صبر بساز و با قناعت خو کن
از دستِ ہوا و حرص در کشمکشی

ترجمہ

خواہاں ہے اگر کہ اشکِ حسرت نہ بہے
آسودہ رہے بارِ ندامت نہ سہے
اُس کے لئے ہے صبر و قناعت لازم
کیوں کشمکشِ حرص ترے دل میں رہے

315

ہستی بہ نظر چہ شُد اگر پنہانی
این رازِ نہفتہ را تُو ہم می دانی
چُون شمع ز فانُوس نمائی خُود را
پیوستہ درین لباسِ خُود عُریانی

ترجمہ

نظروں میں ہے ہر چند کہ پنہاں تُو ہے
اِس راز کا بھی صاحبِ عرفاں تُو ہے
ہے شمع کی مانند نُمایاں ہر دم
فانوس کے پردے میں بھی عُریاں تُو ہے

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

324

گہ سرو و گہی سنبل و گہ یاسمنی
گہ کوہ و بیابانی و گاہی چمنی
گہ نُورِ چراغی و گہی بُوئے گُلی
گہ در چمنی و گاہے در انجمنی

ترجمہ

سنبل ہے کبھی اور کبھی برگِ سمن
تو دُرِّ عدن کہیں ، کہیں لعلِ یمن
تُو شمع کا نُور ہے ہر اِک محفل میں
بُوئے گُلِ تر ہو کے بھی ہے زیبِ چمن

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

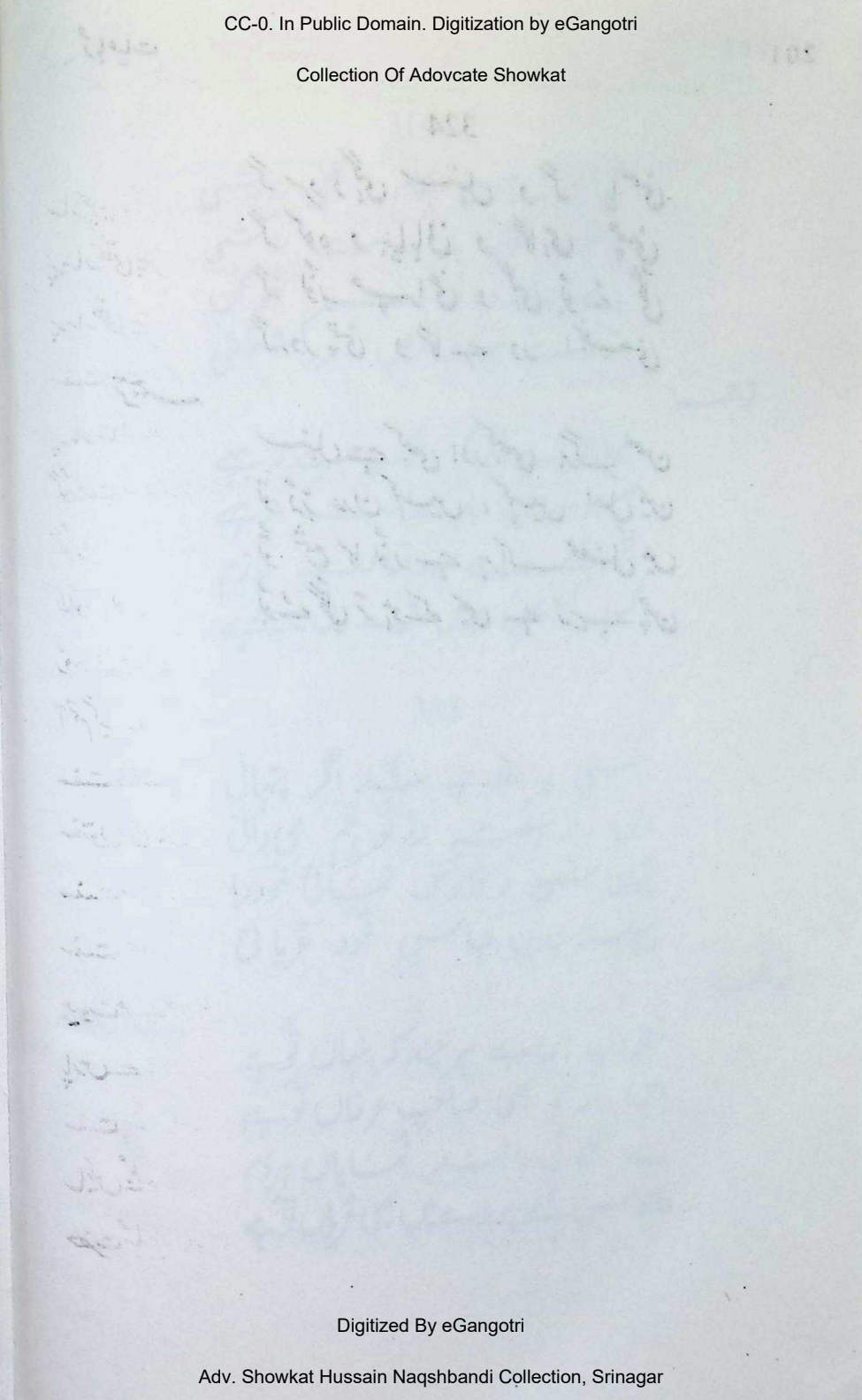

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection of Adovcate Showkat

ہماری چیدہ مطبوعات

		پنجابی	ہندی	اردو
سار بچن، نظم، نثر اور سنگرہہ	سوامی شیو دیال جی مہاراج	〃	〃	〃
پرمارتھی پتر حصہ اول	بابا جیمل سنگھ جی مہاراج	〃	〃	〃
پرمارتھی پتر حصہ دوم	بابا ساون سنگھ جی مہاراج	〃	〃	〃
سنت مت پرکاش حصہ اوّل تا ہفتم	〃 〃 〃	〃	〃	〃
پرمارسا کھیاں	〃 〃 〃	〃	〃	〃
گورمت سدھانت حصہ اوّل و دوم	〃 〃 〃	〃	〃	〃
گورمت سدھانت چوراسی وشیاں والا	〃 〃 〃	〃	〃	〃
طلوعِ نور	〃 〃 〃			〃
روحانی پھول	سردار بہادر مہاراج جگت سنگھ جی	〃	〃	〃
آتم گیان	〃 〃 〃		〃	〃
سنت مارگ	مہاراج چرن سنگھ جی	〃	〃	〃
سنتوں کی بانی	〃 〃 〃	〃	〃	〃
سنت مت درشن حصہ اوّل تا سوم	〃 〃 〃	〃	〃	〃
سنت سمواد حصہ اوّل، دوم	〃 〃 〃	〃	〃	〃
جیوت مریئے بھوجل تریئے	〃 〃 〃		〃	〃
پارس سے پارس	〃 〃 〃	〃	〃	〃
سنت پلٹو صاحب	شری آر۔ کے۔ سیٹھی	〃	〃	〃
سائیں بلھے شاہ	ڈاکٹر پوری، ڈاکٹر شنگاری	〃	〃	〃
حضرت سلطان باہو	ڈاکٹر پوری، ڈاکٹر خاک	〃	〃	〃

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

		پنجابی	ہندی	اُردو
رُوحانی ڈائری (حصہ اوّل تا سوم)	رائے صاحب منشی رام	〃	〃	〃
پیامِ مُرشدِ کامل	دریائی لال کپُور	〃	〃	〃
فردوسِ بریں بہ رُوئے زمیں	〃 〃	〃	〃	〃
سنت سندیش	شریمتی شانتی سیٹھ	〃	〃	〃
سنت کبیر	〃 〃	〃	〃	〃
اندر کی آواز	کرنل سانڈرس	〃	〃	〃
صحبتِ مُرشدِ کامل	ڈاکٹر جے۔ پی۔ جانسن	〃	〃	〃
ہنسا ہیرا موتی چگنا	سردار سنتوکھ سنگھ ، ڈاکٹر شنگاری	〃	〃	〃
سنت مَت وچار	ڈاکٹر شنگاری ، ڈاکٹر خاک	〃	〃	〃
نام سدھانت	ڈاکٹر شنگاری ، ڈاکٹر خاک و دیگران	〃	〃	
سنت چرن داس	ڈاکٹر شنگاری	〃	〃	〃
سرمد	ڈاکٹر جیت سنگھ شیتل	〃		〃
گورو رویداس	ڈاکٹر اپادھیائے	〃	〃	
سنت دریا (بہار والے)	〃 〃	〃	〃	
کتاب میرداد	میخائیل نعیمی	〃	〃	〃
سنت نامدیو	پروفیسر پوری ، شری سیٹھی	〃	〃	〃
تُلسی صاحب	〃 〃	〃	〃	〃
سنت دادُو دیال	ڈاکٹر اپادھیائے	〃	〃	〃
میرا پریم دیوانی	شری وی۔ کے۔ سیٹھی	〃	〃	
گورو نانک صاحب اور اُنکی رُوحانی تعلیم	پروفیسر جنک راج پوری	〃	〃	

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Collection Of Adovcate Showkat

SARMAD
(Urdu)

Digitized By eGangotri

Adv. Showkat Hussain Naqshbandi Collection, Srinagar